e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

روزنامہ اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 334 Monday , September 07 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۳۴) لکھنؤ، بروز پیر ۷-ستمبر ۲۰۲۶ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

اسرو کی نجکاری نہیں ہوگی، جدید خلائی مشن توجہ مرکوز رہے گی

نئی دہلی (یواین آئی) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) نے میڈیا میں اس کی نجکاری یا خلائی شعبے میں اس کے کردار کو کم کرنے سے متعلق خبروں کو مکمل طور پر غلط قرار دیا ہے۔ خلائی شعبے میں اصلاحات اور اس شعبے میں اسرو کے کردار کے حوالے سے میڈیا میں آنے والی رپورٹوں پر اسرو نے واضح کیا ہے کہ اس کی نجکاری کے بارے میں لگائے جانے والے قیاس آرائیاں درست نہیں ہیں اور یہ ادارہ ہندوستان میں جدید خلائی تحقیق، ٹیکنالوجی کی ترقی، حکمت عملی اور قومی مشن، انسانی خلائی پرواز اور چاند اور دیگر سیاروں کی مہمات کا مرکزی ادارہ برقرار رہے گا۔ ان رپورٹوں پر وضاحت دیتے ہوئے اسرو نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ سال 2020 کی اصلاحات اور انڈین اسپیس پالیسی 2023 کا مقصد نجی شعبے، اسٹارٹ اپس اور تعلیمی اداروں کی شرکت کو بڑھا کر خلائی شعبے کو وسعت دینا ہے۔

کلکتہ سمیت 8 ہائی کورٹس کو ملے نئے چیف جسٹس

سپریم کورٹ کالجیم کی سفارش کے چند دنوں بعد ہفتہ کے روز ملک کے 8 ہائی کورٹس میں نئے چیف جسٹس کی تقرری کر دی گئی۔ مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کر کے ان تقرریوں کی اطلاع دی۔ دہلی ہائی کورٹ کے موجودہ جج جسٹس ولوری کامیشور راؤ کو پٹنہ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے، جبکہ بامبے ہائی کورٹ کے جسٹس رویندر روی گھوگے اب کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہوں گے۔ چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کے جسٹس سنجے کمار اگروال کو راجستھان ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنایا گیا ہے۔ وہیں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی کو بامبے ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔

ستیہ نکیتن میں پانچ منزلہ عمارت منہدم، 5 کی موت

5 شدید زخمی، نائب صدر، وزیر اعظم، کھڑگے اور راہل سمیت رہنماؤں کا اظہار افسوس، عمارت 50 سال پرانی تھی، بارش کی وجہ سے بیسمنٹ میں پانی جمع تھا

نئی دہلی: دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں اتوار کے روز ایک پانچ منزلہ عمارت اچانک منہدم ہوگئی، جس کے نتیجے میں 5 افراد کی موت ہوگئی جبکہ 5 دیگر شدید زخمی ہوئے ہیں۔ گرنے والی عمارت تقریباً 40 سے 50 سال پرانی بتائی جارہی ہے۔ اموات میں ایک طالب علم اور ایک مزدور شامل ہیں، جبکہ دیگر تین افراد کی شناخت ابھی نہیں ہوسکی ہے۔ ذرائع کے مطابق عمارت کے تہہ خانے (بیسمنٹ) میں پانی جمع تھا۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ حادثے کے وقت طلبہ اپنے کمروں میں موجود تھے اور بیسمنٹ میں کھدائی کا کام بھی جاری تھا۔ اب تک 12 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ اس عمارت میں ایک ہاسٹل چلایا جارہا تھا۔ عمارت کے مالک کا نام آنند بنسل بتایا گیا ہے، جو گروگرام میں رہتا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں غیر ارادی قتل اور لاپروائی کی دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ ملبے میں دبے ایک نوجوان نے اپنی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر شیئر کی اور لوگوں سے مدد و ریسکیو کی اپیل کی۔ موقع پر موجود ایک نوجوان نے بتایا کہ ویڈیو میں نظر آنے والا شخص اس کا دوست ہے، جو بار بار فون کر کے اپنی جان بچانے کی درخواست کر رہا تھا۔

پولیس نے کہا کہ ان کی ابتدائی مقامی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈھانچہ تقریباً 40 سے 50 سال پرانا تھا اور اس میں ایک تہہ خانہ اور اس کے اوپر پانچ منزلیں تھیں۔ اس دوران رہائشیوں اور عینی شاہدین نے گرنے کے فوراً بعد خوف و ہراس کے مناظر بیان کیے۔ عمارت کے قریب موجود ایک دکاندار نے میڈیا کو بتایا کہ لوگوں نے ابتدائی طور پر اس ڈھانچے کے شور کو زلزلے کی آواز کا راستہ سمجھا۔ عینی شاہد نے بتایا کہ اس جگہ سے دھول اور دھوئیں کا ایک بڑا بادل اُٹھا اور دعویٰ کیا کہ امدادی کارکنوں نے کئی لوگوں کو ملبے سے نکال لیا ہے جن میں چار بچے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملبے کے نیچے سے اب بھی مدد کے لیے چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ عینی شاہد کے مطابق آس پاس میں لڑکوں کا پی جی اور لڑکیوں کا پی جی چل رہا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تہہ خانے میں تعمیراتی کام چل رہا تھا اور تجویز پیش کی کہ ڈھانچے کے نچلے حصے میں ہونے والی تبدیلیوں نے اس کے گرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایک اور عینی شاہد نے منہدم ہونے والے احاطے کی شناخت لڑکوں کے پی جی کے طور پر کی جسے "ہاسٹل ڈیز" کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک پڑوسی ڈھانچہ بھی منہدم ہوا اور دعویٰ کیا کہ جو طلباء اپنے کمروں کے اندر تھے وہ ملبے کے نیچے دب گئے تھے۔ عینی شاہد نے کہا کہ پھنسے ہوئے لوگوں کی حتمی تعداد پی جی کے رجسٹریشن ریکارڈ کے ذریعے طے کرنا ہوگی۔ انہوں نے امدادی کارکنوں کو ملبے تلے دبے افراد تک پہنچنے میں کافی دشواری کا سامنا بتایا اور کہا کہ کئی طلباء کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔

نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے ستیہ نکیتن میں عمارت منہدم ہونے کے سانحے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی اس حادثے کو انتہائی افسوس ناک قرار دیا۔ انہوں نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ متعلقہ حکام جائے حادثہ پر راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف ہیں اور متاثرین کو ہر ممکن مدد فراہم کی جارہی ہے۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ستیہ نکیتن حادثے کو انتہائی افسوس ناک قرار دیتے ہوئے ملبہ میں دہلی یونیورسٹی کے طلبہ کے پھنسے ہونے کی خبروں پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پھنسے ہوئے افراد کو بچانے اور زخمیوں کو بہتر سے بہتر علاج فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ کھڑگے نے غیر محفوظ اور بھیڑ بھاڑ والے پی جی رہائشی مراکز کے مسئلے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ان کے مطابق مناسب ہاسٹل کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو غیر محفوظ حالات میں پی جی میں رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، جبکہ ہر طالب علم کی جان قیمتی ہے۔

راہل گاندھی نے بھی حادثے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملبہ میں کئی طلبہ کے پھنسے ہونے کی اطلاعات انتہائی تشویش ناک ہیں۔ انہوں نے این ایس یو آئی کو متاثرہ طلبہ اور ان کے اہل خانہ کی ہر ممکن مدد کرنے کی ہدایت دی اور امدادی ٹیموں سے اپیل کی کہ ہر ایک طالب علم تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ راہل گاندھی نے طلبہ کے رہائشی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مناسب ہاسٹل نہ ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں طلبہ پی جی میں مشکل حالات میں رہنے پر مجبور ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق عمارت گرنے کی 4 ممکنہ وجوہات

بیسمنٹ کے لیے کھدائی: عمارت کے نیچے بیسمنٹ بنانے کا کام جاری تھا جس کی وجہ سے بنیاد پر دباؤ پڑا ہوسکتا ہے۔
کمزور ستون: ایک عینی شاہد کے مطابق عمارت کے نچلے حصے کے ستون کمزور تھے۔ اگر ستون عمارت کا وزن برداشت نہ کر پائے ہوں تو ڈھانچہ منہدم ہوسکتا ہے۔
تعمیر کے دوران ڈھانچے میں تبدیلی: بیسمنٹ یا دیگر تعمیراتی کام کے دوران بنیاد، ستون یا عمارت کے کسی دوسرے حصے میں تبدیلی کی گئی ہو تو اس سے عمارت کی مضبوطی متاثر ہوسکتی ہے۔
پہلے سے کمزور ڈھانچہ: اگر عمارت کی بنیاد یا ڈھانچہ پہلے ہی کمزور تھا تو تعمیراتی کام کے دوران پڑنے والا اضافی دباؤ حادثے کی وجہ بن سکتا ہے۔

ہندوستان مساوی رقبہ والے دنیا کے نقشے کا حامی، لیکن جموں وکشمیر اور لداخ پر کوئی سمجھوتہ نہیں

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے مساوی رقبے والے عالمی نقشے پر اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس سے متعلق قرارداد کے حق میں ووٹ دیا ہے اور وہ اس کی حمایت کرتا ہے، لیکن اس کے خودمختار علاقے، جس میں جموں و کشمیر اور لداخ بھی شامل ہیں، کو ہندوستان کے سرکاری نقشے کے مطابق ہی دکھایا جانا چاہیے۔ کسی بھی غلط یا گمراہ کن تصویر کشی کو وہ قبول نہیں کرے گا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اتوار کو میڈیا کے سوالات کے جواب میں کہا کہ ہندوستان نے 4 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کی گئی اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیا، جس کا مقصد دنیا کے براعظموں کے حقیقی رقبے کو نسبتاً درست طریقے سے دکھانے والے برابر رقبے والے نقشوں کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ قرارداد کا عنوان "نقشے کو درست کرنا: عالمی میپنگ میں توازن قائم کرنا اور دنیا کے خطوں، خاص طور پر افریقہ، کی مساوی اور منصفانہ نمائندگی کو یقینی بنانا" ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہندوستان نے ووٹنگ کے ساتھ اپنی وضاحت میں صاف کیا کہ اس نے قرارداد کے بنیادی اصول برابر رقبے کی بنیاد پر دنیا کے نقشے کو زیادہ متوازن طریقے سے دکھانے کی حمایت کی ہے۔ ہندوستان نے ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا کہ اس قرارداد کو کسی خاص عالمی نقشے، نقشہ سازی کے کسی خاص طریقہ کار یا قومی سرحدوں کی کسی خاص تصویر کشی کی منظوری نہیں مانا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی یہ قرارداد کسی خاص عالمی نقشے کو اپناتی یا تصدیق نہیں کرتی۔ اس میں سیاسی نقشہ نویسی سے جڑے مسائل، جیسے بین الاقوامی سرحدیں، متنازعہ علاقے یا مقامات کے نام بھی شامل نہیں ہیں۔ ہندوستان نے خصوصاً کہا کہ ہندوستان کے خودمختار علاقے، جس میں جموں وکشمیر اور لداخ کے مرکز کے زیر انتظام علاقے شامل ہیں، کو ہندوستان کے سرکاری نقشے کے مطابق ہی دکھایا جانا چاہیے۔

دنیش شرما انڈمان اور نکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر مقرر

نئی دہلی۔ (ایجنسی) بی جے پی کے راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ اور اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ دنیش شرما کو انڈمان اور نکوبار جزائر کا نیا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ راشٹرپتی بھون نے ہفتے کی رات دیر گئے ان کی تقرری کا اعلان کیا۔ راشٹرپتی بھون کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے، "صدر ہند نے ڈاکٹر دنیش شرما کو انڈمان اور نکوبار جزائر کا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا ہے۔ ان کی تقرری ان کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ہوگی۔ 62 سالہ دنیش شرما اس وقت راجیہ سبھا کے رکن ہیں، جن کی میعاد 25 نومبر کو ختم ہونی تھی۔ وہ راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین کے پینل میں بھی رہ چکے ہیں۔ انڈمان اور نکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر کے طور پر ان کی تقرری کے ساتھ، دنیش شرما کے طویل سیاسی کیریئر میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ دنیش شرما اتر پردیش کی سیاست کی ایک معروف شخصیت ہیں۔ وہ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ 2017 میں یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد انہیں نائب وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد دنیش شرما راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے۔ دنیش شرما 12 جنوری 1964 کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کیدار ناتھ شرما کا تعلق راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور جن سنگھ سے تھا۔ دنیش شرما نے لکھنؤ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور بعد میں وہیں پڑھایا۔ انہوں نے 1992 میں لکھنؤ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور شعبہ کامرس میں بطور پروفیسر خدمات انجام دیں۔

اتراکھنڈ میں مدارس کے خلاف بڑی کارروائی، دہرادون-ہلدوانی سمیت اب تک 20 ادارے بند

دہرادون (ایجنسی) اتراکھنڈ حکومت نے مقررہ منظوری اور تعلیمی معیار پر عمل نہ کرنے والے مدارس کے خلاف کارروائی تیز کردی ہے۔ ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع خبر کے مطابق محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیموں نے ریاست کے دہرادون اور ہلدوانی میں ایسے کئی مدارس کو سیل کیا ہے، جو غیر منظور شدہ تھے۔ خبر کے مطابق اب تک 20 مدارس کو مکمل طور پر بند کرا دیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ کے محکمۂ اقلیتی فلاح و بہبود کے خصوصی سکریٹری پراگ مدھوکر دھکاتے کے مطابق دہرادون کے 3 مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آزاد کالونی میں واقع مدرسہ جامعۃ السلام الاسلامیہ کو انتظامیہ نے سیل کر دیا ہے۔ وہیں آزاد کالونی (ماجرا) میں واقع مدرسہ دارالارقم اور مدرسہ دارالعلوم رحیمیہ کی انتظامیہ نے تحریری طور پر مدرسہ بند کرنے کی اطلاع دی ہے۔ دھکاتے نے کہا کہ ریاست میں اب تک 17 مدارس کو سیل کیا جا چکا ہے، جبکہ 3 دیگر مدارس کی انتظامیہ نے مدرسہ بند کرنے کی تحریری اطلاع دی اور تصدیق کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست میں کل 20 غیر منظور شدہ مدارس کو بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نینی تال ضلع کے ہلدوانی میں بھی 2 غیر منظور شدہ مدارس کو سیل کرنے کی کارروائی کی گئی ہے۔ یہاں گوجاجلی شمال میں شنی بازار روڈ پر واقع مدرسہ جامعہ نوریہ برکاتے امینہ اور اندرا نگر، بنبھول پورہ میں واقع ایک دیگر غیر منظور شدہ مدرسے کو بھی سیل کر دیا گیا ہے۔

پی ایم مودی اپنی ناکامیاں چھپانے کے لیے اپوزیشن کو القاب دیتے ہیں: کانگریس کھرگے

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس صدر ملیکارجن کھرگے نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر مودی اپنی حکومت کی ناکامیاں چھپانے کے لیے اپوزیشن کو سال بہ سال نئے نئے القاب دیتے رہے ہیں، لیکن چیلنجز کے حل کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا ہے مسٹر کھرگے نے دہلی یونیورسٹی کے شری رام کالج آف کامرس (ایس آر سی سی) میں مسٹر مودی کے کل کے خطاب پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اتوار کو سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ ایس آر سی سی جانا ملک کے نوجوانوں، تعلیم اور ان کے مستقبل پر بات چیت کا ایک موقع تھا، لیکن نوجوانوں کے سوالات کا سامنا کرنے کے بجائے وزیر اعظم کی تقریر پھر سیاسی پروپیگنڈے میں بدل گئی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں سوالات کو دبانے کے لیے اپوزیشن کو نئے نئے القاب دیے جاتے ہیں تاکہ حکومت کی اپنی ناکامیاں چھپی رہیں۔ انہوں نے ناراض پھوپھا، دماغی نکسل، اربن نکسل، خان مارکیٹ گینگ، آندولن جیوی اور پرجیوی جیسے القاب کا ذکر کیا اور کہا کہ اس طرح کی باتیں اپوزیشن کے لیے استعمال ہوتی رہی ہیں۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ القاب بدلتے رہتے ہیں، لیکن مودی حکومت کی عوام مخالف پالیسیاں نہیں بدلتیں۔ انہوں نے کہا، مودی جی، آؤٹ ریچ تبھی کرنی پڑتی ہے، جب آپ آؤٹ آف ریچ ہو جاتے ہیں۔" کانگریس صدر نے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنا رپورٹ کارڈ دکھایا، لیکن ملک کا نوجوان بھی اپنا رپورٹ کارڈ لے کر کھڑا ہے۔ اس میں بے روزگاری، برسوں سے اٹکی ہوئی سرکاری بھرتیاں، پیپر لیک سے پریشان طلبہ، مہنگی ہوتی تعلیم، گھٹتے وظائف کے مواقع اور یونیورسٹیوں کی خودمختاری پر بڑھتا ہوا دباؤ شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو چھاتروں کی گونج سننی چاہیے، کیونکہ ادھر ادھر کی باتوں سے حل نہیں نکلے گا۔

سہارنپور مسجد انہدام معاملہ: اکھلیش یادو نے بھیجا 22 رکنی وفد

وفد آج کمشنر سے کرے گا ملاقات، پورے معاملے کی معلومات ریاستی دفتر کو سونپے گا

لکھنؤ (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور میں کلکٹریٹ احاطے میں واقع 100 سال سے زیادہ پرانی مسجد کو گرائے جانے کے معاملے پر ریاست کی سیاست گرم ہوگئی ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس کارروائی کو لے کر یوگی حکومت اور انتظامیہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ اسی درمیان سماج وادی پارٹی کا ایک وفد سہارنپور جانے والا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق مسجد گرائے جانے کے معاملے پر ایس پی کا نمائندہ وفد کل یعنی پیر (7 ستمبر) کو سہارنپور جائے گا۔ وفد میں پارٹی کے 22 لیڈر شامل ہوں گے۔ بتایا جارہا ہے کہ ایس پی صدر اکھلیش یادو کی ہدایت پر یہ وفد کمشنر سے ملاقات کرے گا۔ 22 رکنی وفد میں کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن، رکن پارلیمنٹ ہریندر ملک، ایس پی کے قومی جنرل سکریٹری چودھری رودر سین، سابق رکن پارلیمنٹ حاجی فضل الرحمن، رکن اسمبلی اتل پردھان، رکن اسمبلی آشو ملک، رکن اسمبلی عمر علی سمیت کئی رہنما شامل ہوں گے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا کے ذریعے اس کی اطلاع دی ہے۔ پارٹی کے مطابق یہ وفد پہلے آج یعنی اتوار (6 ستمبر) کو سہارنپور جانے والا تھا، لیکن کسی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی اور اب وفد 7 ستمبر کو جائے گا۔ سماج وادی پارٹی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ سہارنپور میں انتظامیہ کی جانب سے 119 سال پرانی مسجد گرائے جانے کے معاملے میں پارٹی کا وفد 6 ستمبر کے بجائے 7 ستمبر کو سہارنپور جائے گا۔ پارٹی کے مطابق وفد اس واقعے کے سلسلے میں کمشنر سے ملاقات کرے گا، پورے معاملے کی معلومات حاصل کرے گا اور اس کی رپورٹ ریاستی دفتر کو سونپے گا۔ گزشتہ روز سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے اس معاملے پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے عدالت جانے کی بات کہی تھی۔ انہوں نے آئین کا گلا گھونٹے جانے کی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس معاملے میں کوئی مہلت نہیں دی گئی، جبکہ دہشت گردوں کو مہلت دی جارہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سہارنپور کی مسجد پر پلیس آف ورشپ ایکٹ لاگو ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ مسجد 1947 سے پہلے کی بنی ہوئی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے اقرا حسن نے کہا کہ تمام لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہاں بلڈوزر کی کارروائی کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آئین کا گلا گھونٹا جارہا ہے اور قانون و ضابطے کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس معاملے کو لے کر عدالت جائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر تمام فیصلے صرف حکومت کی من مانی سے کیے جائیں گے تو قانون کی حکمرانی اور عدالتی نظام کی ضرورت ہی نہیں رہ جائے گی۔ رپورٹس کے مطابق سٹی مجسٹریٹ نے گزشتہ ماہ مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس کے انہدام کا حکم دیا تھا۔ اس کے بعد مسلم فریق نے اس حکم کے خلاف ضلع و سیشن عدالت سے رجوع کیا تھا۔ عدالت نے ابتدا میں سٹی مجسٹریٹ کے حکم پر روک لگا دی تھی۔ تاہم، جمعہ کے روز مسلم فریق کی جانب سے کیا گیا دعویٰ مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد انتظامیہ نے مسجد کے خلاف کارروائی کی، جس کے باعث علاقے میں کافی ہنگامہ برپا ہے۔

ایران نے اکنامک وار ٹاسک فورس قائم کرنے کا اعلان کیا

ایران کے خلاف کسی بھی جارحیت کا جواب پہلے سے زیادہ سخت ہوگا: قالیباف □ امریکی اقتصادی ناکہ بندی کے نتائج توقعات کے برعکس ہوسکتے ہیں: ایرانی پاسداران انقلاب □ ایرانی معیشت کی بگڑتی حالت ہی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے: مجید رضا حریری □ ایران کی جانب سے امریکی ایئر کرافٹ کیریئر اور ڈسٹرائر کو نشانہ بنانا شدید کشیدگی کا باعث: تجزیہ کار

تہرانِ 6 ستمبر (یواین آئی) خبر رساں ایجنسی تسنیم کی رپورٹ کے مطابق، ایران نے جاری تنازع کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مالیاتی مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک اکنامک وار ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔نائب وزیرِ معیشت مرتضیٰ زمانین کا کہنا ہے کہ وزارتِ معیشت کاروباری شعبے، تجارت، مالیات اور دیگر اقتصادی شعبوں کو درپیش مسائل کی تیزی سے نشاندہی کرے گی اور انہیں حل کرے گی۔دہائیوں سے جاری پابندیوں اور موجودہ جنگ نے ایرانی معیشت کو شدید مشکلات سے دوچار کردیا ہے۔امریکہ نے تہران کو مزید عالمی سطح پر تنہا کرنے کی کوشش میں رواں ہفتے کے آغاز میں نئی پابندیاں عائد کیں۔

□ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے خلاف کسی بھی نئی جارحیت کا جواب اب پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیز، بھاری اور دردناک ہوگا۔ایرانی خبر رساں اداروں کے مطابق قالیباف نے کہا کہ امریکہ کو سمجھ لینا چاہیے کہ 'متناسب جوابات' کا دور ختم ہوچکا ہے اور ایران کے مفادات یا سلامتی کو نشانہ بنانے والی کسی بھی کارروائی کے نتائج پہلے سے مختلف ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ ایران کی جانب سے حالیہ کارروائیوں میں امریکی اڈوں کو پہنچنے والے نقصانات صرف آغاز تھے اور اب 'کھیل کے قواعد تبدیل ہوچکے ہیں'۔ان کے مطابق آئندہ کسی بھی جارحیت کا جواب زیادہ فوری اور سخت انداز میں دیا جائے گا۔قالیباف کا یہ بیان ایران اور امریکہ کے درمیان جاری شدید کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے، جس سے خطے میں مزید فوجی تصادم کے خدشات برقرار ہیں۔

□ ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) کا کہنا ہے کہ ایران کے خلاف امریکی اقتصادی اور سمندری ناکہ بندی کا خود واشنگٹن کو تہران سے کہیں زیادہ نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔مہر نیوز ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے پاسدارانِ انقلاب کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل حسین محبی نے کہا کہ "اگر امریکہ ایران کو 1 ڈالر کا اقتصادی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اسے خود کئی ڈالر کی لاگت اور نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا خیال ہے کہ واشنگٹن اپنی فوجی طاقت کے بل پر تہران کو جھکنے پر مجبور کرسکتا ہے، تاہم حالیہ واقعات نے اس تصور کے برعکس صورتحال پیش کی ہے۔مسٹر محبی کے مطابق، امریکہ پہلے ہی بھاری قرضوں اور چین سمیت دیگر بڑی معیشتوں کے ساتھ سخت اقتصادی مسابقت کا سامنا کر رہا ہے، اس لیے ایران کے خلاف حملوں اور پابندیوں میں اسے کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

□ ایران-چین چیمبر آف کامرس کے صدر مجید رضا حریری کا کہنا ہے کہ جنگ کے آغاز سے پہلے ہی ایران کا سب سے بڑا مسئلہ اس کی معیشت تھی۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کہا کہ جنگ شروع ہونے سے قبل بھی حکومت، عوام اور اعلیٰ قیادت ملک کی معاشی صورتحال سے مطمئن نہیں تھی۔ان کے مطابق، پہلے ہی مشکلات سے دوچار معیشت اب جنگ، فوجی حملوں اور اقتصادی پابندیوں کی مزید زد میں ہے، جس کے نتیجے میں سنگین معاشی اثرات مرتب ہونا فطری امر ہے۔مسٹر حریری کے مطابق، ایران کو درپیش حالیہ کرنسی بحران کسی ایک واقعے کا نتیجہ نہیں بلکہ معیشت کے "تاریخی مسائل" کا تسلسل ہے، جن پر جنگ نے مزید دباؤ ڈال دیا ہے۔

□ ایک دفاعی تجزیہ کار کے مطابق، امریکی جنگی جہازوں پر حالیہ حملوں کے بعد ایران نے باقاعدہ طور پر کشیدگی کو ایک نئی سطح تک پہنچادیا ہے۔دفاعی تجزیہ کار وولف گینگ پسطائی نے الجزیرہ کو بتایا کہ "ایرانیوں نے صرف دو عام جنگی جہازوں کو نشانہ نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے ایک گائیڈڈ میزائل جہاز اور اہم بات یہ کہ ایک ایئر کرافٹ کیریر کو نشانہ بنایا ہے... جو ایران کے خلاف امریکی مہم کی بنیاد اور ریڑھ کی ہڈی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اگرچہ امریکی افواج ان حملوں سے بچنے میں کامیاب رہیں، لیکن یہ حملہ تہران کے لیے ایک بڑا اور جرات مندانہ قدم تھا۔پسطائی نے مزید کہا کہ اگر یہ حملے کامیاب ہوجاتے تو واشنگٹن میں اس بات پر بحث چھڑ جاتی کہ جنگ کو کیسے آگے بڑھایا جائے اور آیا اس جنگ کو جاری بھی رکھا جائے یا نہیں۔" انہوں نے کہا کہ یہ ایک انتہائی اہم اور بڑی پیش رفت ہے اور اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ امریکہ نے اس کا جواب دیا ہے۔"

ایرانی تیل بردار جہازوں پر امریکی حملے 'جنگی جرم' ہیں، تہران کی شدید مذمت

تہران، 6 ستمبر (یواین آئی) ایران کی وزارت خارجہ نے ایرانی تجارتی اور تیل بردار جہازوں پر امریکی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہیں غیر قانونی اور جارحانہ کارروائی قرار دیا ہے۔ایرانی وزارت خارجہ کے مطابق امریکی حملے ایران کے خلاف فوجی دباؤ، بحری ناکہ بندی اور معاشی جنگ کا تسلسل ہیں اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی واضح خلاف ورزی کے ساتھ عالمی امن اور تجارتی بحری جہازوں کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔تہران نے ان کارروائیوں کو 'جنگی جرم' بھی قرار دیا ہے۔وزارت خارجہ نے کہا کہ ایران اپنی خودمختاری اور قومی مفادات کے دفاع کے لیے پرعزم ہے اور امریکی حملوں، بحری ناکہ بندی اور تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے کے تسلسل کا جواب دینے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گا۔ایران نے خبردار کیا کہ خطے میں امریکی فوجی کارروائیوں کے جاری رہنے کی صورت میں پیدا ہونے والے نتائج کی ذمہ داری واشنگٹن اور اس کے اتحادیوں پر عائد ہوگی۔یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خلیج اور آبنائے ہرمز میں امریکی اور ایرانی کارروائیوں کے باعث تجارتی بحری

بھوٹے کوشی کے سیلاب میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 1,341 ہوگئی

کھٹمنڈو، 06 ستمبر (یواین آئی) نیپال پولیس کے مطابق بھوٹے کوشی ندی میں تباہ کن سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 1,341 ہوگئی ہے، جبکہ 4,044 افراد بدستور لاپتہ ہیں، اتوار کے روز سیلاب کا مرکز بننے والی گیرونگ بندرگاہ مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہے۔ نیپال پولیس ہیڈکوارٹر کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین معلومات کے مطابق، متاثرہ ندی کے طاس میں تلاش اور بچاؤ کی مہم مسلسل جاری ہے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مجموعی طور پر 7,912 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں، جن میں خود 65 پولیس اہلکار بھی اس آفت کی براہِ راست زد میں آئے ہیں۔لاپتہ افراد میں 3,438 نیپالی شہری (2,863 مرد اور 575 خواتین) اور 650 غیر ملکی شہری شامل ہیں۔غیر ملکیوں میں 269 مرد، 332 خواتین اور 5 وہ افراد شامل ہیں جن کی شناخت واضح نہیں ہوسکی۔حکام کے مطابق اب تک برآمد ہونے والی 1,341 لاشوں میں 523 مرد، 325 خواتین اور 493 انسانی باقیات شامل ہیں۔ان میں سے 1,037 لاشوں کی تدفین کردی گئی ہے، 98 لواحقین کے حوالے کی گئی ہیں جبکہ 1,297 لاشوں کی تاحال شناخت نہیں ہوسکی۔طبی ٹیموں نے شناخت کے عمل کو آسان بنانے کے لیے 2,472 ڈی این اے نمونے اکٹھے کیے ہیں۔ ریسکیو ٹیموں نے اب تک 9,151 زخمیوں کو بحفاظت نکال لیا ہے، جبکہ 3,098 افراد عارضی پناہ گاہوں میں مقیم ہیں۔ دوسری طرف، ہمالیہ میں انتہائی اونچائی پر واقع گلیشیر کے گرنے اور اچانک آنے والے شدید سیلاب کی سائنسی وجوہات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ماہرین آئی سی آئی ایم او ڈی اور یو این ڈی پی کی 2020 کی رپورٹس کا حوالہ دے رہے ہیں جس میں خطے کی 47 گلیشیائی جھیلوں کو پھٹنے کے انتہائی خطرے کی فہرست میں رکھا گیا تھا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی، زلزلے اور ارضیاتی عدم استحکام اس خطرے کو مزید بڑھا رہے ہیں اور گلیشیر پگھلنے سے بننے والی جھیلوں کا پھٹنا مستقبل میں مزید بڑے چیلنجز پیدا کرسکتا ہے۔

جنوبی لبنان پر اسرائیلی فضائی حملوں میں چار افراد جاں بحق، 20 زخمی

تل ابیب/ بیروت، 6 ستمبر (یواین آئی (لبنان کی وزارتِ صحت کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق اتوار کی صبح جنوبی لبنان کے مختلف علاقوں پر اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق اور 20 دیگر زخمی ہوگئے۔لبنان کی سرکاری قومی خبر رساں ایجنسی (این این اے (کے مطابق، اسرائیلی فضائیہ نے میفادون قصبے میں ایک رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا، جس میں ایک 18 سالہ لڑکی جاں بحق اور پانچ دیگر زخمی ہوگئے۔ واضح رہے کہ اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف (نے یہ حملے اپنے اس دعوے کے بعد کیے کہ جنوبی لبنان کے سیکورٹی زون میں اس کی افواج پر حزب اللہ کی جانب سے داغے گئے دو ڈرونز سے حملہ کیا گیا تھا۔اسرائیلی فوج نے ٹیلی گرام پر جاری ایک بیان میں الزام لگایا کہ حزب اللہ نے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈرون حملے کیے، جس کے جواب میں جنوبی لبنان میں کارروائی کی جارہی ہے۔فوج کے مطابق اس حملے میں کوئی اسرائیلی فوجی زخمی نہیں ہوا۔اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے واضح کیا ہے کہ جب تک حزب اللہ کو مکمل طور پر غیر مسلح نہیں کیا جاتا، فوج جنوبی لبنان کے سیکورٹی زون سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔لبنان اور اسرائیل کے درمیان واشنگٹن میں طے پانے والے فریم ورک معاہدے کے تحت مرحلہ وار اسرائیلی انخلا کے بدلے جنوبی علاقے کا کنٹرول لبنانی فوج کے حوالے کیا جانا تھا، جو حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے سے مشروط تھا۔ادھر اسرائیلی فوج نے ضلع صور کے قصبوں منصوری اور مجدل زون میں 14 سے زائد منظم دھماکے کرنے کی بھی تصدیق کی ہے۔

آتش فشاں کی راکھ سے انڈونیشیا کے پانچ ہوائی اڈوں پر آپریشن معطل، سیکڑوں پروازیں متاثر

جکارتہ، 6 ستمبر (یواین آئی) انڈونیشیا نے اناک کراکاٹوا آتش فشاں سے اٹھنے والے راکھ کے بادل کے باعث اتوار کو پانچ ہوائی اڈوں پر آپریشن معطل کردیا، جن میں جکارتہ کا مرکزی بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی شامل ہے۔اس کے نتیجے میں سیکڑوں پروازیں متاثر ہوئیں۔ہفتہ کو آتش فشاں میں ہونے والے زوردار دھماکے کے دوران لاوا بھی نکلا اور اس کی آواز تقریباً 700 کلومیٹر دور تک سنی گئی۔اتوار کو مزید دو بار آتش فشاں پھٹنے کے واقعات ریکارڈ کیے گئے۔آتش فشاں کی راکھ کے باعث بعض اسکولوں کی سرگرمیاں اور ماہی گیری بھی متاثر ہوئی۔جکارتہ کے قریب سوئیکارنو-ہٹا بین الاقوامی ہوائی اڈے کے اطراف فضائی حدود میں راکھ کی موجودگی کا پتہ چلنے کے بعد حکام نے پروازوں کا آپریشن معطل کردیا۔ہوائی اڈے کے آپریٹر انگکاساپورا کے مطابق اس فیصلے سے 301 پروازیں متاثر ہوئیں، جن میں 58 بین الاقوامی پروازیں شامل ہیں۔سنگاپور ایئرلائنز نے اتوار کو جکارتہ آنے اور جانے والی تمام پروازیں منسوخ کرنے کا اعلان کیا، جبکہ آسٹریلوی ایئرلائن قنطاس نے بھی متعدد پروازوں میں خلل اور منسوخی کی اطلاع دی۔محکمہ ٹرانسپورٹ کے مطابق تازہ ترین جانچ میں سوئیکارنو-ہٹا ہوائی اڈے کے علاقے میں آتش فشانی راکھ کے پھیلاؤ کی تصدیق ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق راکھ آتش فشاں کے جاوا کی جانب 6 ہزار میٹر اور سماٹرا کی جانب 15 ہزار میٹر کی بلندی تک پہنچی، جبکہ جاوا کے صوبے بنتن کے بعض علاقوں میں بھی اس کا اثر دیکھا گیا۔راکھ کے باعث ہفتہ کو کئی اسکولوں نے سرگرمیاں منسوخ کردیں، کیونکہ طلبہ اور مقامی باشندوں کو آنکھوں میں جلن کی شکایت ہوئی۔ ماہی گیروں نے بھی سمندر میں جانے کے پروگرام منسوخ کردیے۔قومی آفات سے نمٹنے والی ایجنسی بی این پی بی نے بارش کرانے کے لیے اتوار کو موسم میں تبدیلی کی کارروائی، جس میں بادلوں پر مصنوعی بارش بھی شامل ہوسکتی ہے، شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔حکام کے مطابق شدید بارش ہونے کی صورت میں آتش فشاں کی راکھ تیزی سے ڈھل سکتی ہے۔

جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ فرانس کے دورے پر

سیئول، 6 ستمبر (یواین آئی) جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ اتوار کے روز فرانس کے چار روزہ دورے پر روانہ ہو گئے ہیں، جہاں وہ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کے ساتھ سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔یونہاپ نیوز ایجنسی کے مطابق دونوں رہنما سیکیورٹی، معیشت اور دیگر اہم شعبوں میں باہمی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں گے۔صدارتی دفتر کے ایک نامعلوم اہلکار کے حوالے سے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سربراہی بات چیت میں نیوکلیئر پاور پروجیکٹس اور آبنائے ہرمز میں فوج کی ممکنہ تعیناتی کے امور بھی زیرِ بحث آسکتے ہیں۔صدر لی کا یہ دورہ میکرون کے اپریل میں جنوبی کوریا کے دورے کے بعد عمل میں آیا ہے، جس کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو باضابطہ طور پر "اسٹریٹجک شراکت داری" میں تبدیل کیا تھا۔یہ دورہ جنوبی کوریا اور فرانس کے سفارتی تعلقات کی 140 ویں سالگرہ کے موقع پر بھی ہو رہا ہے۔اپنے دورے کے پہلے مرحلے میں صدر لی نیس پہنچیں گے جہاں وہ سینٹ پال ڈی وینس میں سینما کے مستقبل پر منعقد ہونے والے "لومیئر سمٹ" میں شرکت کریں گے۔ 7 ستمبر کو ہونے والے اس ایک روزہ سربراہی اجلاس کی مشترکہ صدارت صدر لی اور صدر میکرون کریں گے۔

پوتن سے بات چیت کے بعد ٹرمپ کے خصوصی ایلچی وٹکاف اور کشنر یوکرین پہنچے

کیف، 6 ستمبر (یواین آئی) امریکہ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکاف اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر اتوار کو یوکرین پہنچے، جہاں وہ صدر ولودیمیر زیلنسکی سے بات چیت کریں گے۔ان کا یہ دورہ ماسکو میں روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی ملاقات کے ایک روز بعد ہو رہا ہے۔ملاقات سے قبل زیلنسکی نے کہا کہ یوکرین 'نتیجہ خیز بات چیت' کے لیے تیار ہے اور کسی بھی امن معاہدے میں سکیورٹی ضمانتوں کی ضرورت پر زور دیا۔کیف میں ہونے والی بات چیت سے یہ ابتدائی اشارہ ملنے کی توقع ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ ماسکو اور کیف کے درمیان علاقے، سکیورٹی ضمانتوں اور جنگ بندی کی شرائط سمیت اہم اختلافات کو کس حد تک کم کرسکتی ہے۔یہ دورہ روس-یوکرین جنگ ختم کرنے کے لیے واشنگٹن کی نئی سفارتی کوششوں کا حصہ ہے اور صدر ٹرمپ کے دوبارہ اقتدار سنبھالنے کے بعد دونوں امریکی ایلچیوں کا یہ کیف کا پہلا دورہ ہے۔امریکی وفد نے ہفتہ کو کریملن میں پوتن سے ملاقات کی اور بعد میں روسی صدر کے ساتھ عشائیہ بھی کیا۔کریملن کے معاون یوری اوشاکوف نے بات چیت کو مفید قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکی نمائندوں نے ممکنہ تصفیے کے لیے کئی تجاویز پیش کیں۔اوشاکوف کے مطابق امریکی نمائندوں نے دورے کے لیے سنجیدہ تیاری کی تھی اور ممکنہ تصفیے کے راستوں سے متعلق متعدد خیالات بھی پیش کیے۔انہوں نے کہا کہ بات چیت میں امریکہ اور روس کے درمیان باہمی مفاد پر مبنی ممکنہ معاہدوں پر بھی تفصیل سے غور کیا گیا۔وٹکاف اور کشنر نے پوتن سے حاصل ہونے والے مشاہدات اور جائزوں کو اتوار کو زیلنسکی کے ساتھ بات چیت میں استعمال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔وائٹ ہاؤس کے ایک عہدیدار کے مطابق ماسکو میں بات چیت میں آئندہ اقدامات کے لیے 'ٹھوس منصوبوں' پر توجہ مرکوز کی گئی، جن کا اعلان آنے والے ہفتوں میں متوقع ہے۔روس نے کہا ہے کہ پوتن نے امریکی وفد کے دورے کے دوران کیف پر تین روز تک حملے روکنے کا حکم دیا ہے، جبکہ زیلنسکی نے بھی کہا کہ یوکرین پیر تک ماسکو پر حملے نہیں کرے گا اور روس سے بھی اسی طرح کے اقدام کی توقع ہے۔یہ عارضی وقفہ یوکرین میں جاری روسی حملوں کے پس منظر میں ہوا ہے۔حالیہ دنوں میں روسی میزائلوں نے کیف کے قریب دو ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا، جبکہ جمعہ کو روسی ڈرون حملے میں وسطی کیف میں یوکرین کی سکیورٹی سروس کے ہیڈکوارٹر کو نشانہ بنایا گیا۔زیلنسکی نے فضائی دفاع کے لیے انٹرسیپٹر میزائلوں کی کمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے یوکرین بیلسٹک میزائل حملوں کے لیے زیادہ کمزور ہوگیا ہے۔ٹرمپ نے وٹکاف اور کشنر کو 'بہترین مذاکرات کار' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ امن کے لیے ایک 'خیال' لے کر جا رہے ہیں اور معاہدہ ہونے کا امکان موجود ہے۔تاہم روسی حکام نے محتاط موقف اختیار کیا ہے۔نائب وزیر خارجہ سرگئی ریابکوف نے کہا کہ واشنگٹن کو ان چیزوں کو مدنظر رکھنا ہوگا جنہیں ماسکو 'میدان جنگ کی حقیقی صورتحال' قرار دیتا ہے، کیونکہ روسی افواج مشرقی یوکرین کے بعض علاقوں میں پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پاکستان میں خواتین کے پاس صرف 2 فیصد زمین کی ملکیت ہے: سروے

کراچی۔ 6/ستمبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں صرف دو فیصد خواتین کے پاس زمین ہے، ایک تازہ ترین سروے کے مطابق، زمین کی ملکیت اور معاشی بااختیار بنانے میں صنفی فرق کو نمایاں کیا گیا ہے۔سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (SDPI) کی جانب سے کی جانے والی اس تحقیق میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان کی 67 فیصد ملازمت پیشہ خواتین زراعت میں کام کرتی ہیں، اس کے باوجود صرف 1.5 فیصد زرعی گھرانوں کو باضابطہ طور پر خواتین کی سربراہی کے طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔زمین کی ملکیت اتنی ہی محدود ہے، 15-49 سال کی شادی شدہ خواتین میں سے صرف 2 فیصد اکیلے یا مشترکہ طور پر زمین کی مالک ہیں، جب کہ 97.2 فیصد کو وراثت میں زمین یا مکان نہیں ملا تھا۔تحقیق کے مطابق سندھ میں 99.1 فیصد خواتین اکیلے یا مشترکہ طور پر زمین کی مالک نہیں ہیں۔ یہ رکاوٹیں ایک اہم مالیاتی اور ڈیجیٹل صنفی فرق کی وجہ سے پیچیدہ ہیں۔اس کے برعکس، صرف 14 فیصد خواتین کے مقابلے میں 56 فیصد مردوں کے پاس مکمل سروس مالیاتی اکاؤنٹ ہے، جبکہ موبائل والیٹ کی ملکیت مردوں میں 48 فیصد اور خواتین میں 11 فیصد ہے۔مطالعہ کا کہنا ہے کہ حل کی ضرورت تیزی سے فوری ہوتی جا رہی ہے کیونکہ موسمیاتی خطرات میں شدت آتی جا رہی ہے۔ 2022 میں آنے والے سیلاب کے نتیجے میں 30 بلین ڈالر سے زیادہ کا نقصان اور معاشی نقصان ہوا، جب کہ کم از کم 16.3 بلین ڈالر کی لچکدار تعمیر نو کے لیے درکار ہونے کا تخمینہ لگایا گیا۔اس تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ملک کی نصف آبادی فعال زرعی کارکنوں کے طور پر زیادہ تر غیر تسلیم شدہ ہے۔دیہی معیشت کو مضبوط کرنا، خاص طور پر زراعت اور لائیو سٹاک، وسیع تر معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری تھا، اور موبی لنک بینک جیسے اداروں کے ساتھ شراکت داری، جن کی بڑے پیمانے پر صارفین کے ڈیٹا تک رسائی تھی، تحقیق کے اس سلسلے کو برقرار رکھنے کے لیے بہت ضروری تھی۔ایس ڈی پی آئی نے ذکر کیا کہ خواتین زرعی کام کر رہی تھیں۔

مستونگ میں باغات کی کٹائی اجتماعی سزا

ڈاکٹر عائشہ فیض کی گرفتاری پر بلوچ یکجہتی کمیٹی کا احتجاج

کوئٹہ۔ 6/ستمبر۔ ایم این این۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے مستونگ میں باغات کی مبینہ کٹائی اور ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کی گرفتاری پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے بلوچستان میں "اجتماعی سزا اور ریاستی جبر" کی پالیسی کا تسلسل قرار دیا ہے۔کمیٹی نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا کہ مستونگ میں باغات کے مالکان کو میڈیا کے ذریعے دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور ان کی محنت سے آباد کیے گئے باغات کو کاٹنے کی کارروائیاں اجتماعی سزا کے مترادف ہیں۔بیان میں ڈاکٹر عائشہ فیض کی گرفتاری کی بھی مذمت کی گئی۔کمیٹی کے مطابق وہ ایک سینئر شہری اور ریٹائرڈ پولیس سرجن ہیں اور ان کی گرفتاری بلوچستان میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو خاموش کرنے کی کوشش ہے۔کمیٹی نے الزام لگایا کہ بلوچستان میں سیاسی اور سماجی معاملات پر اظہار رائے کی آزادی کو محدود کیا جا رہا ہے اور اختلافی آوازوں کے خلاف ریاستی طاقت استعمال کی جا رہی ہے۔بلوچ یکجہتی کمیٹی نے باغات کی کٹائی، شہریوں کو مبینہ طور پر دھمکانے اور پرامن آوازوں کو طاقت کے ذریعے خاموش کرنے کی پالیسی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایسے اقدامات کے خلاف اپنی مزاحمت جاری رکھے گی۔بیان میں لگائے گئے الزامات پر حکام کا موقف فوری طور پر سامنے نہیں آیا۔

تائیوان ایشیا کا سب سے خطرناک مسئلہ ہے

سنگاپور کے سابق سفارت کار کا انتباہ

سنگاپور۔ 6/ستمبر۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایک سابق صدر نے خبردار کیا ہے کہ تائیوان خطے کا سب سے خطرناک فلیش پوائنٹ بنی ہوئی ہے، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایک سابق صدر نے کہا ہے کہ ایشیا اب بھی "ذہنی نوآبادیات" سے جکڑا ہوا ہے۔سنگاپور کے تجربہ کار سفارت کار کشور محبوبانی نے ہفتے کے روز ملائیشیا میں افتتاحی پینانگ پیس ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا، نوآبادیاتی حکمرانی کے خاتمے کے بعد ایشیائی باشندوں نے جو بڑی غلطی کی ہے وہ یہ ہے کہ جسمانی نوآبادیات کے خاتمے کا مطلب خود بخود ذہنی نوآبادیات کا خاتمہ ہوجائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ مغربی تسلط والے بیانیے کو چیلنج کرنے کے لیے اعتماد کی کمی "کئی دہائیوں تک جاری رہی۔لیکن لہر کا رخ موڑ سکتا ہے۔ محبوبانی نے کہا کہ "اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ تاریخ کا ایک بڑا الٹ ہے جہاں مغربی ریاستیں مؤثر طریقے سے اپنا اعتماد کھو رہی ہیں اور ایشیائی ریاستیں اعتماد حاصل کر رہی ہیں۔" تاہم، اس عالمی تاریخ کے اہم عبوری نقطہ" کے باوجود، انہوں نے کہا کہ ایشیا کی طرف اقتدار کی منتقلی ابھی تک ایک اہم مقام تک نہیں پہنچی ہے جہاں ایشیائی ریاستیں دنیا میں سب سے زیادہ کہے گی [اس طرح] جو مغربی ریاستیں [اب[کرتی ہیں۔دنیا کی دو سب سے زیادہ آبادی والے ممالک، چین اور بھارت ایشیا میں عالمی آبادی کا تقریباً 60 فیصد، یا 3.4 بلین لوگ ہیں۔محبوبانی نے یہ بھی کہا کہ چین بھارت تعلقات میں بہتری ایشیا کے مستقبل کے لیے بہت ضروری ہے، جنوب مشرقی ایشیا کو ان کے درمیان بہتر تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ چین اور ہندوستان کے درمیان تعلقات [2020 کی مہلک سرحدی جھڑپ [کے بعد مکمل طور پر منجمد ہوگئے تھے۔لیکن اچھی خبر یہ ہے کہ چیزیں اب پگھلنے لگی ہیں۔

کیشو پرساد موریہ نے آر جی آئی پی ٹی میں تین نئے ہاسٹلوں کا افتتاح کیا

وزیر اعلیٰ رہائشی اسکیم کے 17 مستحقین کو منظوری خط اور ڈیمو چیک تقسیم کیے گئے

لکھنؤ: 06 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کے شو پرساد موریہ نے اتوار کے روز امیٹھی ضلع کے جائس میں واقع راجیو گاندھی پیٹرولیم ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ (آر جی آئی پی ٹی) میں نو تعمیر شدہ ایس۔ سی۔ بوس، ہومی بھابھا اور وِدیا ساگر ہاسٹلوں کا فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام میں انہوں نے وزیر اعلیٰ رہائشی اسکیم کے 17 مستحقین کو منظوری خط اور 20.1 لاکھ روپے کے ڈیمو چیک تقسیم کیے۔ بعد ازاں انہوں نے اوداری گاؤں پہنچ کر اسکیم کی مستحق کرشنا موریہ کے گھر خود جا کر انہیں منظوری خط اور ڈیمو چیک فراہم کیا۔ پروگرام کا آغاز چراغ روشن کرنے اور ہاسٹلوں کے افتتاح کے ساتھ ہوا۔ اپنے خطاب میں نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کے شو پرساد موریہ نے کہا کہ کسی بھی ملک کی ترقی کی بنیاد اس کے نوجوان، سائنس دان اور محققین ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت آج سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی کی قیادت میں ملک خود کفیل بھارت کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کی سمت مسلسل کام کر رہا ہے۔ انہوں نے آر جی آئی پی ٹی کے طلبہ و طالبات سے اپیل کی کہ وہ پیٹرولیم، توانائی کے تحفظ، متبادل توانائی کے ذرائع، گرین فیول، حیاتیاتی ایندھن اور توانائی کی کارکردگی جیسے شعبوں میں نئی نئی دریافتوں اور تحقیق کے ذریعے ملک کو نئی سمت فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ توانائی کا شعبہ مستقبل کی سب سے بڑی ضروریات میں سے ایک ہے اور بھارت کو اس شعبے میں عالمی قیادت فراہم کرنے میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوگا۔ انہوں نے طلبہ سے تحقیقی بنیاد پر تعلیم اختیار کرنے، اختراعات کو فروغ دینے اور ملک کے مفاد میں تکنیکی حل تیار کرنے کی اپیل کی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آر جی آئی پی ٹی جیسے ادارے صرف تعلیم کے مراکز نہیں بلکہ مستقبل کے سائنس دانوں اور تکنیکی ماہرین تیار کرنے والی تجربہ گاہیں ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت تعلیم، تکنیکی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے جس منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھا جاتا ہے، اس کا مقررہ وقت کے اندر افتتاح بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ ریاست میں ترقی اور عوامی فلاح، دونوں کو یکساں ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ رہائشی اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا مقصد ہر مستحق خاندان کو باعزت رہائش فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریب، محروم اور ضرورت مند خاندانوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت متعدد فلاحی اسکیمیں چلا رہی ہیں۔ رہائش، بجلی، صاف پینے کا پانی، صحت، تعلیم اور روزگار جیسی بنیادی سہولیات آخری فرد تک پہنچانے کے لیے حکومت پابند عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا اور وزیر اعلیٰ آواس یوجنا کے ذریعے لاکھوں خاندانوں کا اپنے گھر کا خواب پورا ہوا ہے۔ اجولا اسکیم کے تحت غریب خواتین کو دھوئیں سے نجات ملی ہے، آیوشمان بھارت اسکیم کے ذریعے کروڑوں لوگوں کو بہتر صحت کا تحفظ حاصل ہوا ہے اور پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا کے ذریعے ضرورت مند خاندانوں کو غذائی اجناس فراہم کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی تمام اسکیموں کا مقصد معاشرے کے آخری درجے پر کھڑے شخص تک ترقی کا فائدہ پہنچانا ہے۔ پروگرام کے دوران وزیر اعلیٰ رہائشی اسکیم کے 17 مستحقین کو منظوری خط اور ڈیمو چیک فراہم کیے گئے۔ مستحقین نے حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس اسکیم سے انہیں پکے مکان کا خواب پورا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کے شو پرساد موریہ اوداری گاؤں پہنچے، جہاں انہوں نے وزیر اعلیٰ رہائشی اسکیم کی مستحق کرشنا موریہ کے گھر جا کر انہیں منظوری خط اور ڈیمو چیک فراہم کیا۔ انہوں نے خاندان سے بات چیت کر کے ان کے مسائل کی معلومات حاصل کیں اور کہا کہ حکومت غریبوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے پوری پابندی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس دوران آر جی آئی پی ٹی کے ڈائریکٹر آچاریہ ہریش ہیرانی نے ادارے کی کامیابیوں، تعلیمی سرگرمیوں اور نو تعمیر شدہ ہاسٹلوں کی خصوصیات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ ادارہ ملک میں پیٹرولیم سے متعلق ٹیکنالوجی کے شعبے میں اعلیٰ معیاری تعلیم اور تحقیق کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ نئے ہاسٹلوں کی تعمیر سے طلبہ کو بہتر رہائشی سہولیات دستیاب ہوں گی اور ان کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کو مزید فروغ ملے گا۔ اس موقع پر ریاستی وزیر برائے پارلیمانی امور، طبی تعلیم، طبی صحت، خاندانی بہبود اور زچہ و بچہ بہبود مسٹر میانکیشور شرن سنگھ، رکن قانون ساز کونسل مسٹر شیلیندر پرتاپ سنگھ، ضلع پنچایت کے صدر مسٹر راجیش اگراہری، جگدیش پور کے رکن اسمبلی مسٹر سریش پاسی، آر جی آئی پی ٹی کے ڈائریکٹر آچاریہ ہریش ہیرانی، ضلع مجسٹریٹ مسٹر سنجے چوہان، پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر سرونن ٹی، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ پوجا ساہو، بی جے پی ضلع صدر مسٹر سدھانشو شکلا، سابق رکن اسمبلی مسٹر چندر پرکاش مشرا سمیت دیگر عوامی نمائندگان، افسران، طلبہ و طالبات اور بڑی تعداد میں عوام موجود رہے۔

حسن عسکری ایڈوکیٹ کی مجلس کو مولانا کلب جواد نے کیا خطاب

لکھنؤ، 6 ستمبر۔ مشہور اور ہردل عزیز شخصیت و یومِ علی کے بانی سید حسن عسکری نقوی ایڈوکیٹ کے چالیسویں کی مجلس کو مولانا کلب جواد نقوی صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو اپنانے پر زور دیا۔ آخر میں مولانا نے کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر کیا تو عزادار گریہ و زاری کرنے لگے۔ مجلس سے قبل قاری قنبر علی نے تلاوتِ کلامِ پاک سے مجلس کا آغاز کیا، جس کے بعد شاعرِ اہلبیت جرار اکبر آبادی، مولانا اشفاق علی سینتھلی، احمد سجاد لکھنوی اور پرنس اقبال مرزا نے بارگاہِ امام میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ یہ اطلاع سید باقر افتخار نقوی نے دی ہے۔

اہل بیت سے محبت شخصیت بناتی ہے: مولانا عباس ارشاد

علی وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں غیر مسلموں نے کتابیں لکھی ہیں: مولانا فیض عباس

بیت الحزن و درگاہ میں مجالس

لکھنؤ۔ مولانا مرزا امتیاز علی کے چہلم کی مجلس کا انعقاد اتوار کے روز روضۂ بیت الحزن، رستم نگر میں کیا گیا۔ مجلس کو مولانا عباس ارشاد نقوی نے خطاب کرتے ہوئے حضرت علی کی فضیلت و عظمت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مولا علی کی حدیث ہے کہ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ کو ناراض نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ اہل بیت سے محبت شخصیت بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا امتیاز علی نے پوری زندگی ذکرِ اہل بیت میں گزاری۔ وہ بیماری کی حالت میں بھی مجالس پڑھتے تھے۔ مولانا نے جب چوتھے امام پر پڑی مصیبتوں کو بیان کیا تو لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مجلس کا آغاز قاری فرقان حسین نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ اس کے بعد شعرا نے اپنا کلام پیش کیا۔ مجلس کے بعد شہر کی کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ اسی طرح انجمن جعفر الایمان کے سینئر رکن ساجد حسین کے چہلم کی مجلس کا انعقاد درگاہ حضرت عباس، رستم نگر میں کیا گیا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہونے والی اس مجلس کو مولانا فیض عباس مشہدی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ قرآن میں فرما رہا ہے کہ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان دنیا میں کسی بھی انسان کو کامیاب سمجھ سکتا ہے، لیکن اللہ کی نظر میں وہی کامیاب ہے جسے روزِ قیامت جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے، وہی کامیاب ہے۔ مولانا نے مولا علی کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک عیسائی، جارج جرداق نے حضرت علی کی زندگی، ان کے عدل اور ان کے عظیم کردار پر مبنی ایک کتاب "ندا※ عدالتِ انسانی" لکھی، جس میں اس نے کہا کہ علی وہ شخصیت ہیں جو ظلم کی وجہ سے قتل نہیں کیے گئے بلکہ ان کے عدل کی بنیاد پر انہیں قتل کیا گیا۔ مولانا نے جنابِ فاطمہؑ پر ہونے والے ظلم و ستم کو بیان کیا تو لوگ رونے لگے۔ مجلس کے بعد انجمن جعفر الایمان سمیت کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

سالانہ جشن عید میلاد النبیؐ و نعتیہ مشاعرہ کی تیاریوں کے لیے مشاورتی اجلاس

مولانا خالد رشید فرنگی محلی کو مولانا محمد علی جوہر ایوارڈ سے نوازنے کا فیصلہ

گذشتہ بارہ برسوں سے جاری سالانہ جشن عید میلاد النبیؐ و نعتیہ مشاعرہ بمقام مظفر کھیڑا لکھنؤ زیر اہتمام سید البشر چیریٹیبل ٹرسٹ جو کہ امسال ۱۰/ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ کی شب میں منعقد ہوگا کے سلسلہ کی مشاورتی میٹنگ مسجد رسالت مآب مظفر کھیڑہ میں ہوئی جس میں یہ طے پایا کہ علماء کرام کے خطاب کے ساتھ ساتھ مقامی و بیرونی شعراء کرام سے رابطہ کیا جائے اور ٹرسٹ کی جانب سے اس موقع پر ہر برس تعلیم کے شعبہ میں نمایاں کارکردگی کرنے والی شخصیت کو دیا جانے والا ایوارڈ مولانا محمد علی جوہر کے نام سے منسوب کیا جائے اور حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی کو انکی گراں قدر خدمات کو دیکھتے ہوئے پیش کیا جائے اسکے علاوہ جلسہ کو منظم طریقہ سے کرنے کے لئے کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں۔ سرپرست ڈاکٹر ایم رحمن، انتظامیہ کمیٹی و دیگر کمیٹی میں مصحیفر الرحمن، توصیف الرب، کبیر احمد، توقیر الرب، محمد ارشد، حافظ تبریز عالم، مولانا محمد ارشد، ریاض بھائی، منا انور، محمد آفتاب، محمد محفوظ، انوار حسین، تہذیب الرب، جاوید علی، نور احمد، محمد ثاقب، مخدوم انور، محمد شاہ رخ، حافظ محمد وصی، ثاقب مظفر کھیڑوی، طٰحہ رحمن، محمد اکرم، محمد شعیب، اکبر احمد ڈمپی، عاطف جمال، احسان احمد، یوسف، سہیل، دانش توحید، آصف جمال، احسان احمد، محمد یوسف، انس حسین، محمد محسن، محمد قطب طارق بھائی کے نام شامل ہیں۔

ہم ماٹی کے لوگ تنظیم کے زیرِ اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

مولانا خالد رشید فرنگی محلی و مولانا فرمان ندوی کا خطاب، 'تاریخِ اسلام' کتاب کی رسمِ اجراء بھی عمل میں آئی

لکھنؤ: 6 ستمبر (پی این ایس) پانی گاؤں شادی گھر انصاف نگر، لکھنؤ میں 'ہم ماٹی کے لوگ' تنظیم کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت تنظیم کے صدر انجینئر اسد عمر نے کی۔ مہمانِ خصوصی مولانا خالد رشید فرنگی محلی اور مولانا فرمان ندوی کے علاوہ مسلم ویلفیئر سوسائٹی کے صدر قاضی احمد رضا، ایجوکیشنل کونسل کے چیئرمین توصیف عالم خان، مرتضیٰ علی، خالد اسلام، انور صدیقی، فرید صدیقی اور مقامی کارپوریٹر مکیش سنگھ چوہان سمیت بڑی تعداد میں مقامی افراد نے شرکت کی۔ خواتین اور بچوں کی بھی قابلِ ذکر تعداد موجود تھی۔ تنظیم کے سکریٹری سعید عارف صدیقی کی کنوینرشپ میں ہونے والے جلسے کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بچوں نے خوبصورت انداز میں حمد اور نعتیہ کلام پیش کیا، جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ مہمانانِ خصوصی مولانا خالد رشید فرنگی محلی اور مولانا فرمان ندوی نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے رسول اللہ کی مبارک زندگی کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اپنی روزمرہ زندگی کو آپؐ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اس موقع پر خوشتر جلیس احمد کی مرتب کردہ کتاب 'تاریخِ اسلام' کی رسمِ اجراء بھی عمل میں آئی۔ صاحبِ کتاب نے تنظیم کے صدر اسد عمر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، جن کی حوصلہ افزائی اور تعاون سے کتاب کی تیاری اور اشاعت ممکن ہو سکی۔ انہوں نے مولانا محمد کوثر ندوی کا بھی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے کتاب پر نظرِ ثانی کی اور تاثرات قلم بند کیے۔ کتاب کے تعارف میں انہوں نے کہا کہ اسلامی تاریخ ایک عظیم، وسیع اور سبق آموز تاریخ ہے، جس کا آغاز حضرت محمد مصطفیٰؐ کی بعثتِ مبارکہ سے ہوتا ہے۔ آپؐ نے دنیا کو توحید کا پیغام دیا اور ایک مثالی معاشرہ قائم کر کے انسانیت کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپؐ کے وصالِ مبارک کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس نے خلفائے راشدین کے سنہری دور میں عروج حاصل کیا۔ اس دور میں عدل، دیانت، مساوات اور فلاحِ عامہ کی ایسی مثالیں قائم ہوئیں جو آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ اس کے بعد حضرت امیر معاویہ کے دور سے اسلامی ریاست ایک منظم حکومتی نظام کی شکل میں آگے بڑھی۔ حضرت حسنؓ کی صلح اور حضرت حسین کی عظیم قربانی، خصوصاً واقعہ کربلا اسلامی تاریخ کے اہم اور سبق آموز ابواب ہیں۔ یہ واقعات ہمیں حق پر قائم رہنے، صبر اور قربانی کا درس دیتے ہیں۔ بعد ازاں خلافتِ امویہ، خلافتِ عباسیہ اور خلافتِ فاطمیہ کے دور آئے۔ ان ادوار میں اسلامی تہذیب، علم و ادب، فنون اور سیاسی نظام نے مختلف مراحل طے کیے۔ اس کے بعد خلافتِ عثمانیہ ایک عظیم عالمی قوت کے طور پر ابھری، جس نے کئی صدیوں تک اسلامی دنیا میں اہم کردار ادا کیا۔ مذکورہ کتاب میں اسلامی تاریخ کے اہم ادوار اور واقعات کو مختصر، جامع اور آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ عام قارئین، خصوصاً نئی نسل اسلامی تاریخ سے واقف ہو سکے اور اس کے اہم واقعات سے سبق حاصل کر سکے۔ پروگرام کا اختتام مولانا فرمان ندوی کی دعا پر ہوا۔ آخر میں تنظیم کے صدر نے تمام مہمانانِ گرامی، اراکینِ تنظیم اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم آئندہ بھی اسی طرح کے مفید، تعمیری اور اصلاحی پروگرام منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ معاشرے میں دینی، سماجی اور اخلاقی شعور کو فروغ دیا جا سکے۔

یوم اساتذہ و نیشنل لائبریری ڈے پر پروقار تقریب کا انعقاد

اساتذہ اور لائبریرینز کو اعزازات سے نوازا گیا

لکھنؤ: 6 ستمبر اعزازی تقریب میں اساتذہ و لائبریرینس کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سرواسریشٹھ کیریئر انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام حضرت گنج لکھنؤ میں یوم اساتذہ اور نیشنل لائبریری ڈے کی مشترکہ مناسبت سے ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے ایرا میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی نے شرکت کی صدارت آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض معروف ادبی و سماجی کارکن ڈاکٹر مسیح الدین خان نے بحسن و خوبی انجام دیے۔

سیتاپور: کرنٹ کی زد میں آنے سے باپ بیٹے کی موت

سیتاپور: 6 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے بیلواشیا گاؤں میں اتوار کو درخت کی ڈال کاٹنے کے دوران بجلی کا کرنٹ لگنے سے باپ بیٹے کی موت ہوگئی۔ حادثے سے گاؤں میں کہرام مچ گیا اور خاندان میں برا حال ہے۔ بیلواشیا کے رہنے والے مشری لال (55) کا بیٹا گیتو اتوار کو اپنے گھر کے سامنے ایک پکاریا کے درخت کی شاخ کاٹ رہا تھا۔ برانچ بجلی کی لائن سے رابطے میں آگئی جس سے گیتو کو شدید کرنٹ لگ گیا۔ اپنے والد کو بجلی کی تار سے پھنسا ہوا دیکھ کر اس کا 17 سالہ بیٹا پیوش اسے بچانے کے لیے بھاگا لیکن وہ بھی کرنٹ کی زد میں آگیا۔ تشویشناک حالت میں اہل خانہ نے دونوں افراد کو ایمبولینس کے ذریعے سانڈہ کے کمیونٹی ہیلتھ سنٹر پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ حادثے کی اطلاع ملنے پر سانڈہ چوکی کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور ضروری کارروائی کی۔ چوکی کے انچارج شری رام شکلا نے بتایا کہ دونوں لاشوں کا پنچنامہ تیار کیا جا رہا ہے اور پوسٹ مارٹم کے لیے ضلع ہیڈ کوارٹر بھیجا جا رہا ہے۔

نوجوانوں کی تحریکوں کی سیاست کرنے پر مایاوتی نے کیا تشویش کا اظہار، کارکنوں کو دور رہنے کا مشورہ

لکھنؤ: 6 ستمبر (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلی مایاوتی نے اتوار کو جنرل-جی نوجوانوں اور بے روزگاری کے مسائل پر مبنی تحریکوں کی سیاست کرنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے اس طرح کی بے ساختہ تحریکوں کو ہائی جیک کرنے سے نوجوانوں اور طلباء میں شدید کنفیوژن اور خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر جاری ایک بیان میں، بی ایس پی سربراہ نے الزام لگایا کہ جنتر منتر احتجاج کے دوران نوجوانوں سے جو بلند و بالا خوابوں کا وعدہ کیا گیا تھا، وہ اب سیاسی مداخلت کی وجہ سے سنگین سوالوں کے زد میں ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی جنرل-جی (1997 اور 2012 کے درمیان پیدا ہونے والے نوجوان) اور جنرل الفا (2013 اور 2024 کے درمیان پیدا ہونے والی نئی نسل) کے جائز اور آئینی مطالبات سے پوری طرح ہمدردی رکھتی ہے۔ انہوں نے بی ایس پی کی تمام ریاستی اکائیوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں متعلقہ سرکاری عہدیداروں سے ملاقات کریں اور نوجوانوں کے مسائل کے پرامن اور منصفانہ حل کے لیے مسلسل کوشش کریں۔ اپنی پارٹی کے نظم و ضبط کا حوالہ دیتے ہوئے، مایاوتی نے کارکنوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے کسی بھی احتجاج یا تحریک میں حصہ نہ لیں۔ انہوں نے بی ایس پی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی پوری طاقت اور توانائی، جسم، دماغ اور پیسہ آئندہ انتخابات کی تیاری پر مرکوز کریں۔ بی ایس پی کا بنیادی مقصد "سروجن ہتائے، سروجن سکھائے" کے اصول پر مبنی حکومت بنانا ہے تاکہ نوجوانوں، طلباء※ اور سماج کے تمام طبقات کے مسائل کا دیرپا اور دیرپا حل تلاش کیا جا سکے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش میں بی ایس پی کی چار حکومتوں کے دوران اسے نافذ کر کے اس کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اپنے بیان کے آخری حصے میں، بی ایس پی سربراہ نے خاص طور پر ایک پرتشدد واقعہ کا ذکر کیا جو جنتر منتر پر جاری احتجاج کے دوران پیش آیا۔ انہوں نے طالب علم کارکن نشو آزاد کے والد سنجے آزاد پر حملے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اگر پولیس بروقت مناسب کارروائی کرتی تو اس ناخوشگوار واقعے کو روکا جا سکتا تھا۔ انہوں نے اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف سخت ترین ممکنہ قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔

خودکار سگنلنگ نظام کی کمیشننگ کے کام کے باعث ٹرینوں کے آپریشن میں تبدیلی

مرادآباد، 06 ستمبر (یو این آئی) شمالی ریلوے کے دہلی ریواڑی سیکشن میں دہلی سرائے روہلا پٹیل نگر دہلی کینٹ پالم اسٹیشنوں کے درمیان خودکار سگنلنگ نظام کی کمیشننگ کے کام کے سلسلے میں آئندہ 07 اکتوبر کو 6 گھنٹے کے لیے ٹریفک بند رہے گی۔ سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر مہیش یادو نے اتوار کو بتایا کہ اس تکنیکی کام کے باعث 06 اور 07 اکتوبر کو ٹرینوں کے معمول کے آپریشن میں تبدیلی کی گئی ہے، جس کے تحت کچھ ٹرینیں متبادل راستے سے چلائی جائیں گی جبکہ ایک ٹرین کے وقت میں تبدیلی کی گئی ہے۔ متبادل راستے سے چلنے والی ٹرینوں میں گاڑی نمبر 14321 بریلی بھوج ایکسپریس شامل ہے، جو 07 اکتوبر کو اپنے مقررہ راستے کے بجائے متبادل راستے دہلی روہتک بھیوانی ریواڑی سے چلائی جائے گی، جس کی وجہ سے اس ٹرین کا دہلی سرائے روہلا، دہلی کینٹ، پالم، گڑگاؤں، گڑھی ہرسرو اور پٹودی روڈ اسٹیشنوں پر ٹھہراؤ نہیں ہوگا۔ اسی سلسلے میں گاڑی نمبر 14312 بھوج بریلی ایکسپریس 06 اکتوبر کو ریواڑی بھیوانی روہتک دہلی راستے سے متبادل طور پر چلائی جائے گی، جس کی وجہ سے اس کا پٹودی روڈ، گڑھی ہرسرو جنکشن، گڑگاؤں، پالم اور دہلی سرائے روہلا اسٹیشنوں پر ٹھہراؤ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ 06 اکتوبر کو چلنے والی گاڑی نمبر 09203 ویراول ہری دوار جنکشن خصوصی ٹرین بھی ریواڑی بھیوانی روہتک دہلی راستے سے چلائی جائے گی، جس کے باعث گڑگاؤں اسٹیشن پر اس کا ٹھہراؤ متاثر رہے گا۔ وہیں، گاڑی نمبر 15715 کشن گنج اجمیر جنکشن غریب نواز ایکسپریس کے وقت میں تبدیلی کی گئی ہے، جو 06 اکتوبر کو کشن گنج سے اپنے مقررہ وقت صبح 50:05 بجے کے بجائے 2 گھنٹے 40 منٹ کی تاخیر سے صبح 30:08 بجے روانہ ہوگی۔

پروجیکٹ پروین سے یوپی کے نوجوانوں کو اے آئی کی تربیت

50 ہزار طلبہ نے 'اے آئی فار آل' امتحان میں لیا حصہ 70.41 فیصد اوسط اسکور کے ساتھ 89 فیصد سے زائد کامیاب

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش ہنرمندی کی ترقی کے شعبے میں ملک کی ایک سرکردہ ریاست بن کر ابھرا ہے اور اس کی سب سے بڑی اسکیم 'پروجیکٹ پروین' ہے۔ ریاست کے نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت جیسی مستقبل کی ٹیکنالوجی سے جوڑنے اور گاؤں و شہر کے درمیان ڈیجیٹل فرق ختم کرنے کی سمت میں شروع کی گئی اس پہل کے انتہائی مثبت اور حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔ اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کی جانب سے ثانوی اور امداد یافتہ اسکولوں میں چلائے جانے والے 4 گھنٹے کے 'اے آئی فار آل' کورس کے ریاستی سطح کے جائزاتی امتحان میں تقریباً 50 ہزار طلبہ و طالبات نے حصہ لیا اور اوسطاً 70.41 فیصد کا شاندار اسکور حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اتر پردیش کا نوجوان اگر موقع ملے تو دنیا کی کسی بھی ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے 'اسکلڈ یوپی۔ سپورٹڈ یوپی' کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کی سمت میں ایک بڑا اور فیصلہ کن قدم ہے۔ ریاستی حکومت کے کام کرنے کے طریقۂ کار کی سب سے بڑی پہچان شفافیت اور وقت کی پابندی ہے۔ اس وسیع امتحان کا انعقاد مکمل طور پر شفاف اور مؤثر طریقے سے محض 5 دن کے ریکارڈ وقت میں مکمل کیا گیا۔ 8 جولائی کو مکمل رازداری کے ساتھ سوالیہ پرچے اضلاع کو بھیجے گئے، 9 جولائی کو مرکزی امتحان منعقد ہوا، 10 جولائی کو غیر حاضر طلبہ کے لیے خصوصی امتحان منعقد کیا گیا اور 13 جولائی تک ریاست کے 73 اضلاع میں جانچ کر کے نتائج مشن ہیڈ کوارٹر کو بھیج دیے گئے۔ نتائج کی تصدیق 8 اگست کو کی گئی۔ اتنے کم وقت میں 50 ہزار طلبہ کا امتحان اور جانچ کرانا اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ امتحان کے نتائج ریاستی حکومت کی تعلیمی پالیسی کی کامیابی کی داستان ہیں۔ امتحان میں 89 فیصد سے زائد طلبہ کامیاب رہے، جنہیں تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نمایاں زمرہ، 80 فیصد سے زائد نمبر: 12,500 سے زائد امتحان دہندگان نے 80 سے زیادہ نمبر حاصل کر کے 'ٹاپ' زمرے میں جگہ بنائی۔ یعنی ہر چوتھے طالب علم نے 80 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کیے۔ 25 فیصد سے زائد طلبہ کا ٹاپ زمرے میں رہنا ریاستی حکومت کی معیاری تربیت کا ثبوت ہے۔ قابل زمرہ، 50 سے 80 نمبر: یہ سب سے بڑا زمرہ رہا۔ 28,000 سے زائد طلبہ نے اس زمرے میں نمبر حاصل کیے۔ یہ طبقہ مستقبل کے لیے تیار ہنرمند افرادی قوت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اہل زمرہ، 50 سے کم نمبر: صرف 4,819 طلبہ اس زمرے میں رہے۔ ریاستی حکومت کا نظریہ ہے کہ کوئی بھی طالب علم پیچھے نہ رہ جائے، اسی لیے ان طلبہ کے لیے خصوصی اصلاحی کلاسیں چلائی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی متوازن ترقیاتی پالیسی کا نتیجہ علاقائی کارکردگی میں بھی نظر آیا۔ مغربی اتر پردیش کے 18,395 طلبہ نے 74.3 کے اوسط اسکور کے ساتھ سبقت حاصل کی، جن میں 37.8 فیصد طلبہ نمایاں زمرے میں رہے۔ مغربی یوپی ٹیکنالوجی کو تیزی سے اپنا رہا ہے۔ بندیل کھنڈ نے معیار اور تسلسل کے معاملے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہاں اوسط اسکور 74.2 فیصد رہا اور 50 سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کا تناسب پوری ریاست میں سب سے کم، محض 4.9 فیصد رہا۔ بندیل کھنڈ کا تقریباً ہر طالب علم کامیاب ہے۔ یہ ریاستی حکومت کی جانب سے بندیل کھنڈ میں تعلیم پر دی جانے والی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے۔ وسطی یوپی کا اوسط 69.7 فیصد رہا، جبکہ پوروانچل کے 21 اضلاع کے 14,387 طلبہ کا اوسط اسکور 64.7 فیصد رہا۔ ریاستی حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے 'پروجیکٹ پروین' کے تحت نویں سے بارہویں جماعت تک کے طلبہ کے لیے 210 گھنٹے کا مفت ہنرمندی کی ترقی کا پروگرام چلایا جا رہا ہے۔

اودھ نامہ
لکھنؤ۔ پیر ۷، ستمبر ۲۰۲۶ء

سہارنپور : قدیم مسجد کی شہادت کا ناقابلِ فراموش سبق

ڈاکٹر سید تابش امام

سہارنپور کے کلکٹریٹ احاطے میں ایک صدی سے زائد عرصے سے قائم مسجد جمعہ کی شب سیل کی گئی اور ہفتہ کی علی الصباح کثیر نفری پولیس کی۔موجودگی میں بلڈوزر چلا کر اس کی دیواروں کو ملبے میں تبدیل کردیا گیا۔ چند ہی لمحوں میں محرابیں زمین بوس ہوگئیں اور ایک ایسی عبادت گاہ کا وجود ختم ہوگیا جس سے کئی نسلوں کی مذہبی یادداشت وابستہ تھی۔انتظامیہ کے لیے یہ ایک غیر قانونی تعمیر تھی،لیکن مسجد سے وابستہ لوگوں کے لیے یہ محض اینٹ، پتھر اور گارے کی عمارت نہیں بلکہ ایک صدی سے زیادہ پرانی مذہبی اور تاریخی یادگار تھی۔انتظامیہ کی اس انہدامی کارروائی نے ایک بار پھر یہ بنیادی سوال ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے کہ قدیم مذہبی مقامات سے متعلق قانونی تنازعات میں قانون کی بالادستی کے ساتھ انصاف،شفافیت اور تاریخی ورثے کا تحفظ کس طرح یقینی بنایا جائے؟

انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ مسجد سرکاری اراضی پر غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی تھی اور اسے ہٹانے کی کارروائی سٹی مجسٹریٹ کے احکامات کے مطابق کی گئی۔ دوسری جانب مسجد سے وابستہ افراد اور کمیٹی کا کہنا ہے کہ یہ کوئی حالیہ تعمیر نہیں تھی بلکہ ۱۹۱۱ سے اس مقام پر موجود تھی۔ان کا دعویٰ ہے کہ مسجد کی زمین سے متعلق ملکیتی دستاویزات بھی موجود ہیں اور ریکارڈ میں زمین کی ملکیت وحید خان اور یعقوب خان کے نام درج ہے۔ ان کے مطابق کارروائی سے قبل سماعت کے دوران متعلقہ دستاویزات پیش کی گئیں،اس کے باوجود مسجد کے انہدام کا حکم جاری کیا گیا۔اگر یہ دعوے درست ہیں تو معاملہ صرف ایک قدیم عمارت کے انہدام کا نہیں بلکہ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ پیش کیے گئے تاریخی اور ملکیتی شواہد کا قانونی طور پر کس حد تک جائزہ لیا گیا اور ان پر کیا فیصلہ دیا گیا؟

مسجد انتظامیہ کے مطابق کلکٹریٹ احاطے میں موجود یہ مسجد کلکٹریٹ کی تعمیر سے قبل ۱۹۱۱ میں تعمیر ہوئی تھی۔یعنی اس کی موجودگی کو ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔اس دوران کئی نسلیں بدل گئیں مگر مسجد اپنی جگہ قائم رہی اور وہاں نماز ادا ہوتی رہی۔یہ درست ہے کہ کسی عبادت گاہ کی قدامت بذاتِ خود زمین کی ملکیت کا قطعی ثبوت نہیں ہوسکتی۔لیکن ایک صدی سے زیادہ عرصے تک کسی مقام پر کسی مذہبی عمارت کا قائم رہنا بھی ایسی حقیقت ہے جسے محض ایک معمولی تجاوزات کے معاملے کے طور پر دیکھنا آسان نہیں،خصوصاً اس وقت جب متعلقہ فریق زمین کی ملکیت سے متعلق دستاویزات موجود ہونے کا دعویٰ کررہا ہو۔

یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ ان دستاویزات کی قانونی حیثیت کیا تھی؟ ان کا محکمۂ مال کے ریکارڈ سے کیا تعلق تھا؟ سماعت کے دوران پیش کیے گئے شواہد کی تصدیق کس سطح پر کی گئی؟ اور حتمی حکم جاری کرتے وقت ان دستاویزات اور دعووں کو کس حد تک زیرِ غور لایا گیا؟

یہ سوال خالصتاً قانونی نوعیت کے ہیں۔اسی لیے ایسے حساس معاملات میں انتظامی کارروائی سے قبل ہر متعلقہ دستاویز، ریکارڈ اور دعوے کی مکمل جانچ ضروری ہوجاتی ہے۔مسجد سے وابستہ افراد کا کہنا ہے کہ انہدام سے قبل سماعت ہوئی اور اس دوران زمین کی ملکیت سے متعلق دستاویزات بھی پیش کی گئیں۔اس کے باوجود مسجد ہٹانے کا حکم جاری کردیا گیا اور اس سے قبل کہ سٹی مجسٹریٹ کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جاتا،مسجد مسمار کردی گئی۔ایسے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ متعلقہ فریق کو اپنے دعوے کے دفاع کے لیے مؤثر موقع فراہم کیوں نہیں کیا گیا؟ اور کیا دستیاب قانونی چارہ جوئی کے تمام راستے مکمل ہونے کے بعد ہی انہدام کی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

یہ سوال کسی ایک مذہب کی عبادت گاہ کی حمایت یا مخالفت کا نہیں بلکہ قانونی عمل کی شفافیت کا ہے۔جمہوریت میں انتظامیہ کو قانون نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے،لیکن اس اختیار کے ساتھ جواب دہی بھی وابستہ ہوتی ہے۔خاص طور پر جب معاملہ کسی قدیم مذہبی مقام کا ہو تو کارروائی کا ہر مرحلہ شفاف،غیر جانب دار اور قانونی تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔کیونکہ کسی عمارت کو منہدم کرنے کے بعد اسے اسکی تاریخی حیثیت کے ساتھ دوبارہ واپس لانا ممکن نہیں ہوتا۔بہرحال حکومت کی منشاء اگر سرکاری زمین کو تجاوزات سے پاک کرنا ہے تو اسے قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔سرکاری اراضی پر کسی بھی مذہب کی غیر قانونی تعمیر کو صرف مذہبی شناخت کی بنیاد پر تحفظ نہیں ملنا چاہیے۔لیکن قانون کی بالادستی کا اصل امتحان یہی ہے کہ اس کا اطلاق یکساں معیار کے ساتھ ہو۔اگر کوئی مسجد قانونی طور پر غیر مجاز تعمیر ثابت ہوتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے؛لیکن یہی اصول کسی مندر، گرجا گھر، گردوارے یا کسی بھی دوسرے مذہبی مقام پر بھی یکساں طور پر نافذ ہونا چاہیے۔قانون کی نظر میں عمارت کی مذہبی شناخت نہیں بلکہ اس کی قانونی حیثیت بنیادی سوال ہونی چاہیے۔اسی اصول سے آئینی نظام پر عوام کا اعتماد مضبوط ہوتا ہے۔

بابری مسجد کے بعد کی حساسیت

بابری مسجد کی شہادت ہندوستانی مسلمانوں کے اجتماعی حافظے پر ایک گہرا زخم چھوڑ چکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ملک میں جب بھی کسی قدیم مسجد، درگاہ یا دوسرے مذہبی مقام سے متعلق تنازع سامنے آتا ہے تو اس کے اثرات محض مقامی سطح تک محدود نہیں رہتے۔سہارنپور کا واقعہ بھی اسی حساس ماحول میں پیش آیا ہے۔اس پر سیاسی جماعتوں اور مختلف حلقوں کی جانب سے ردِعمل سامنے آنا فطری ہے۔اپوزیشن اور دیگر حلقے اسے مذہبی اقلیتوں کے مقامات سے متعلق حکومتی رویے سے جوڑ سکتے ہیں، جبکہ انتظامیہ کا مؤقف قانون اور مجاز اتھارٹی کے حکم پر عمل درآمد کا ہے۔الزامات اور جوابی الزامات سیاسی سطح پر جاری رہ سکتے ہیں،لیکن عام شہری کے لیے بنیادی سوال بہت سادہ ہے: کیا قانون سب کے لیے یکساں ہے؟ کیا قدیم مذہبی مقامات سے متعلق تنازعات میں دستاویزات کی یکساں اور غیر جانب دارانہ جانچ ہوتی ہے؟ کیا متعلقہ فریقوں کو مؤثر سماعت کا موقع ملتا ہے؟ اور کیا کسی مذہبی مقام کو منہدم کرنے سے قبل تمام دستیاب قانونی راستے اختیار کرنے دیے جاتے ہیں؟ ان سوالات کا جواب صرف سہارنپور کے لیے نہیں بلکہ پورے ملک میں قانون کی بالادستی اور عوامی اعتماد کے لیے ضروری ہے۔

اقلیتوں کو بھی اپنا احتساب کرنا ہوگا

تاہم صرف حکومت کو موردِ الزام ٹھہرا کر ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہوجاتی۔ سہارنپور کا واقعہ مسلم معاشرے اور مذہبی اداروں کے لیے بھی ایک واضح انتباہ ہے۔اقلیتی طبقے کو یہ خوش فہمی ترک کرنا ہوگی کہ کوئی مسجد یا درگاہ اگر سو سال سے قائم ہے تو اسے قانونی خطرہ لاحق نہیں ہوسکتا۔تاریخ اپنی جگہ اہم ہے،لیکن تاریخ کے ساتھ دستاویز بھی ضروری ہے۔ملک بھر کی مسجد کمیٹیوں، درگاہوں کے متولیوں، قبرستانوں اور عیدگاہوں کے ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ اپنے مذہبی مقامات کے تمام ریکارڈ کا ازسرِ نو جائزہ لیں۔ زمین کا کھاتہ،خسرہ، پلاٹ نمبر، رجسٹری، وقف سے متعلق ریکارڈ، پرانی رسیدیں، سرکاری خط و کتابت،تعمیر کی اجازت،نقشہ اور دیگر دستیاب ثبوت محفوظ کیے جائیں۔ جہاں اصل دستاویزات دستیاب نہ ہوں وہاں مصدقہ نقول حاصل کی جائیں اور پرانے کاغذات کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا جائے، تاکہ کسی حادثے یا دوسری وجہ سے اصل ریکارڈ ضائع ہونے کی صورت میں ثبوت باقی رہیں۔

مذہبی اداروں کو وقتاً فوقتاً ماہرینِ قانون سے اپنے ریکارڈ کی جانچ بھی کرانی چاہیے۔اگر زمین کے ریکارڈ میں کوئی خامی ہے تو اسے وقت رہتے درست کرایا جائے۔کسی سرکاری نوٹس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے اور کسی تنازع کو برسوں تک لٹکانے کے بجائے بروقت قانونی راستہ اختیار کیا جائے۔ یہ احتیاط خوف کی علامت نہیں بلکہ دور اندیشی کی علامت ہے۔مسلمانوں کو یہ حقیقت بھی سمجھنی ہوگی کہ احتجاج اور جذباتی ردِعمل اپنی جگہ، لیکن قانونی جنگ مضبوط دستاویزات،ٹھوس شواہد اور مؤثر قانونی دلائل سے لڑی جاتی ہے۔اگر کسی مسجد کے پاس اپنی زمین سے متعلق مکمل اور منظم ریکارڈ موجود ہے تو وہ اس کے قانونی دفاع کی مضبوط بنیاد بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ریکارڈ بکھرا ہوا ہو، دستاویزات افراد کے ذاتی قبضے میں ہوں یا نسل در نسل منتقل ہوتے ہوئے ضائع ہوجائیں تو کسی تنازع کے وقت مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔

تمام مسجد، مذہبی مقام اور عبادت گاہ کی ایک باقاعدہ دستاویزی فائل ہونی چاہیے جس میں زمین سے متعلق تمام ریکارڈ محفوظ ہو۔کمیٹی کے ذمہ داران بدلتے رہیں، لیکن دستاویزات کا نظام قائم رہے۔کسی ایک شخص کے انتقال یا عہدہ چھوڑنے کے ساتھ ادارے کا ریکارڈ ختم نہیں ہونا چاہیے۔اسی طرح ہر درگاہ،قبرستان،عیدگاہ اور خانقاہ کے ذمہ داران کو بھی اپنے ریکارڈ کی باقاعدہ جانچ کرانی چاہیے۔ کیونکہ آج کی گئی معمولی سی احتیاط کل کسی بڑے بحران میں اپنے حق کے دفاع کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرسکتی ہے۔سہارنپور کی مسجد اب موجود نہیں۔ اس کی محرابیں، دیواریں اور چھت ملبے کا حصہ بن چکی ہیں،لیکن اس ملبے سے ایک اہم سوال ضرور اٹھ رہا ہے: کیا ہم اپنی تاریخی اور مذہبی عمارتوں کے تحفظ کے لیے صرف جذبات پر انحصار کرتے رہیں گے یا قانونی تیاری بھی کریں گے؟

اس واقعے پر افسوس ہونا فطری ہے۔قانونی اور سیاسی سوال اٹھانا بھی ضروری ہے۔حکومت سے شفافیت کا مطالبہ بھی ہونا چاہیے۔لیکن اس کے ساتھ ہمیں اپنے گریبان میں بھی جھانکنا ہوگا۔کیا ہماری مساجد کے کاغذات مکمل ہیں؟ کیا ہمیں اپنی مذہبی زمین کی قانونی حیثیت معلوم ہے؟ کیا پرانے ریکارڈ محفوظ ہیں؟ کیا ان کی مصدقہ نقول موجود ہیں؟ کیا وقف اور محکمۂ مال کے ریکارڈ میں اندراج درست ہے؟

اگر ان سوالات کا جواب "نہیں" ہے تو پھر وقت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں۔سہارنپور کا ملبہ ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ اپنی غفلت ختم کریں۔ اپنی مساجد، درگاہوں، قبرستانوں، عیدگاہوں اور دیگر مذہبی مقامات کے کاغذات درست کریں۔اپنی تاریخی وراثت کو صرف جذبات میں نہیں بلکہ دستاویزات میں بھی محفوظ کریں۔قانون کو سمجھیں، ماہرینِ قانون سے مشورہ لیں اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے آئینی و قانونی راستوں پر اعتماد کریں۔کیونکہ آج کے دور میں صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ "یہ مسجد بہت پرانی ہے"۔عدالت اور انتظامیہ یہ بھی پوچھ سکتی ہے کہ اس کی زمین کا قانونی ثبوت کہاں ہے؟ اور اس سوال کا جواب ہمارے پاس ہونا چاہیے۔سہارنپور کی ۱۱۵ سالہ مسجد کی شہادت کو اگر ہم صرف ایک اور سانحہ سمجھ کر بھول گئے تو شاید ہم نے اس سے کوئی سبق نہیں لیا۔لیکن اگر اس کے ملبے سے ایک نئی قانونی بیداری پیدا ہوئی، ملک بھر کی مسجد کمیٹیوں نے اپنے ریکارڈ درست کرنے شروع کردیے، درگاہوں اور قبرستانوں کی زمینوں کے کاغذات محفوظ کرلیے گئے اور مذہبی اداروں نے اپنی قانونی حیثیت مضبوط کرلی تو یہ سانحہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک اہم سبق بن سکتا ہے۔مساجد کی حفاظت صرف میناروں اور محرابوں سے نہیں ہوتی؛ ان کی حفاظت تاریخ، دستاویز، قانون اور بیدار ذہنوں سے بھی ہوتی ہے۔آج سہارنپور کی مسجد کا ملبہ ہمارے سامنے ہے۔کل کسی اور مذہبی مقام کا سوال نہ اٹھے،اس کے لیے آج ہی بیدار ہونا ہوگا۔غم کو شعور میں، احتجاج کو قانونی جدوجہد میں اور جذبات کو دور اندیش حکمتِ عملی میں تبدیل کرنا ہی سہارنپور کی مسجد کی شہادت کا سب سے بڑا سبق ہے۔

ثقافتی دورے کے پردے میں آر ایس ایس کا عالمی نیٹ ورک

موہن بھاگوت کا امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کا دورہ آر ایس ایس کی عالمی شناخت اور قبولیت کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ثقافتی رابطوں، ہند نژاد برادری اور پالیسی رسائی کے پہلو نمایاں ہیں

شیلندر چوہان

موہن بھاگوت کا امریکہ کا دورہ اختتام کو پہنچتے پہنچتے یہ واضح ہوگیا کہ اسے محض کسی مذہبی و ثقافتی تنظیم کے سربراہ کی جانب سے بیرونِ ملک مقیم ہندوستانیوں سے ملاقات قرار دینا کافی نہیں ہوگا۔راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے صد سالہ سال میں امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کا یہ دورہ ایسے وقت ہوا ہے جب سنگھ ہندوستان کے اندر اپنی سماجی توسیع کے ساتھ ساتھ بیرونِ ملک بھی اپنی نظریاتی موجودگی کو زیادہ منظم شکل دینے کی کوشش کررہا ہے۔خود سنگھ نے اس دورے کو تین مقاصد سے جوڑا ہے: ہندوستان، ہندو سماج اور سنگھ کے بارے میں اپنا 'مثبت' نقطۂ نظر دنیا کے سامنے پیش کرنا، 'وسودھیو کٹمبکم' یعنی پوری دنیا کو ایک خاندان سمجھنے کا پیغام پہنچانا، اور بیرونِ ملک ہندوؤں و ہند نژاد افراد کے مفادات اور حقوق کے حوالے سے مرکزی دھارے کے معاشرے کے ساتھ مکالمہ بڑھانا۔

نیویارک کا میڈیسن اسکوائر گارڈن امریکی مقبول ثقافت، عوامی سیاست اور بڑے پیمانے پر عوامی شرکت کی علامت ہے۔ 29 اگست کو یہاں منعقد ہونے والے 'یونیورسل ون نیس سیلیبریشن' میں 5000 سے زیادہ افراد کی شرکت متوقع تھی اور منتظمین کے مطابق 250 سے زائد ہندو امریکی تنظیمیں اس سے وابستہ تھیں۔یہی وہ مقام ہے جہاں اس دورے کا ثقافتی پردہ اور اس کے سیاسی معنی ایک دوسرے سے جڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ بھاگوت نے نیویارک میں جس زبان کا استعمال کیا،وہ خاص توجہ کی مستحق ہے۔انہوں نے ہندوستان کی شناخت کو تنوع میں اتحاد سے جوڑا اور کہا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان نہ رہیں تو وہ ہندو نہیں ہے۔یہ زبان ہندوستان میں سنگھ کو درپیش تنقید اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بین الاقوامی سوالات کا ایک جواب بھی دکھائی دیتی ہے۔ جب بھاگوت امریکی پلیٹ فارم سے ہندو مسلم بقائے باہمی،تکثیریت اور انسانیت کی بات کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان نہ رہیں تو وہ ہندو نہیں ہے، تو وہ صرف ہندوستانی امریکی سامعین سے مکالمہ نہیں کررہے ہوتے، بلکہ امریکی عوامی مباحثے میں آر ایس ایس کی ایک نئی شبیہ بھی پیش کررہے ہوتے ہیں۔اسے سنگھ کی 'عالمی ری برانڈنگ' کہا جاسکتا ہے۔تاہم کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی۔

امریکہ میں ہندوستانی نژاد برادری اب محض ایک تارک وطن برادری نہیں رہی۔مختلف شعبوں میں اس کی ایک بااثر موجودگی قائم ہوچکی ہے۔اس کا ایک حصہ ہندوستانی سیاست میں گہری دلچسپی رکھتا ہے اور ہندوستان امریکہ تعلقات کے حوالے سے بھی سرگرم ہے۔آر ایس ایس سیاسی جماعت نہیں ہے،لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ساتھ اس کا نظریاتی اور تنظیمی تعلق ایک قائم شدہ حقیقت ہے۔امریکی میڈیا اور پالیسی ادارے بھی اکثر اسے بی جے پی کا نظریاتی منبع یا 'آئیڈیولوجیکل پیرنٹ' قرار دیتے ہیں۔ اسی لیے بیرونِ ملک آر ایس ایس کی قبولیت کا اثر صرف خود اس تنظیم تک محدود نہیں رہتا۔پھر سامنے آیا امریکی لابنگ کا سوال۔اس دورے کو سمجھنے کے لیے سب سے اہم پس منظر 2025 میں سامنے آنے والا امریکی لابنگ تنازع ہے۔امریکی کانگریس میں جمع کرائی گئی لابنگ معلومات سے متعلق رپورٹنگ کے مطابق واشنگٹن کی قانونی فرم 'سکوائر پیٹن بوگ' کو 2025 میں تقریباً 3 لاکھ 30 ہزار ڈالر ادا کیے گئے تھے۔اس انتظام کا مقصد آر ایس ایس کو امریکی حکام سے متعارف کرانا بتایا گیا تھا۔

اس وقت کی رپورٹوں میں اس انتظام کو آر ایس ایس سے وابستہ بتایا گیا تھا۔تاہم آر ایس ایس نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس نے امریکہ میں کسی لابنگ فرم کی خدمات حاصل نہیں کیں۔ بعد میں اس کمپنی نے اپنے انکشافات میں تبدیلی کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ کام کے لیے اس کا کلائنٹ آر ایس ایس نہیں بلکہ وویک شرما تھا، اور اس نے آر ایس ایس سے متعلق کام ختم کردیا ہے۔اس کے باوجود کئی سوال باقی رہتے ہیں: ادائیگی کس نے کی؟ ہدایات کس کی طرف سے تھیں؟ مقصد کیا تھا؟ کن امریکی حکام سے رابطہ کیا گیا؟ اور کیا یہ محض تنظیم کا تعارف کرانے کی کوشش تھی یا ہندوستان امریکہ تعلقات سے متعلق وسیع تر معاملات پر اثر انداز ہونے کی کوشش بھی اس میں شامل تھی؟ واشنگٹن میں لابنگ اور نیویارک میں میڈیسن اسکوائر گارڈن کے پروگرام کو مکمل طور پر ایک دوسرے سے غیر متعلق سمجھنا شاید حد سے زیادہ سادہ نتیجہ ہوگا۔ ایک جانب پالیسی سازوں اور سرکاری اہلکاروں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش ہے، تو دوسری جانب وسیع ہندوستانی امریکی برادری کے سامنے ایک بڑے عوامی پلیٹ فارم پر تنظیم کی شبیہ پیش کرنے کی کوشش۔

ایک طرف اقتدار کے ایوانوں تک رسائی کی کوشش دکھائی دیتی ہے، تو دوسری طرف معاشرے میں قبولیت حاصل کرنے کی کوشش۔اسے کسی خفیہ سازش کے طور پر دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ جدید سیاسی ابلاغ میں یہ ایک عام حکمت عملی ہے، پالیسی تک رسائی اور عوامی جواز، دونوں کو بیک وقت مضبوط کرنا۔ بھاگوت کے معاملے میں یہ عمل اس لیے زیادہ اہم ہے کہ آر ایس ایس ہندوستان میں جتنی بااثر سماجی تنظیم ہے، امریکہ میں اس کی نظریاتی شناخت اتنی ہی غیر متنازع نہیں ہے۔ بھاگوت کے نیویارک پروگرام کا انعقاد امریکن ہندوز فار انگیجمنٹ اینڈ ڈائیلاگ (اہیڈ فورم) نے کیا۔اس کا عوامی تعارف ایک ایسے ادارے کے طور پر کرایا جاتا ہے جو ثقافتی مکالمے،مختلف برادریوں کے درمیان پل اور 'مذہبی اقدار' کے ذریعے امن و ہم آہنگی کو فروغ دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے پلیٹ فارم پر 'گلوبل یونیٹی'، 'کلچرل ایکسچینج' اور 'دھارمک ویلیوز' جیسی اصطلاحات نمایاں ہیں۔تاہم اہیڈ کے کردار کے حوالے سے امریکی میڈیا اور ناقدین نے کئی سوال اٹھائے ہیں۔ الجزیرہ نے اس کے ادارہ جاتی پس منظر اور آر ایس ایس سے وابستہ تارکینِ وطن کے نیٹ ورک کے ساتھ اس کے تعلقات کا جائزہ لیا ہے۔ بعض تنقیدی رپورٹس نے اہیڈ کو آر ایس ایس/ ہندو سویم سیوک سنگھ (ایچ ایس ایس) سے وابستہ پرانے نیٹ ورک کی نئی عوامی ساخت کے طور پر دیکھنے کی دلیل پیش کی ہے۔

ان دعووں کو اہیڈ یا آر ایس ایس کی جانب سے تسلیم شدہ حقائق قرار دینا مناسب نہیں ہوگا؛ اس لیے انہیں الزامات یا تحقیقاتی نتائج کے طور پر ہی دیکھا جانا چاہیے۔ اہیڈ اکیلا نہیں ہے۔ منتظمین نے 250 سے زیادہ ہندو امریکی تنظیموں کی حمایت کا دعویٰ کیا ہے۔ امریکہ میں ہندو شناخت کی سیاست اب صرف مذہبی حقوق کا سوال نہیں رہی۔ ہندوستانی سیاست کی نظریاتی بحثیں بھی وہاں پہنچ چکی ہیں۔کچھ تنظیمیں ہندوستان کی ہندو شناخت اور بی جے پی و آر ایس ایس کے حوالے سے مثبت نقطۂ نظر رکھتی ہیں۔دوسری طرف ہندوز فار ہیومن رائٹس، انڈین امریکن مسلم کونسل، دلت سالیڈیریٹی فوم اور دیگر شہری حقوق کی تنظیمیں ہندوتوا کی سیاست پر تنقید کرتی ہیں۔ بھاگوت کے پروگرام کی مخالفت اسی تقسیم کا ایک عوامی اظہار تھی۔65 سے زیادہ امریکی تنظیموں نے اس دورے کی مخالفت کی، جبکہ حامیوں نے سیکڑوں ہندو تنظیموں کی حمایت کا دعویٰ کیا۔ یہاں ایک سنجیدہ سیاسی سوال پیدا ہوتا ہے: کیا 'ہندو امریکی' اپنے آپ میں ایک سیاسی شناخت بنتی جارہی ہے؟ نیویارک کے میئر ظہران ممدانی نے کہا کہ وہ آر ایس ایس کی نظریاتی سوچ یا اس کے پروگرام کی حمایت نہیں کرتے۔ان کے مطابق یہ ہندوستان کے تکثیری اور سیکولر تصور سے مطابقت نہیں رکھتی۔

اس کے بعد امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) نے آر ایس ایس اور ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں کی صورتِ حال کے حوالے سے سنگین الزامات عائد کیے اور آر ایس ایس سے وابستہ افراد پر ہدفی پابندیوں اور بھاگوت کا ویزا منسوخ کرنے جیسی سفارشات پیش کیں۔حکومت ہند ان الزامات کو جانبدارانہ قرار دیتی ہے، جبکہ آر ایس ایس خود کو ہندو ثقافتی تنظیم کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ یو ایس سی آئی آر ایف کی سفارشات پابند نہیں ہیں اور امریکی حکومت نے ان سفارشات پر کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔یو ایس سی آئی آر ایف کی رپورٹ یا سفارش آر ایس ایس کے خلاف امریکی حکومت کا حتمی فیصلہ نہیں ہے۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بین الاقوامی مذہبی آزادی کے مباحث میں سنگھ کو لے کر سنجیدہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔ یہی وہ ماحول ہے جس میں بھاگوت نے امریکہ میں اپنی سب سے زیادہ جامع اور شمولیتی زبان استعمال کی۔

بھاگوت کا یہ کہنا کہ جو شخص ہندوستان میں مسلمانوں کے نہ رہنے کی خواہش رکھتا ہے، وہ ہندو نہیں ہے، سیاسی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندوستان میں جاری ہندوتوا کی بحث کے تناظر میں اسے سنگھ کی جانب سے ایک واضح پیغام کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔لیکن اس کے دو معنی ہیں۔اول، سنگھ اپنے نظریے کی ایسی تشریح پیش کررہا ہے جس میں مسلمان شہری ہندوستان کے ثقافتی تصور سے باہر نہیں ہیں۔دوم، یہ پیغام امریکہ جیسے معاشرے میں سنگھ کی شبیہ کے حوالے سے موجود خدشات کا براہِ راست جواب بھی ہے۔ تاہم اصل امتحان تقریر کا نہیں، عمل کا ہوگا۔ بھاگوت کے دورے میں 'وسودھیو کٹمبکم' کا تصور بار بار سامنے آیا۔اس میں کوئی غیر فطری بات نہیں۔لیکن جب کوئی تنظیم اسے اپنی بین الاقوامی شناخت کا مرکزی اصول بناتی ہے تو وہ اس کے ساتھ ایک سیاسی زبان بھی تشکیل دے رہی ہوتی ہے۔ہندوستان کو صرف ایک جدید قومی ریاست کے طور پر نہیں بلکہ ایک قدیم تہذیب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔آر ایس ایس اسے ہندو ثقافتی نقطۂ نظر کے ساتھ جوڑتا ہے۔یہیں 'ہندوستانی ثقافت' اور 'ہندو تہذیب' کے مفاہیم پر بحث شروع ہوتی ہے۔امریکہ میں یہ بحث مزید پیچیدہ ہوجاتی ہے، کیونکہ وہاں 'مذہبی آزادی'، 'تکثیریت'، 'اقلیتی حقوق' اور 'نسلی شناخت' الگ الگ سیاسی معنی رکھتے ہیں۔

اس دورے کو سمجھنے کے لیے شاید سب سے موزوں لفظ لیجیٹیمیسی یعنی 'جواز اور قبولیت' ہے۔آر ایس ایس ہندوستان میں ایک انتہائی طاقتور سماجی تنظیم ہے،لیکن مغربی عوامی مباحثے میں اسے 3 بڑے مسائل کا سامنا ہے: اس کی ہندوتوا کی نظریاتی سوچ، بی جے پی کے ساتھ اس کا تعلق، اور ہندوستان میں اقلیتوں کی صورتِ حال کے حوالے سے اٹھنے والے سوالات۔اگر سنگھ اپنی عالمی شبیہ کو صرف تشہیر کے ذریعے تبدیل کرنا چاہتا ہے تو یہ حکمت عملی طویل مدت تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔سب سے بڑا تضاد یہی ہے کہ سنگھ پہلی بار خود کو ایک عالمی ثقافتی تنظیم کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے،لیکن دنیا اسے ہندوستان کی سیاسی بحثوں سے الگ کرکے دیکھنے کے لیے تیار نہیں۔اس منصوبے کی کامیابی بالآخر اس بات پر منحصر ہوگی کہ اس کی بین الاقوامی زبان اور ہندوستان میں اس کے سماجی و سیاسی کردار کے درمیان کتنی دوری رہتی ہے۔☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جلدی امراض اور ہربل تھراپی علاج

انسانی جلد پر کوئی ایسی چیز لگے جو اسے قبول نہ ہو تو حساسیت پیدا ہو کر سوزش شروع ہو جاتی ہے۔ایک ہی چیز کسی کے لیے موزوں ہوتی ہے لیکن دوسرے کے لیے تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔گرمی کی شدت سے پسینہ آتا ہے۔اگر پسینہ جلد نہ سوکھے تو یہ اپنی تیزابیت کے باعث جلد کو نقصان دیتا ہے۔اس سے جلد میں پسینہ لانے والے غدودوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے

نوید خان

جلد کی اقسام:

اس کی چار بڑی اقسام ہیں: نارمل، چکنی، خشک، ملی جلی۔

نارمل: یہ جلد نرم اور جھائیوں سے پاک ہوتی ہے۔جلد کی 4 اقسام میں یہ سب سے بہتر ہے۔

چکنی: اس میں چکنائی پیدا کرنے والے غدود زیادہ فعال ہوتے ہیں، اس لیے اس میں کیل، مہاسے زیادہ بنتے ہیں۔

خشک: اس میں چکنائی اور رطوبت دونوں کی کمی ہوتی ہے۔

ملی جلی: اس میں کچھ حصے نارمل ہوتے ہیں۔جلد کے اوپر ہر وقت متعدد اقسام کے جراثیم موجود ہوتے ہیں لیکن یہ جلد کے اندر نہیں جا سکتے، اگر خراش وغیرہ آ جائے تو یہ جراثیم جسم کے اندر جا کر سوزش پیدا کرتے ہیں۔جسم کا دفاعی نظام ان جراثیم کو ختم کرنے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن اگر زخم پڑا ہو یا جراثیم کی تعداد زیادہ ہو تو یہ جلد کے اندر جا کر سوزش پیدا کرتے ہیں، کیونکہ ایسے جراثیم پیپ (pus) پیدا کرتے ہیں، اس کے نتیجہ میں مہاسے، پھوڑے، پھنسیاں، کیل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ذیابیطس والوں کے معمولی پھنسی پھوڑے Carbunck میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔غذائی کمی والوں کی سوزش پورے عضو میں پھیل کر ورم، درد، پیپ لا سکتی ہے۔

چہرے کے مہاسے (Aene):

کیل، مہاسے جلد کے مساموں (Pores) کی سوزش ہے۔بڑھتی عمر کے ساتھ پیدا ہونے والے ہارمونز بھی اس کی وجہ ہیں۔بنیادی سبب چکنائی کی زیادتی ہے۔یہ مساموں کا راستہ بند کر دیتی ہے۔مساموں کے اوپر چکنائی کے باعث گرد اور جراثیم چپک جاتے ہیں اور کیل مہاسے بناتے ہیں۔ان مہاسوں میں پیپ کے دانوں کے درمیان کیل (Black head) بن جاتے ہیں۔وہ اسباب جو چہرے پر چکنائی میں اضافہ کرتے ہیں وہی سر میں چکنائی بڑھا سکتے ہیں۔سر میں چکنائی کی زیادتی خشکی (Dandruf) پیدا کرتی ہے۔مہاسے چہرے پر گڑھا چھوڑ جاتے ہیں۔ان کو دبا کر کیل نکالی جائے تو زخم کھل جاتا ہے اور مہاسوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔

گرمی دانے:

گرمی کی شدت سے پسینہ آتا ہے۔اگر پسینہ جلد نہ سوکھے تو یہ اپنی تیزابیت کے باعث جلد کو نقصان دیتا ہے۔اس سے جلد میں پسینہ لانے والے غدودوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔مصنوعی ریشوں سے بنے کپڑے پہنے جائیں تو جسم کو ہوا نہیں لگتی، پسینہ زیادہ آتا ہے۔

حساسیت کی سوزش (Contact Dermatits)

انسانی جلد پر کوئی ایسی چیز لگے جو اسے قبول نہ ہو تو حساسیت پیدا ہو کر سوزش شروع ہو جاتی ہے۔ایک ہی چیز کسی کے لیے موزوں ہوتی ہے لیکن دوسرے کے لیے تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔حساسیت پیدا کرنے والی اشیاء کا بار بار Contact میں آنا ضروری ہے لیکن بعض دفعہ ایک ہی بار Contact سے الرجی یا تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔

حساسیت پیدا کرنے والے عناصر کریم، پاؤڈر لپ اسٹک، خضاب، خوشبوئیں، کپڑے دھونے والے صابن کے کیمیکل، خوشبودار صابن، جراثیم کش ادویہ، دوائیں، تیزاب، پلاسٹک کی مصنوعات، گرمی میں پسینہ کی زیادتی کے دوران اکثر روزمرہ پہنی جانے والی اشیاء میں الرجی کرتی ہیں، مثلاً چوڑیاں، گھڑی کا پٹہ وغیرہ۔

پتی اچھلنا۔الرجی (Urticaria)

جب ناپسندیدہ عناصر میں سے کوئی چیز جسم میں جائے یا جلد کو لگے، تو جلد میں موجود ایک کیمیائی عنصر Histamine متحرک یا فعال ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں خون کی باریک نالیوں کے ذریعے خون کا Plusma اور اس کی پروٹین نکل کر جلد کی تہوں میں جمع ہو کر گول ابھار بنا دیتے ہیں۔یہ ابھار بیرونی طرف بھی ہوتے ہیں اور اندرونی اعضا میں بھی نکل کر خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔منہ کے اردگرد نکلنے والے ایسے دانے فوری توجہ کے طلبگار ہوتے ہیں۔

✱ یہ ان ادویہ سے پیدا ہو سکتی ہے جو Histamine کی پیدائش بڑھاتی ہیں، ان میں خاص کر اسپرین ہے۔حساسیت کے مریضوں کو اسپرین اور اس سے بنی تمام اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔افیون، مارفین، کوڈین، ہیروئن بھی یہی کرتی ہیں۔

✱ زہریلی دوائیں، زہریلے جانوروں کا ڈنک۔

✱ کچھ خاص ادویہ سے بھی الرجی ہوتی ہے۔

✱ آنتوں کے کیڑے، سانس کی نالیوں کی سوزش۔

✱ غذا میں ذائقہ پیدا کرنے والے کیمیکل۔

✱ حساس لوگوں میں گرمی، سردی، دھوپ، جسمانی دباؤ کی زیادتی۔

✱ بعض مریضوں میں اس کا سبب معلوم نہیں ہوتا۔

پودینہ پانی میں ابال کر اس کا عرق پینے سے مہاسے، کیلیں دور ہوتی ہیں، پودینہ کا لیپ بھی اس مقصد کے لیے لگا سکتے ہیں۔پودینہ کا استعمال جلد کی ہر بیماری میں مفید ہے

✱ پتی نکل رہی ہو تو سب سے پہلے وہ دوائی یا سبب دور کیا جائے جس کے باعث یہ ہوا ہے۔

✱ مریض کو Purgative دیں۔

✱ خون صاف کرنے والی غذائیں۔

✱ جگر، گردے صاف کرنے والی غذائیں، دوائیں دیں۔

✱ ۵ عدد آلو بخارا + ۲۰ گرام املی پانی میں بھگو کر اس کا پانی دیں۔

ایگزیما:

یہ بنیادی طور پر جلد کی Acute اور Chronic سوزش ہے۔لیکن جلد کی ہر سوزش ایگزیما نہیں ہوتی۔اس کے بیرونی اسباب Infective اور Contact ہیں۔جلد پر ہونے والے دانے، زخم اور جلد پر پڑنے والی دراڑوں کے راستے جراثیم اندر جا کر زخم کو Infective Eczema بنا دیتے ہیں۔

اندرونی اسباب میں ادویہ، شراب، تمباکو، مصالحہ والی غذائیں وغیرہ۔اندرونی ایگزیما جسم کی اندرونی خرابیوں سے ہوتا ہے، اس کی اقسام ہیں۔

عموماً جلد کی سوزش جس کے اسباب معلوم نہ ہوں ایگزیما کہلاتا ہے۔یہ موروثی بھی ہوتا ہے۔یہ چھوت (Contatfous) نہیں ہے۔اس کے جراثیم اڑ کر نہیں لگتے، لیکن جلد کا وہ حصہ جس پر ایگزیما ہے دوسرے کی جلد پر لگے تو اسے ایگزیما ہو سکتا ہے۔

بالوں کے امراض

وجوہات اور احتیاطیں:

✱ VB Compl، FeCa، VDVA1 کی کمی سے بیماریاں ہوتی ہیں۔

✱ ادویات، اینٹی بائیوٹکس، مانع حمل ادویات سے

✱ الٹراوائلٹ ریز، ایکس ریز

✱ جلد کی سوزش بیماریوں کے بعد

✱ خون کی کمی، جگر کی خرابی (Constipation) کی وجہ سے ذہنی دباؤ۔

✱ حساسیت پیدا کرنے والی اشیاء کا بار بار استعمال۔

✱ دھوپ کی زیادتی، دھواں، مٹی۔

✱ تیزاب، کیمیکل والی انڈسٹری میں کام کرنے سے بھی جلد اور بالوں کی خرابیاں ہوتی ہیں۔

✱ مصالحے اور چکنائی والے کھانوں کا کثرت سے استعمال۔

✱ چہرے پر پاؤڈر، کریمیں، کیمیکل والے لوشن کا زیادہ استعمال۔

✱ بالوں پر ہیئر ڈائی، کیمیکل والا خضاب، لوشن، مصنوعی رنگ سے بالوں کو واش کرنا۔

✱ دھوبی کے دھلے کپڑے جلدی بیماریوں کا باعث ہو سکتے ہیں۔

✱ سوئمنگ پول میں نہانے سے، جہاں کئی افراد ایک ہی پانی سے نہاتے ہیں۔

✱ مٹی کھودنے، پودوں کی مٹی ہاتھ پر ڈالنے، زراعت یا غبانی کا کام۔

✱ سر پر ہر وقت ٹوپی پہنے رہنا کہ سر کو ہوا نہ لگے اور ٹوپی میلی ہو۔

✱ شیونگ میں کند بلیڈ جلد پر خراش اور سوزش کا باعث ہوتا ہے۔

✱ بالوں کو گرم اور کھارے پانی سے نہ دھوئیں۔

✱ جلد اور بال صاف رکھنے کے لیے نہانے کا خیال رکھیں، خاص کر گرمیوں میں۔

✱ جلد اور بالوں کی تمام بیماریوں کے لیے آملہ بہترین ٹانک ہے۔آملہ کا مربہ کم از کم ایک سے تین ماہ تک روزانہ کھائیں۔ہڑ کا مربہ بھی اس مقصد کے لیے لے سکتے ہیں۔

✱ جلد اور بالوں کی تمام بیماریوں کے لیے مالٹے، سنگترہ کا جوس زیادہ استعمال کریں، یا نصف لیموں کا جوس پانی میں ملا کر لیں۔اس میں ایک چمچہ شہد بھی شامل کر لیں۔لیموں کا جوس رات سوتے وقت لیں۔

✱ ٹماٹر کا لیپ (Paf) پورے چہرے پر لگا کر ایک گھنٹہ رہنے دیں، پھر پانی سے دھو لیں۔جلد کی صفائی کے لیے اچھا ہے، مہاسے اور فالتو چکنائی دور کرتا ہے۔پپیتا کا لیپ بھی Cleansing اور فالتو چکنائی دور کرنے کے لیے لگا سکتے ہیں۔

✱ تازہ پودینہ پانی میں ابال کر اس کا عرق پینے سے مہاسے، کیلیں دور ہوتی ہیں، پودینہ کا لیپ بھی اس مقصد کے لیے لگا سکتے ہیں۔پودینہ کا استعمال جلد کی ہر بیماری میں مفید ہے۔

✱ بیسن کے پانی سے منہ دھوئیں۔یہ فالتو چکنائی دور کرتا ہے۔خاص کر جب کیل مہاسے نکلے ہوں۔چہرے پر گرم پانی میں بھیگا تولیہ ۲ منٹ کے لیے دن میں پانچ چھ بار رکھیں۔یہ طریقہ زیادہ عرصہ نہ کریں کیونکہ جلد اور خصوصاً آنکھوں پر بھاپ کا زیادہ استعمال مناسب نہیں۔

✱ بیسن بہترین Cleansing Agent ہے۔جلد کی تمام الرجی، بیماریوں اور مہاسوں میں بیسن کو دہی میں ملا کر چہرے پر لگائیں آدھا گھنٹہ کے لیے۔بیسن اور دہی کی مقدار تقریباً برابر لیں۔رنگ بھی اس سے صاف ہوتا ہے۔

✱ دہی میں لیموں کا رس ملا کر چہرے پر آدھا گھنٹہ کے لیے دن میں ایک یا دو بار لگائیں۔جلد کو تازگی دیتا ہے، جھریاں ختم کرتا ہے۔

✱ جلد کا کھردرا پن، خشکی اور جھریاں دور کرنے کے لیے ایک چمچہ روغنِ بادام اور چند قطرے لیموں ملا کر چہرے پر لگائیں، دو گھنٹے بعد دھو لیں۔

✱ گھیکوار (ایلو ویرا) کا رس لگانے سے ہر قسم کے داغ، جھائیاں، جھریاں، انفیکشن ختم ہوتے ہیں، جلد کو تازگی ملتی ہے۔زیادہ اثر کے لیے اس میں خالص عرقِ گلاب شامل کر سکتے ہیں۔■

دماغی مرض الزائمر سے تحفظ

نادیہ فاطمہ رضوی

حال ہی میں کی جانے والی ایک تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اگر گری دار میووں مثلاً اخروٹ وغیرہ شام کی چائے کے ساتھ یا دو کھانوں کے درمیان استعمال کیے جائیں تو اس کے نہایت مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔یہ میوے استعمال کرنے والے انسان کا ذہن بڑھاپے کی عمر میں بہت تیز کام کرتا ہے، اس کی یادداشت عمدہ رہتی ہے اور وہ کوئی بھی چیز آسانی سے نہیں بھولتا۔

اس ضمن میں کی جانے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ گری دار میووں، بیجوں اور زیتوں کے تیل میں پایا جانے والا وٹامن ای الزائمر کے مرض کو دور بھگاتا اور اس سے یقینی تحفظ فراہم کرتا ہے۔یہ بھی دیکھا گیا کہ جن بوڑھے اور ریٹائرڈ افراد کے خون میں بڑھاپے سے تحفظ فراہم کرنے والے اس وٹامن کی مقدار بلند تھی، ان میں اس مہلک بیماری میں مبتلا ہونے کے لگ بھگ نصف مواقع تھے بہ نسبت اُن کے جن کے جسموں میں وٹامن ای کی کم سے کم مقدار پائی گئی تھی۔گری دار میوے یا مغزیات وٹامن ای کا بہت عمدہ ذریعہ ہوتے ہیں جو ڈیمینشیا (بڑھاپے میں بھولنے کے مرض یا خلل) سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔■

سبزی خور گوشت کھانے والوں کے مقابلے میں کمتر صحت کے حامل ہوتے ہیں۔۔جدید تحقیق

عام طور پر سبزی خور اپنی خوراک کی افادیت کے حوالے سے مطمئن رہتے ہیں لیکن ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ سبزی خور گوشت کھانے والوں کے مقابلے میں کمتر صحت کے حامل ہوتے ہیں جبکہ ان کا معیارِ زندگی بھی گوشت خوروں سے پست ہوتا ہے۔

میڈیکل یونیورسٹی آف گراز آسٹریا کی ایک تجزیاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ سبزی کھانے والوں کا باڈی ماس انڈیکس (بی ایم آئی) گوشت کھانے والوں کی نسبت کم ہوتا ہے اور ان میں سگریٹ نوشی یا الکوحل کی لت بھی کم نظر آتی ہے۔دوسری طرف سبزی خور جسمانی صحت کے اعتبار سے بھی فٹ ہوتے ہیں اس کے باوجود گوشت کھانے والوں کی نسبت کم صحت مند ہوتے ہیں۔

سبزی پر مشتمل غذا کھانے والوں کی خوراک میں زیادہ مقدار میں سبزی، اناج اور پھل شامل ہوتے ہیں لیکن سیٹیر یٹیڈ سچوریٹیڈ چربی اور کولیسٹرول کی کھپت کم ہوتی ہے جس سے ان میں الرجیز اور کینسر کا خطرہ زیادہ پایا جاتا ہے۔علاوہ ازیں ڈپریشن اور ذہنی صحت کے مسائل بھی دیکھے جاتے ہیں۔

پلوس ون میں شائع ہونے والی تحقیق میں تجزیہ کاروں نے آسٹرین صحت عامہ کے ایک انٹرویو کے اعداد و شمار کا استعمال کیا ہے اور لوگوں کی غذائی عادات اور ان کی طرز زندگی کے درمیان فرق کا تجزیہ کیا۔

تحقیق کے لیے کل ۱۳۲۰/ ایسے شرکاء کے اعداد و شمار کا استعمال کیا گیا جن کی عمر، جنس اور سماجی و اقتصادی حیثیت میں مماثلت موجود تھی۔ان میں ۳۳۰/ سبزی خور، ۳۳۰/ گوشت اور سبزی خور اور ۳۳۰ متوازن کھانا کھانے والے جس میں گوشت کی مقدار کم تھی جبکہ ۳۳۰/ افراد ایسے تھے جو زیادہ مقدار میں گوشت کھاتے تھے۔

نتائج کے مطابق سب سے نمایاں اختلاف گوشت خوروں اور سبزی کھانے والوں کی طرز زندگی اور کھانے پینے کی عادتوں میں نظر آیا۔جن شرکاء کی خوراک میں گوشت شامل نہیں تھا ان کی جسمانی اور ذہنی صحت اچھی نہیں تھی اور انہیں زیادہ طبی امداد کی ضرورت رہتی تھی۔تاہم وہ شرکاء جو کم گوشت کھاتے تھے ان کی صحت بھی قابل قدر نہیں تھی۔دریں اثناء ان میں دوائیوں، ویکسین اور ڈاکٹر سے معائنہ کرانے کی عادات کا فقدان موجود تھا۔

محققین نے کہا کہ تحقیق کے نتیجے سے معلوم ہوا کہ ایسے بالغ افراد جو سبزیوں کی ڈائیٹ کا استعمال کرتے تھے انھیں کینسر، الرجیز اور ذہنی مسائل کے لحاظ سے کم صحت مند قرار دیا گیا دوسری جانب ان کا معیار زندگی بھی پست تھا اور گوشت خوروں کے مقابلے میں انھیں علاج و معالجے کی زیادہ ضرورت پڑی۔

نتائج کا دفاع کرتے ہوئے معاون محقق نیتھالی برکرٹ نے کہا کہ تحقیق سے ہمیں پتا چلا کہ سبزی کھانے والے گوشت خوروں کے مقابلے میں دمہ، کینسر اور ذہنی امراض کے مسائل سے زیادہ دوچار تھے۔اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لیے مزید تحقیقی جائزوں کی ضرورت ہے۔■

تناؤ اور موٹاپا

ہم سب کو زندگی میں کسی نہ کسی طرح کا ٹینشن اور تناؤ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ کیسے اس بے چینی اور تناؤ کو قابو کر کے سنبھال لیں۔جب آپ کے اندر چین ہو تو وزن بڑھنے کو بہتر قابو کیا جا سکتا ہے

شاید آپ نے بھی سنا ہو گا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ زیادہ کھانا نہیں کھاتے ہیں پھر بھی دن بہ دن موٹے ہوتے جا رہے ہیں۔اگر ان لوگوں کی نفسیاتی حالات پر توجہ کی جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ دوسروں سے زیادہ پریشان اور بے چین رہتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ عوامل جیسے وراثتی، ہارمون اور بعض دوائیاں کا استعمال موٹاپے کا باعث بن جاتے ہیں مگر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ان کے علاوہ تناؤ اور پریشان رہنا بھی موٹا بننے کا ایک اہم سبب ہے۔

ہارمون پر تناؤ کا اثر:

کیوں پریشانی اور تناؤ موٹاپے کا باعث بن سکتے ہیں؟ کیونکہ ہمارا جسم دشوار حالتوں میں صحیح فیزیولوژیکی ردعمل دکھاتا ہے۔انسان کی پیدائش ایسی ہے کہ خطرہ کے وقت، جیسے جب کوئی وحشی جانور کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو مقابلہ کرنے کے بجائے بھاگنے لگتا ہے۔بے شک اس بھاگنے کے لیے انرژی کی ضرورت ہے۔دراصل، تناؤ، جسم کو ایسی حالت میں ڈالتا ہے جس میں انرژی اور چربی کے ذخائر کم ہو جائے اور اس کمی کا معاوضہ کھانا کھانے سے ہو جائے۔تناؤ کی حالات کے وقت جو بدن میں ہو جاتا ہے ایسے ہیں: ہیپوتالاموس سے ہارمون خارج ہوتے ہیں اور کورتیزول بڑھنے کا باعث بن جاتا ہے۔یہی کورتیزول بھوک کے احساس کو شدید کرتا ہے۔

تناؤ سایز بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے

جب استرس آغاز ہو جاتا ہے تو اسی وقت سے بدن میں کورتیزول خارج ہونے کے ساتھ ہی چربی محفوظ رکھنے کے عمل کا آغاز ہو جاتا ہے۔یہ بھی جاننا چاہیے کہ تناؤ، خاص حصے کے موٹاپے کا باعث بن سکتا ہے۔یعنی یہ چربی جسم کے کچھ حصے جیسے پیٹ پر جمع ہوتے رہتے ہیں۔اس پر خاص توجہ کرنی چاہیے کہ صحت کو خطرے میں ڈال سکتا ہے اور ذیابیطس ٹو ۲ (Diabetes mellitus type 2)، دل کی بیماریاں جیسی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔

تناؤ کے خلاف رژیم:

ماہرین کا کہنا ہے کہ جب چیتا اور تناؤ کی حالت میں ہیں تو مٹھائی کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔اس کے بجائے بہتر یہ ہے کہ شوگر والے کھانے (جو بہت دیر تک بدن کے اندر جذب ہوتے ہیں) جیسے چاول، چوکر والی روٹی، پستہ وغیرہ کا استعمال کریں۔وٹامن B (جیسے گوشت، مچھلی اور انڈے)، وٹامن c (جیسے آلو، پالک اور گھنٹی مرچ) کلسیم (جیسے دودھ، لسی) منیزیم (سمندر والے کھانے) چربی اسید (جیسے سرسوں کا تیل) کا استعمال تناؤ سے مقابلہ کرنے کے لیے اچھے ہیں۔

اپنے آپ کو چین دیں:

ہم سب کو زندگی میں کسی نہ کسی طرح کا ٹینشن اور تناؤ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ کیسے اس بے چینی اور تناؤ کو قابو کر کے سنبھال لیں۔جب آپ کے اندر چین ہو تو وزن بڑھنے کو بہتر قابو کیا جا سکتا ہے۔یوگا کریں، گہری سانسیں لیں، دعا مانگیں اور اگر ان سے آپ کا مسئلہ ختم نہیں ہوا تو نفسیات کے ڈاکٹر سے ملیں۔

اگر اپنے چیتا اور تناؤ کو سنبھال کر کے رکھیں تو کورتیزول کا ہارمن معمول سے کم خارج ہو جاتا ہے اور بھوک کا احساس کم لگتا ہے۔اس بات کو مدنظر رکھیں کہ کافی گھنٹے سونا بھی جسم کی تناسب کے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ آپ کو آرامش دیتا ہے اور جسم کی کالری کو مٹاتا ہے۔■

بلڈ ٹیسٹ، کرے گا اب کینسر کی جلد تشخیص

تحقیق دانوں کا کہنا ہے کہ اس بلڈ ٹیسٹ کو کسی بھی مریض کے جسم میں کینسر کی شرح جانچنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ایک نئی تحقیق کے مطابق اب خون کے نمونے کے سادہ سے ٹیسٹ سے مریضوں میں مختلف اقسام کے سرطانوں کے بارے میں پتہ لگانا بہت آسان ہو جائے گا۔یہ بلڈ ٹیسٹ امریکہ میں سٹینفورڈ یونیورسٹی سکول آف میڈیسن کی جانب سے متعارف کرایا گیا ہے۔تحقیق دانوں کا کہنا ہے کہ اس بلڈ ٹیسٹ کو کسی بھی مریض کے جسم میں کینسر کی شرح جانچنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تحقیق دانوں کے مطابق اس بلڈ ٹیسٹ کی وجہ سے کینسر کے مریضوں کے جسم میں علاج کے بعد کے اثرات کو بھی ماپ سکتا ہے۔اس ٹیسٹ کو CAP-Seq کا نام دیا گیا ہے۔اس بلڈ ٹیسٹ کی مدد سے کینسر سے متاثرہ مریض کے جسم میں ٹیومر کے ڈی این اے کی سطح کو جانچنا ممکن ہو جائے گا۔

ماہرین کے مطابق کینسر کے خلیے جسم میں مستقبل بنیادوں پر تقسیم ہوتے ہیں اور گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔اس عمل کے دوران وہ انسان کے جسم میں خون کے اندر وقتاً فوقتاً ڈی این اے بھی جاری کرتے رہتے ہیں۔■

سیب ایک کرشماتی پھل

فاطمہ فلک

آجکل دنیا کے بیشتر شمالی ممالک اور علاقوں میں دھوپ کی تمازت کی وجہ سے سیب پک چکے ہیں۔سیب کے درخت عام طور سے دنیا کے سرد اور برفانی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔پاکستان کے شمالی علاقے جات مری اور سوات وغیرہ میں سیبوں کے باغات کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔یہاں کے لوگ بھی سیبوں کی طرح سرخ و سپید ہوتے ہیں۔

ناروے قطب شمالی کے کرے کے نیچے اور دنیا کے انتہائی شمال میں واقع ایک سرد برفانی ملک ہے۔یہاں سیبوں کے باغات کثرت سے پائے جاتے ہیں تاہم بڑے گھروں کے لان میں دوسرے پھلوں کے ساتھ ساتھ ایک یا دو سیبوں کے درخت بھی خوب بہار دیتے ہیں۔یہ سیب نہائیت خوش ذائقہ اور اعلیٰ کوالٹی کے حامل ہوتے ہیں۔جبکہ کہیں کہیں سیبوں کی ایک نایاب ریڈ بلڈ قسم بھی پائی جاتی ہے۔یہ سیب ابتداء میں قندھار میں پائے جاتے تھے۔ان سیبوں کی خاصیت یہ ہے کہ انہیں نہار منہ کھانے سے یا انکا جوس پینے سے سینے کا ورد دل کے بیشتر امرا میں افاقہ ہوتا ہے۔خاص طور سے انجائنا کے مرض میں ان سیبوں کے استعمال سے بہت افاقہ دیکھنے میں آیا ہے۔

پھلوں میں سیب کو سب سے زیادہ توانائی بخش اور لذیذ ترین پھل قرار دیا گیا ہے۔سیب ایک خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل ہے۔اسکی بیشمار اقسام ہیں۔غذائیت کے لحاظ سے یہ زیادہ مقبول ہے۔بوڑھوں بچوں اور نوجوانوں کا سب سے پسندیدہ پھل ہے۔یہ معدہ میں پیپسین کو تیز کرتا ہے جس سے ہاضمہ میں مدد ملتی ہیا اور بھوک لگتی ہے۔جگر کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے۔سیب کھانے سے جسم میں چستی اور صلاحیت بڑھتی ہے۔سیب فاسفورس کا قدرتی خزانہ ہے اس لیے خون کی کمی کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔

تازہ سیب میں چوراسی فیصد پانی ہوتا ہے۔سیب میں فاسفورس تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔اسلیے سیب کا چھلکا ذائع نہیں کرنا چاہیے۔روزانہ نہار منہ ایک یا دو سیب کھانے سے صحت قابل رشک ہو جاتی ہے۔یہ گردوں کی صفائی کے لیے بھی بہترین ٹانک ہے۔

دماغی کام کرنے والوں کے لیے بھی سیب ایک موثر غذائی ٹانک ہے کیونکہ اس سے قوت حافظہ بڑھتی ہے۔یہ طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے ایک لاجواب تحفہ ہے۔

سیب کے طبی فوائد:

سیب کے چھلکے سے نہائیت خوشذائقہ چائے تیار کی جاتی ہے جو عام طور پر چائے اور کافی کی طرح نقصان دہ نہیں ہوتی بلکہ بہت قوت بخش ہے۔اس میں لیمو اور شہد ملانے سے اس کے فوائد دوگنے ہو جاتے ہیں۔بوڑھے اور کمزور افراد کے لیے اسکا اثر تسلیم شدہ ہے۔سیب کے چھلکے سے تیار شدہ قہوہ نہائیت لذیذ اور فرحت بخش ہے۔خاص طور سے کمزور اور بوڑھے افراد کے لیے۔یہ چائی پیچش اور بخار کی کمزوری دور کرنے کے لیے مشہور مقوی مشروب اور ٹانک او وولٹین کا کام دیتی ہے۔

مستقل سر درد کا علاج

ایک یا دو سیب لے کر چاقو سے چھیلیں۔پھر نمک لگا کر صبح خالی پیٹ خوب چبائیں تین چار روز کے استعمال سے مستقل سر درد کے مریضوں کو آرام آ جائے گا۔

دماغی کمزوری اور زکام کا علاج

آجکل دماغی کمزوری کے مریض عام ہیں بلکہ وہ زیادہ تر نزلہ زکام میں مبتلاء نظر آتے ہیں۔جو دراصل دماغی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ طالبعلموں کو اکثر امتحانوں میں نزلہ زکام کی شکائیت ہو جاتی ہے۔اگر دماغی طاقت کا علاج کر لیا جائے تو نزلہ کو دہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔یہ نقطہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ادویات سے اس لیے آرام نہیں آتا کہ نزلے کی اصل وجہ دماغی کمزوری ہوتی ہے۔تاوقتیکہ دماغ کو تقویت پہنچا کر مضبوط بنایا جائے انہیں شفاء ملنا مشکل ہوتا ہے۔یہاں ایسا غذائی نسخہ پیش کیا جاتا ہے جس سے دماغ مضبوط ہونا یقینی ہے۔

کھانا کھانے سے دس منٹ پہلے ایک یا دو سیب نہائیت اعلیٰ کوالٹی کے چھیل کر کھا لیا کریں۔چند روز میں دماغی کمزوری کی شکائیت دور ہو جائے گی۔

کھانسی کا علاج

ایک پکا ہوا سیب کوٹ لیں یا اسکا رس نکال لیں۔کوٹے ہوئے سیب کا رس نکال کر مصری ملائیں اور صبح ناشتے سے پہلے مریض کو پلائیں کھانسی ختم ہو جائے گی۔

قے کا علاج

کچے سیب کا جوس نکال لیں یا کوٹ کر نچوڑ لیں۔اس میں نمک ملا کر پلائیں قے کا فوراً آرام آ جائے گا۔

پیٹ کے کیڑے

رات کے وقت بچوں کو دو سیب کھلائیں۔اس کے بعد پانی بالکل نہ پلائیں۔سات روز ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے پاخانے کے راستے نکل جائیں گے اور بچے تندرست و توانا ہو جائیں گے۔

قابل رشک صحت

صبح خالی پیٹ تین چار سیب کھا کر دودھ پئیں۔ایک دو ماہ میں صحت قابل رشک ہو جائے گی۔آزمائش شرط ہے۔مختصر یہ کہ اسکا مقابلہ کسی بھی قیمتی سے قیمتی دوا سے کیا جا سکتا ہے مگر ان سے اکثر یہ اثرات حاصل نہیں ہوتے۔

بھوک نہ لگنا

تازہ سیب کے جوس میں چٹکی بھر سیاہ مرچ سفید زیرہ اور نمک ملا کر پینے سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے۔معدہ طاقتور ہوتا ہے اور غذا جزو بدن بننے لگتی ہے۔

مربہ سیب

پانچ سے چھ موٹے سیب لے کر انکے اندر سے بیج نکال دیں۔چاقو سے نکال کر پانی میں ہلکا سا جوش دیں۔نیم پختہ ہونے پر چینی کی چاشنی ڈال کر تھوڑی دیر کے لیے آگ پر پکائیں۔قوام گاڑھا ہونے پر آگ سے اتار کر شیشے کی بوتل یا جار میں محفوظ کر لیں۔بطور ناشتہ سنہری ورق میں لپیٹ کر استعمال کرنا مقوی قلب و دماغ ہے۔■

’ایسا کیا گناہ کیا تھا کہ انہیں گولی ماردی گئی؟‘

بہار طلبہ تحریک کے زخمیوں سے ملاقات کی ویڈیو شیئر کر راہل گاندھی کا سوال، وزیر اعظم ، وزیر اعلیٰ، طلبہ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی تو جڑ جائے گی، کیا آپ ان کا ٹوٹا ہوا خواب واپس لا سکتے ہیں؟

نئی دہلی۔(ایجنسی)لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے جمعرات (3 ستمبر) کو بہار طلبہ تحریک کے دوران زخمی ہوئے نوجوانوں سے ملاقات کی تھی۔ اس دوران راہل گاندھی نے نوجوانوں کے ساتھ کھڑے رہنے اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے کا یقین بھی دلایا تھا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر طلبہ سے ملاقات کی چند تصاویر بھی شیئر کی تھیں۔ آج انہوں نے اس ملاقات کی ایک ویڈیو شیئر کر حکومت کو ایک بار پھر ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے ’ایکس‘ پر ویڈیو شیئر کر لکھا کہ ”سوچیے، ایسا کیا گناہ کیا تھا ان بچوں نے کہ انہیں گولی ماردی گئی؟ انہوں نے حکومت سے صرف 3 چیزوں کا مطالبہ کیا تھا، تعلیم روزگار اور جوابدہی۔“

اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں راہل گاندھی مزید لکھتے ہیں کہ ”ایک طالب علم کے پیر کی ہڈی اے کے-47 کی گولی سے ٹوٹ گئی۔ فوج میں جا کر ملک کی خدمت کرنے کا اس کا خواب بھی اسی کے ساتھ چکنا چور ہو گیا۔ مزید 2 طلبہ کے کندھوں کو چیرتی ہوئی گولیاں نکل گئیں۔“ ان کے مطابق یہ مجرم نہیں تھے۔ یہ غریب گھرانوں کے وہ بچے تھے جو اپنے خاندان کے خواب لے کر پڑھنے نکلے تھے، کسی کو اچھی ملازمت حاصل کرنی تھی، تو کسی کو اپنے گھر کے حالات بدلنے تھے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”گولی کے زخم تو بھر جائیں گے، لیکن جو خوف ان بچوں کے دل میں بیٹھ گیا ہے، اس کا علاج کس اسپتال میں ہوتا ہے؟ وزیر اعظم جی، وزیر اعلیٰ جی، ان کی ٹوٹی ہوئی ہڈی تو جڑ جائے گی۔ کیا آپ ان کا ٹوٹا ہوا خواب واپس لا سکتے ہیں؟“

قابل ذکر ہے کہ راہل گاندھی نے 3 ستمبر کو زخمی طلبہ سے ملاقات کے بعد ’ایکس‘ پر لکھا تھا کہ ”بہار کے ان طلبہ اور نوجوانوں سے ملاقات کی، جنہوں نے صرف امتحانی نظام میں دھاندلی کے خلاف آواز اٹھانے پر پولیس کی شدید بربریت کا سامنا کیا۔ پولیس کی لاٹھیوں، اے کے-47 اور پستول سے چلائی گئی گولیوں نے کئی طلبہ کو زخمی کر دیا۔ فوج میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کرنے کی خواہش رکھنے والے ایک نوجوان کا پیر اے کے-47 سے گولی مار کر توڑ دیا، ساتھ ہی ان کی زندگی کا خواب بھی۔“ اپنی پوسٹ میں راہل گاندھی نے یہ بھی لکھا تھا کہ ”یہ نوجوان صرف غیر جانبدارانہ مواقع، شفاف امتحانی نظام اور اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ایسے مطالبے پر لاٹھیاں اور گولیاں چلانے کی کیا ضرورت تھی؟“ حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے مطابق اتنی بڑی بربریت کی ذمہ داری صرف چند چھوٹے افسران پر ڈال کر حکومت بچ نہیں سکتی۔ یہ کارروائی یا تو اوپر کے حکم کا نتیجہ ہے یا پھر اقتدار کی بدترین ناکامی۔ راہل گاندھی نے اپنی ’ایکس‘ پوسٹ کے آخر میں لکھا تھا کہ ”بہار حکومت کچھ بھی کر لے، میں ان نوجوانوں کے ساتھ کھڑا ہوں۔ ان کی ہر ممکن مدد کرنے کے لیے تیار ہوں۔ بی جے پی یاد رکھے، نوجوانوں کی آواز دبانے والی ہر حکومت کو ایک دن عوام کے سامنے جواب دینا پڑتا ہے۔ وہ دن اب دور نہیں ہے۔“

انصاف کے دروازے بند کر کے کارروائی کیوں؟

سہارنپور میں مسجد کے انہدام پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا شدید ردعمل

نئی دہلی۔(پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے سہارنپور کلکٹریٹ میں واقع ایک صدی قدیم مسجد کے انہدام پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ کی یہ کارروائی انصاف کے تقاضوں اور عدالتی شفافیت کے سراسر منافی ہے۔ مولانا مدنی نے معاملے کے قانونی پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جب اراضی کا تنازعہ خود کلکٹریٹ کے احاطے سے متعلق تھا، تو انتظامیہ اور مجسٹریٹ از خود اس معاملے میں ایک فریق بن چکے تھے۔ قانون کا یونیورسل اور مسلمہ اصول ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے ہی معاملے میں منصف (جج) نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس معاملے میں مجسٹریٹ کے ذریعے یکطرفہ کارروائی انصاف کے اصولوں پر کاری ضرب ہے۔

مولانا مدنی نے مزید کہا کہ 4 ستمبر کو نچلی عدالت کے فیصلے میں مسجد کو فوری زمیں بوس کرنے کا کوئی صریح حکم درج نہیں تھا۔ اس کے باوجود متاثرہ فریق سے قانونی چارہ جوئی کا حق چھینتے ہوئے عدالتی فیصلے کی مصدقہ نقل تک رسائی دیے بغیر، محض چند گھنٹوں کی قلیل مدت میں رات کی سیاہی کا سہارا لے کر مسجد پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔ مولانا مدنی نے اس بات پر زور دیا کہ نچلی عدالت کبھی حرفِ آخر نہیں ہوتی؛ آئین ہند میں ہر شہری کے لیے اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کرنے اور دادرسی کا بنیادی حق محفوظ ہے۔ جب کوئی ایسا قدم اٹھایا جا رہا ہو جس سے پہنچنے والا زک ناقابلِ تلافی ہو تو اتنی برق رفتاری کا مظاہرہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مقصد صرف اور صرف متاثرہ فریق کے لیے انصاف کے دروازے بند کرنا تھا۔ مولانا مدنی نے مسجد کمیٹی اور قانونی چارہ جوئی کے ماہرین کو متوجہ کیا کہ وہ انتظامیہ کے خلاف بلا تاخیر ہائی کورٹ سے رجوع کریں تاکہ قانون کا وقار بحال ہو اور طاقت کے اس بے محابا استعمال کا عدالتی احتساب یقینی بنایا جا سکے۔ مولانا مدنی نے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آج وطنِ عزیز کے تمام باضمیر، انصاف پسند اور امن کے نقیب طبقات کو مساجد کے تئیں روا رکھے جانے والے اس آمرانہ اور تعصب پرور سرکاری رویے کے خلاف سینہ سپر ہونا ہوگا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس ناانصافی کے آگے مشترکہ جدوجہد کا بند نہ باندھا گیا، تو فرقہ واریت اور مذہب دشمنی کی یہ زہریلی لہر ملک کے صدیوں پرانی مشترکہ اقدار کو نگل جائے گی؛ لہٰذا وطن کو اس تاریک وبا سے بچانے کے لیے آواز بلند کرنا وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔

ساگر میں زہریلی شراب سے ہونے والی اموات کی عدالتی جانچ ہو: جیتو پٹواری

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے ساگر میں زہریلی شراب پینے سے تقریباً 15 افراد کی موت کا دعویٰ کرتے ہوئے ریاستی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ریاست میں شراب اور ڈرگ مافیا بے خوف ہو کر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں اور عام لوگوں کی جان کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے اس معاملے کی فوری عدالتی جانچ کرانے اور قصورواروں کو 24 گھنٹے کے اندر جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ جیتو پٹواری نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ ساگر میں زہریلی شراب سے موت کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل شاہ پورہ میں بھی 9 افراد کی موت ہوئی تھی۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ وہ پہلے خود ساگر جا کر متاثرہ خاندانوں سے مل چکے ہیں اور وہاں لوگوں میں نشے کے بڑھتے اثرات کو لے کر گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ اس دوران کانگریس لیڈر نے وزیر اعلیٰ موہن یادو کو لکھے اپنے سابقہ خط کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق وہ پہلے ہی حکومت کو ریاست میں غیر قانونی شراب اور نشیلی اشیاء کے بڑھتے کاروبار سے آگاہ کر چکے تھے۔

ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ریاست میں شراب مافیا کے بڑھتے اثر ورسوخ کے باعث کئی خاندانوں کو سنگین بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ ساگر کا تازہ واقعہ جس میں تقریباً 15 افراد کی موت ہوئی ہے، انتہائی سنگین معاملہ ہے اور حکومت کو فوری طور پر سخت کارروائی کرنی چاہیے۔ جیتو پٹواری نے کہا کہ اگر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی جان جانے کے بعد بھی انتظامیہ غیر فعال رہتی ہے تو یہ حکومت کی جوابدہی اور اس کے کام کرنے کے طریقۂ کار پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ ریاستی حکومت شراب مافیا کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ان کے مطابق پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ اور مکمل عدالتی جانچ ہونی چاہیے، تاکہ واقعے کے ذمہ دار افراد کی شناخت ہو سکے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جا سکے۔ دوسری جانب جیتو پٹواری نے راہل گاندھی کے 19 ستمبر کو اندور آنے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ان کا پروگرام غیر سیاسی ہے۔ اس کا مقصد تعلیم کے مستقبل اور طلبہ کی سلامتی سے متعلق مسائل پر گفتگو کرنا ہے۔ ان کے مطابق پروگرام میں بچوں کو روزگار پر مبنی تعلیم فراہم کرنے اور مدھیہ پردیش میں کے جی سے پی جی تک مفت تعلیم یقینی بنانے جیسے موضوعات پر زور دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ راہل گاندھی کے دورے کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے، بلکہ تعلیمی نظام کے مستقبل پر گفتگو کرنا اس کا بنیادی مقصد ہے۔

جیل کے کھانے سے ممکنہ طور پر انہیں کینسر ہوا؟ سنجے راؤت کا سنسنی خیز الزام

ممبئی (ایجنسی) راجیہ سبھا کے رکن اور شیوسینا کے سینئر لیڈر سنجے راؤت نے سنسنی خیز دعویٰ کیا ہے۔ راؤت کو شبہ ہے کہ جیل میں ان کا گزارا ہوا وقت ان کے کینسر کی بنیادی وجہ تھا۔ راؤت نے دعویٰ کیا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اس شبہ کی وجہ سے ایک ٹیسٹ کرانے کا مشورہ دیا تھا کہ ان کے کھانے میں زہر ملا ہے یا نہیں۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سنجے راؤت نے مرکزی حکومت اور انتظامیہ پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن لیڈران کی آواز دبانے کے لیے جیلوں میں انتہائی سخت اقدامات کیے جاتے ہیں۔ راؤت نے کہا کہ موجودہ حکومت اتنی بے رحم ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔

سنجے راؤت نے کہا، ”یہاں تک کہ راہل گاندھی کو بھی ڈر تھا کہ جیل میں ہمارے جیسے رہنماؤں کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ جیلوں میں رہنے والے سیاسی رہنما بری حالت میں ہیں۔ یہ بیماری (کینسر) اس وقت شروع ہوئی تھی جب وہ جیل میں تھے۔ واضح رہے کہ راؤت، جنہوں نے 2022 میں ممبئی میں پترا چاول کی بحالی کے معاملے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں 100 دن سے زیادہ جیل میں گزارے تھے، نے کھانے اور پانی کی آلودگی کا شبہ ظاہر کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کا کینسر جیل میں شروع ہوا۔ راؤت نے کہا، ”راہل جی نے مجھے ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ میرے کھانے میں زہر ملا ہے یا نہیں۔ حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والے ہم جیسے لوگوں کو جیل میں اس طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اہلکار کھانے اور پانی کو آلودہ کر سکتے ہیں، اور راہل گاندھی نے انہیں اس بارے میں خبردار کیا تھا۔

جھارکھنڈ کے کابینی وزیر سُدیویہ کمار کا 56 سال کی عمر میں انتقال

ہیمنت حکومت میں عہدے پر رہتے ہوئے چوتھے وزیر کی موت

رانچی، (یو این آئی) جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین کی قیادت میں دسمبر 2019 میں حکومت بننے کے بعد سے اب تک ان کی کابینہ کے چار وزراء کا عہدے پر رہتے ہوئے انتقال ہو چکا ہے۔ عہدے پر رہتے ہوئے حاجی حسین انصاری، جگرناتھ مہتو، رام داس سورین اور اب سُدیویہ کمار کی ناگہانی موت ریاست کی سیاست کے لیے ایک گہرا صدمہ ہے۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے 2019 میں دوسری بار اقتدار میں آنے کے بعد چوتھے وزیر نے عہدے پر رہتے ہوئے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ ہیمنت سورین کی پہلی مدت کار (2019-24) میں دو وزراء کا انتقال ہوا، جب کہ موجودہ مدت کار کا دوسرا سال مکمل ہونے سے پہلے ہی دو وزراء کی موت ہو چکی ہے۔ اقلیتی بہبود کے وزیر حاجی حسین انصاری 73 سال کے تھے۔ کورونا انفیکشن کی زد میں آنے کے بعد انہوں نے انفیکشن کو شکست دی، لیکن بعد میں دل کا دورہ پڑنے سے ان کی موت ہو گئی۔ ان کی موت کے بعد ان کے بیٹے حفیظ الحسن کو وزیر بنایا گیا۔ بعد میں انہوں نے مدھوپور اسمبلی سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخابات میں جیت حاصل کی۔ 2024 کے اسمبلی انتخابات میں بھی حفیظ الحسن منتخب ہوئے اور موجودہ حکومت میں وزیر ہیں۔ اسکول ایجوکیشن اور پروڈکٹ ڈیپارٹمنٹ کے وزیر جگرناتھ مہتو کی 56 سال کی عمر میں موت ہو گئی۔ کورونا انفیکشن کی وجہ سے ان کے پھیپھڑے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ کافی وقت تک علاج چلنے کے بعد انہیں بچایا نہیں جا سکا۔ 6 اپریل 2023 کو چنئی کے ایم جی ایم ہیلتھ کیئر اسپتال میں انہوں نے آخری سانس لی۔ ان کی موت کے بعد ان کی اہلیہ بے بی دیوی کو وزیر بنایا گیا اور ڈمری اسمبلی سیٹ سے ضمنی انتخاب لڑایا گیا۔ بے بی دیوی نے ضمنی انتخابات میں جیت درج کی، لیکن 2024 کے اسمبلی انتخابات میں انہیں جے رام مہتو کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد، اسکولی تعلیم، خواندگی، اور رجسٹریشن کے وزیر رام داس سورین کا 62 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ گردے کی پیوند کاری کے بعد ان کی صحت کبھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ 2 اگست 2025 کو اپنے باتھ روم میں گرنے کے بعد انہیں علاج کے لیے دہلی کے اپولو اسپتال لے جایا گیا جہاں 15 اگست 2025 کو علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ ان کی موت کے بعد، جے ایم ایم نے ان کے بیٹے، سومیش سورین کو گھاٹشیلا اسمبلی ضمنی انتخاب لڑنے کے لیے نامزد کیا۔ سورین ریکارڈ فرق سے جیت کر اسمبلی میں داخل ہوئے۔ 56 سالہ گرڈیہ ایم ایل اے سدیویہ کمار ان چاروں وزراء میں سب سے کم عمر اور سب سے زیادہ سرگرم تھے۔ انہوں نے 2019 اور 2024 کے دونوں اسمبلی انتخابات میں گریڈیہ سیٹ سے کامیابی حاصل کی۔ وہ ہیمنت سورین حکومت میں سب سے زیادہ فعال اور بااثر وزیروں میں شمار کیے جاتے تھے۔

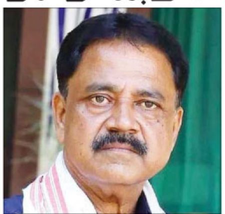

جماعت اسلامی ہند نے کی سہارنپور مسجد انہدام کی سخت مذمت

نئی دہلی، (یو این آئی) جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے سہارنپور کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع تاریخی مسجد کے انہدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ملک کی جمہوریت پر ایک بدنما داغ قرار دیا ہے۔ ملک معتصم خان نے ملک میں مذہبی آزادی اور جائیداد کے تحفظ کے حوالے سے بھی سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ میڈیا کے لیے جاری اپنے بیان میں ملک معتصم خان نے کہا کہ ہم سہارنپور کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع تاریخی مسجد کی مسماری کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ یہ چاپلوسی اور سیاسی غلامی کا ایک بدترین مظاہرہ تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ سہارنپور کے افسران نے دنیا کے سامنے اپنی متعصبانہ اور فرقہ وارانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر کے آخر کیا حاصل کیا؟ یہ پورا واقعہ ملک کی جمہوریت پر ایک بدنما داغ ہے اور اقلیتی حقوق کے تعلق سے ملک کی قیادت کے رویے کی نشاندہی کرتا ہے۔ سہارنپور مسجد کی مسماری نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اگر اکثریتی سیاست کو ملک کے آئین کو کمزور کرنے اور قانون کو حکومت کا غلام بنانے کی اجازت دے دی جائے تو وہ کس حد تک جا سکتی ہے۔ ملک معتصم خان نے مزید کہا کہ مسجد کی مسماری اس بات پر بھی سنگین سوالات اٹھاتی ہے کہ کیا اس طرح کی کارروائیوں کے سلسلے میں سپریم کورٹ کی جانب سے وضع کردہ گائیڈلائن کی پابندی کی گئی ہے یا نہیں۔ اگر کسی مذہبی مقام کی حیثیت، جو کئی دہائیوں سے عوام کے مسلسل استعمال میں ہو، چند من مانی کرنے والے سیاسی رہنماؤں اور ان کے فرماں بردار افسران کے ذریعے طے کی جائے گی تو قانون حکمرانی پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا۔ اس کے بعد وقف، ملکیت اور قبضے جیسے معاملات بھی بلڈوزر کے ذریعے طے کئے جائیں گے۔ اس طرح ہماری عدلیہ بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ کیا یہ واقعہ اعلیٰ عدالت کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں از خود نوٹس لے کر مداخلت کرے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انصاف پسند تمام شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایسے سنگین واقعات کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ جو عناصر ہماری آئینی جمہوریت کی بنیادوں کو ہلا دینے کی دھمکی دے رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ملک میں قانون کی حکمرانی کی جگہ اکثریتی غلبے کی حکمرانی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ملک معتصم خان نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اتر پردیش کی پوری انتظامیہ اپنی اعلیٰ سیاسی قیادت کے اشتعال انگیز اشاروں پر مسلم برادری کو ہر ممکن طریقے سے ہراساں کرنے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے کے لیے نفرت کی سیاست کو فروغ دینے والے عناصر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ معاشی ترقی، روزگار، صحت اور تعلیم جیسے بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹا سکتے ہیں۔

بہار میں گنگا کا سیلابی دباؤ بڑھ گیا، پٹنہ میں پانی تاریخی حد سے اوپر؛ پانچ اضلاع میں شدید نگرانی

پٹنہ (ایجنسی) بہار میں گنگا ندی کی سطح میں مسلسل اضافے کے باعث سیلاب کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔ پٹنہ کے گاندھی گھاٹ پر گنگا کا پانی اب تک کی بلند ترین سیلابی سطح سے بھی اوپر پہنچ گیا ہے۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے محکمہ آب وسائل نے دریا کے نچلے بہاؤ والے علاقوں میں خصوصی چوکسی اختیار کرنے اور پانی کی سطح کی مسلسل نگرانی کی ہدایت دی ہے۔ محکمہ آب وسائل کی جانب سے اتوار کو جاری انتباہ میں کہا گیا ہے کہ گاندھی گھاٹ پر پانی کی سطح میں ہونے والے اضافے کا اثر اب گنگا کے نچلے بہاؤ والے علاقوں پر پڑے گا۔ اس کا اثر آئندہ ایک سے تین دن کے دوران ہاتھیداہ اور اس کے بعد واقع نگرانی کے مقامات پر نمایاں ہونے کا امکان ہے۔ محکمے نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہاتھیداہ میں بھی گنگا کی سطح سابقہ بلند ترین سیلابی نشان سے تجاوز کر سکتی ہے۔ اس پیش رفت کے پیش نظر بے گوسرائے، لکھی سرائے، مونگیر، بھاگلپور اور کٹیہار اضلاع میں گنگا کے کنارے آباد علاقوں میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

متعلقہ اضلاع کے حکام اور مقامی افسران سے کہا گیا ہے کہ وہ پانی کی سطح میں ہونے والی معمولی سے معمولی تبدیلی پر بھی مسلسل نظر رکھیں۔ محکمہ نے دریا کی سطح کے ساتھ ساتھ حفاظتی پشتوں، کمزور مقامات اور نشیبی علاقوں کی باقاعدہ جانچ یقینی بنانے کے لیے کہا ہے، تاکہ کسی بھی خطرے کی صورت میں بروقت کارروائی کی جا سکے۔ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ سیلاب سے نمٹنے کے لیے تمام ضروری وسائل اور مشینری کو پہلے سے تیار رکھا جائے۔ حساس علاقوں میں صورتحال کے مطابق حفاظتی اقدامات کیے جائیں اور کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے انتظامیہ کو پوری طرح چوکس رکھا جائے۔ محکمہ آب وسائل نے گنگا کے کنارے رہنے والے لوگوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ احتیاط برتیں اور دریا کے قریب جانے سے گریز کریں۔ خاص طور پر غیر ضروری طور پر دریا کے کنارے جمع ہونے یا پانی کے قریب جانے سے منع کیا گیا ہے۔ مقامی انتظامیہ کو کشتیوں کی آمد ورفت پر بھی کڑی نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کشتیوں میں مقررہ گنجائش سے زیادہ افراد سوار کرنے سے روکنے اور لوگوں کو پانی کی سطح میں اضافے اور ممکنہ خطرات کے بارے میں مسلسل آگاہ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ میں تین روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سیمینار اختتام پذیر

ملک بھر کی تقریباً 40 یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالرز نے مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پیش کیے

نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سیمینار اتوار کے روز اختتام پذیر ہوا۔ سیمینار کے آخری دن سیمینار کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر علی احمد ادریسی نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انہوں نے کہا بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سیمینار کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم ہندستان کی مختلف یونیورسٹیز کے ریسرچ اسکالر سے ملاقات کر پاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کن موضوعات پر تحقیقی کام ہو رہے ہیں۔ اس اجلاس میں سید مظہر علی عباس نے ’مراۃ الاسرار اور شیخ عبدالرحمن چشتی ایک مطالعہ‘ شرف الدین نے ’قیصر امین پور کی شاعری میں فکر، فن اور سماجی شعور کا تنقیدی مطالعہ‘ سجاد الرحمن نے ’معاصر اردو نظموں میں موضوعات کا تنوع‘ نور عالم نے ’شفیع جاید کی افسانہ نگاری‘ محمد علی باشا نے ’ترقی پسند تحریک کے تحت لکھے گئے منتخب افسانوں کا مثبت اور منفی تجزیہ‘ کے عنوان سے مقالے پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شاداب شمیم نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر احمد امتیاز نے کی۔ صدارتی خطاب کے دوران انہوں نے کہا تحقیقی مقالہ لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ اس کی عصری معنویت کیا ہے۔ جس موضوع پر ہم کام کر رہے ہیں اس کا کوئی رشتہ ہمارے زمانے سے بھی بنتا ہے یا نہیں۔ زمانہ بہت تبدیل ہوا ہے اسی طرح ہمارے مطالعے کی ترجیحات بھی تبدیل ہوئی ہیں۔ اس کا اظہار تحقیق میں بھی ہونا چاہیے۔ اس اجلاس میں آل زہرہ زیدی نے ’سامی دور کے ماخذ میں ہند و ایران کے مورخین کا تقابلی مطالعہ‘ محترمہ مریم بی نے ’اردو زبان و ادب کے فروغ میں اقسام ذرائع ابلاغ کا حصہ‘ محمد شاداب انصاری نے ’کرشن چندر کے افسانوں میں نباتاتی عناصر کا تجزیہ‘ جناب علی حسین نے ’احمد مشتاق کی غزلیہ شاعری‘ محترمہ عظمیٰ نے ’سید احمد شمیم کی ادبی خدمات‘ کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر جاوید رحمانی نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خالد مبشر نے کی۔ صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا ہر دور اپنے ساتھ نئے چیلنج لے کر آتا ہے اور ان چیلنجز کا مقابلہ بھی کیا جاتا ہے لیکن تاریخ اس عہد کو امتیازی مقام دیتی ہے جو ان چیلنجز کا سامنا ہوش مندی سے کرتا ہے۔ آج تحقیق کے سامنے بھی نئے چیلنج ہیں لیکن ان کا سامنا ہم کس طرح کریں گے یہی ہماری شناخت کو قائم کرے گا۔ اس اجلاس میں امتیاز احمد نے ’بہار میں آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاری کے بدلتے موضوعات‘ محمد فدیان نے ’ساغر نظامی کی ادبی خدمات‘ محمد ریحان خان نے ’آغا حشر کاشمیری کی شاعری کی افادیت و معنویت‘ ساجد رضا نے ’بہار میں اردو افسانے کا تنقیدی جائزہ‘ عبید الرحمن نے ’ابوالکلام قاسمی اور اردو تنقید‘ کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت جناب غلام سرور نے کی۔ سیمینار کے آخری اجلاس کی صدارت ڈاکٹر مہتاب جہاں نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انہوں نے کہا مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ نئی نسل اب نئے موضوعات کی طرف متوجہ ہو رہی ہے لہٰذا ان کے مطالعہ کا انداز بھی بہت مختلف ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے ملک کی تقریباً چالیس یونیورسٹیز کے ریسرچ اسکالر کو تین دنوں کے لیے جمع کیا اور انہیں یہ موقع دیا کہ اپنے شعبے کی نمائندگی کریں۔ اس اجلاس میں علی اشرف نے ’شمس الرحمن فاروقی اور تفہیم میر و غالب‘ شگفتہ خانم نے ’کشور ناہید کی شاعری میں عصر حاضر کے مسائل کی عکاسی‘ فرحین خانم نے ’حمیدہ سالم کی خدمات اردو کی غیر افسانوی نثر کے حوالے سے‘ خلیق الرحمن اعوان نے ’چنڈی گڑھ، پنچ کولہ اور موہالی کے نمائندہ شعرا‘ محمد وسیم نے ’رسالہ شب خون کی ادبی صحافت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ‘ کے عنوان سے مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر ضوفشاں نے کی۔ سیمینار کے آخر میں غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا مسجد کو انصاف ملے گا

کلکٹریٹ مسجد کی شہادت دستور ہند کے مزاق کے متعارف

سہارنپور (احمد رضا) بجرنگ دل کے ایک شدت پسند فرد کی جھوٹی شکایت پر فوری ایکشن لینا مسلم افراد کے خلاف غیر قانونی کاروائی اور بلاوجہ جیل بھیج دینا ان دنوں عام بات ہوگئی ہے ہاں اگر کوئی شدت پسند مسجد یا مدرسے کی فرضی شکایت درج کرانے تب بھی فوری ایکشن لے لیا جاتا ہے جیسا کہ کلکٹریٹ واقع 119 سال پرانی جامع مسجد کی شہادت سے سامنے آیا ہے زمین مسلمان کی مسجد مسلمانوں کی جائے عبادت مگر نفرت اور حسد دیکھیئے چند ماہ میں صدی پرانی جامع مسجد کلکٹریٹ کو آزان فجر سے قبل تین چار بلڈوزر چلاکر شہید کردیا گیا ہے یہ حملہ مسجد پر نہی بلکہ ملک کے آئین ودستور پر چلا ہے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ یہ ظلم اور وحشی پن ہے ہم قانونی لڑائی سپریم کورٹ تک لڑیں گے اور مسجد کی بحالی ضرور ہوگی ظالموں نے اللہ کا گھر شہید کیا ہے اس ظلم کا بدلہ اللہ تعالیٰ خد لے گا، محمد علی نے کہا کہ اسکے برعکس ہندو شدت پسند کتنا بھی ظلم وناانصافی اور تشدد برپہ کریں یا نفرت یا حسد کا زہر اگلے ان جابر اور شاطر افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے، ایک خاص پلاننگ کے تحت صرف اور صرف مسلم آبادی کو ہی نشانہ بنایا جاتا ہے؟ کلکٹریٹ واقع دوسوسال پرانی مسجد کو نماز فجر سے قبل آج سیکڑوں فورس کے جوانوں کے گھیرے میں بلڈوزر چلاکر شہید کردیا گیا ہے یہ بلڈوزر ایکشن مسلم افراد کی اپنی مسجد بنانے کے لئے دی گئی مسلم افراد کی زمین پر دوسوسال قبل انگریزی حکومت میں تعمیر کی گئی تھی تبھی سے یہ بڑی مسجد لگاتار پنج وقتہ نمازوں کے لئے استعمال ہورہی ہے ایک غیر مسلم بھپا کارکن نے سٹی مجسٹریٹ کے سامنے اس مسجد کے غیر قانونی ہونے کی شکایت کی تو سٹی مجسٹریٹ نے مسجد کو غیر قانونی طور سے تعمیر شدہ قرار دے دیا ضلع جج کے یہاں اپیل دائر ہوئی مگر ضلع جج کی عدالت سے بھی کوئی ریلیف مسلم افراد کو نہی ملا ضلع جج کی عدالت نے دو ستمبر کو مسلم طبقہ کی اپیل خارج کی اور ہائی کورٹ میں سنوائی کا وقت رہتے ہوئے بھی چار اور پانچ ستمبر کی رات کو ضلع انتظامیہ نے مسجد پر بلڈوزر چڑادیئے اس غیر آئینی اور غیر جمہوری ایکشن سے مسلم اور غیر مسلم افراد کے درمیان کافی غصہ کو دیکھنے کو مل رہا ہے ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگوں میں مسجد گرائے جانے پر جشن کا ماحول ہے جبک مسلم طبقہ خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہے سہارنپور میں مسجد شہید کرنے کا یہ پہلا واقع نہی ہے یہاں تو 2014 کے بعد سے ہزاروں مسجدیں مدارس ومزارات شہید کردیئے گئے کوئی سنوائی نہی کوئی انصاف نہی کھلے عام مسلم طبقہ کے خلاف زہر افشانی ہورہی ہے مسجدوں اور مدرسوں پر حملے ہورہے ہیں عدالتیں بھی دیکھ رہی ہیں یعنی کہ انصاف ملنا اب بہت مشکل ہوگیا ہے اسکے برعکس اگر کسی موقع پر ہمارا کوئی عالم دین یا مفتی کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے تقریر کرے تو ہندو شدت پسند تنظیموں کا دل دکھ جاتا ہے مسلم علمائے کرام کے خلاف مقدمات درج کر دیئے جاتے ہیں انکو جیل بھیج دیا جاتا ہے مسجدوں، مزارات اور مدارس اسلامیہ سے ہندو شدت پسند تنظیموں کو بہت تکلیف اور گھٹن محسوس ہورہی ہے لگاتار آسام، گجرات اتراکھنڈ، بہار، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش میں بلڈوزر چلاکر مسجدیں اور مدارس شہید کئے جارہے ہیں اندور کی مدینہ مسجد پر بھی تین روز قبل بلڈوزر چلا دیا گیا ہے جس وجہ سے اندرور کے مسلمان ذبردست احتجاج کرنے کو مجبور ہیں ثابت ہوگیا ہے کہ مسلم آبادی پر ہندو شدت پسند افراد کتنا بھی ظلم اور جبر ڈھائیں انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی یہی ہے آج کا "نیا انڈیا" واضع رہے کہ بلڈوزر کی زد میں آکر مجبوری، مفلسی، نا امیدی اور پستی کا شکار ہوکر روزی، روٹی اور رہنے کیلئے چھتوں کو ترستے مسلم افراد نفرت اور حسد کی آگ میں جل رہی ہندو شدت پسند تنظیموں کی مسلم مخالف حکمت عملی، مسلم آبادی پر جانلیوا حملوں اور بلڈوزر کلچر کی درندہ صفت کارروائیوں سے پچھلے بارہ سالوں میں جس قدر جانی اور مالی نقصان کو برداشت کررہے ہیں اور جس طرح سے صبر کررہے ہیں وہ مسلم آبادی کے حق میں ایک بڑے صبر وتحمل کی بڑی مثال ہے ظلم اور ناانصافی کے آقا کچھ بھی حکمت عملی اپنالیں مگر اللہ تعالیٰ کی مضبوط پکڑ سے کسی بھی صورت بچ نہی سکتے پڑوسی ملک نیپال کے خوفناک مناظر ظلم اور جبر کرنیوالے درندوں کے لئے ایک معمولی سی جھلک بھر ہے! سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جابر اور شاطر افراد یہ سمجھتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ، مساجد، مزارات اور مسلم آبادی کے گھروں دکانوں کو نیست ونابود کرنے کے بعد یہ لوگ قائم ودائم رہ سکتے ہیں یہ ان جابر اور صاحب اقتدار لوگوں کی بڑی بھول ہے اگر یہ ظلم اور ناانصافی کا ماحول اسی طرح گرم اور پر فتن رہا تو یقین جانو بہت جلد آگے آگے نیپال کی تباہی کی طرح ہی قدرت کے عذاب اور بڑھنے والے ہیں اس خالق حقیقی اور رب العالمین کی پکڑ بڑی سخت اور مضبوط ہے ہر ظلم اور ناانصافی کا حساب لینا دینا رب کائنات کو خوب آتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے! حالات حاضرہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ جہاں بھاجپا کی زیر اقتدار ریاستوں خاص طور سے گجرات، آسام، اترا کھنڈ، مدھیہ پردیش، بہار، دہلی اور اتر پردیش میں مسلم طبقہ کو جھوٹے الزامات لگا کر جیلوں میں ڈال دیا گیا اور ضمانتیں بھی نہیں دی جارہی ہیں انکے گھروں دکانوں اور مقدس مقامات یعنی کہ عبادت گاہوں کو بلڈوزر چلاکر برباد کیا جارہا ہے اور آواز اٹھانے کے عوض تشدد کا شکار بنایا جارہا ہے ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کا غصہ یقینی ہے صد فیصد ہندو شدت پسند نظریہ نے بارہ سالوں میں مسلم آبادی کو نیست ونابود کرتے ہوئے پستی میں دھکیل دیا ہے مسلم طبقہ کے خلاف ہونے والے ظلم و زیادتیوں کے معاملات میں عدالتیں بھی اب جلد اور صاف شفاف انصاف دینے میں لیٹ لطیفی کا شکار بن کر مسلم طبقہ کی تباہی کا منظر اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے جہاں جہاں بھی ہندو اور مسلم افراد کے درمیان جھڑپ ہوتی ہے نتیجہ کے طور پر صرف اور صرف مسلم طبقہ کے افراد کو جبریہ ملزم بنادیا جاتا ہے مسلم افراد پر پتھراؤ اور حملے کرنے کے الزامات عائد کردیئے جاتے ہیں عدالتیں مسلم افراد کو بیقصور ہوتے ہوئے ضمانت دینے میں آنا کانی کرتی ہیں سرکاری مشینری کی شہ پر مسلم آبادی کے صدی پرانے مکانات کو غیر قانونی قرار دے کر مسمار کردیا جاتا ہے قصوروار ظالم ہندو شدت پسند خوشیاں مناتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں سب کچھ سوشل میڈیا پر وائرل ہورہا ہے مگر کوئی بھی مہذب افسر یا جج بے قصور مسلم آبادی کو انصاف دلانے کیلئے راضی نہیں ہے مسلم اقوام سے نفرت حسد اور کھلی ہوئی دشمنی جگ ظاہر ہوچکی ہے پوری ملت اسلامیہ بھی اب خدپرستی کا شکار ہوگئی ہے حالات کے لحاظ سے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ جس قدر ظلم اور جبر مسلم آبادی پر ہورہا ہے وہ ملک کے 80 سال کے جمہوری دور اقتدار کا سیاہ باب ہے یہ سیاہ باب صدا یاد کیا جاتا رہیگا؟

یوپی میں بارش نے مچائی تباہی، کانپور میں دو منزلہ مکان گرنے سے باپ اور تین بیٹیاں ہلاک

کانپور: 6 ستمبر (پی این ایس) سادھ تھانہ علاقے میں واقع ہرنی گاؤں میں اتوار کی صبح بارش کی وجہ سے ایک دو منزلہ مکان اچانک گر گیا۔ ملبے تلے دب کر ایک ہی خاندان کے چار افراد المناک طور پر جاں بحق ہوگئے جبکہ ایک معصوم بیٹی شدید زخمی ہو گئی۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر پہنچے گاؤں والوں نے تقریباً دو گھنٹے کی محنت کے بعد سب کو ملبے سے نکال کر اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے چاروں کو مردہ قرار دے دیا۔ گاؤں والوں نے پولیس اور محکمہ صحت پر بروقت امداد فراہم کرنے میں ناکامی کا الزام لگایا ہے۔ مکان گرنے کا واقعہ سادھ تھانہ علاقے میں واقع ہرنی گاؤں میں پیش آیا۔ مکیش (45) ایک مزدور اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ اتوار کی صبح بارش کے دوران مکان گر گیا۔ مکیش اور اس کی بیٹیاں مایا (16)، نیتو (12)، پلوی (7) اور کاجل (19) بھی گھر کے اندر تھیں۔ پورا خاندان ملبے تلے دب گیا۔ پڑوسیوں اور دیگر جاننے والوں نے فوری طور پر سب کو بچایا اور ہاسپٹل پہنچایا۔ علاج کے بعد انہیں ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ مکیش، مایا، نیتو اور پلوی وہیں مر گئے۔ کاجل کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ مکیش کے کزن تیج بہادر سنگھ نے پولیس اور محکمہ صحت پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ تیج بہادر کا کہنا ہے کہ مکان گرنے کے فوراً بعد سدھ پولیس اسٹیشن کو کئی بار فون کیا گیا، لیکن کافی دیر تک کالز کا جواب نہیں دیا گیا۔ پولیس کے بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے گاؤں والوں نے اپنے طور پر ملبہ ہٹا کر سب کو بچایا۔ زخمیوں کو جب پٹارا سی ایچ سی لے جایا گیا تو وہاں کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا۔ انہیں بروقت علاج مل جاتا تو جانیں بچائی جاسکتی تھیں۔ تیج بہادر سنگھ کے مطابق مکیش کی بیوی بیماری کی وجہ سے پہلے ہی فوت ہوچکی تھی۔ اس دلخراش واقعے میں صرف کاجل ہی بچ پائی۔ کاجل کی دسمبر میں ایک کانفرنس کے ذریعے شادی ہونے والی تھی لیکن شادی ہونے سے پہلے ہی یہ المناک حادثہ پیش آیا۔

ڈی سی پی دیپندر ناتھ چودھری نے بتایا کہ ایک افسوسناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب سادھ پولس تھانہ علاقہ کے تحت ہرنی گاؤں میں ایک کچا مکان گر گیا۔ گھر میں پانچ افراد موجود تھے جن میں سے چار کی موت ہوچکی ہے۔ ایک زخمی رکن زیر علاج ہے۔ علاقے کے ایس ڈی ایم سمیت تمام انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر موجود ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ متاثرہ اور زخمی خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

شرمناک! 60 سالہ شخص پر 4 سالہ معصوم کے ساتھ درندگی کا الزام، لڑکی کی حالت نازک

لکھیم پور کھیری: 6 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے سنگھی تھانہ علاقے میں ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک 60 سالہ شخص پر چار سالہ بچی کو پانچ روپے کا لالچ دے کر درندگی کا نشانہ بنانے کا الزام ہے۔ واردات کے بعد لڑکی خون میں لت پت گھر واپس پہنچی اور گھر والوں کو آپ بیتی بتائی۔ اہل خانہ کی شکایت پر پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا۔ اطلاعات کے مطابق لڑکی اتوار کی صبح تقریباً 30:8 بجے اپنے گھر کے باہر کھیل رہی تھی۔ 60 سالہ ملزم خلیل ولد اشرفی نے اسے پانچ روپے کا لالچ دیا۔ وہ مبینہ طور پر اسے اپنے گھر لے گیا، پھر اسے بکریوں کے ایک شیڈ میں لے گیا، اور اس کی عصمت دری کی۔ واقعے کے بعد لڑکی کسی طرح خون میں لت پت اپنے گھر پہنچی۔ اہل خانہ کے مطابق لڑکی نے اپنی والدہ کو واقعہ کے بارے میں بتایا تو وہ بے ہوش ہوکر گر گئی۔ مشتعل گھر والے جب ملزم کے گھر پہنچے تو اس نے بیلچہ اٹھایا اور ان کا پیچھا کیا۔ اس کے بعد متاثرین نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر ملزم کو حراست میں لے لیا۔ لواحقین لڑکی کو نگھاسن کمیونٹی ہیلتھ سنٹر لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد اسے تشویشناک حالت کے پیش نظر ڈسٹرکٹ ہسپتال ریفر کردیا۔

تیز رفتار موٹر سائیکل بجلی کے کھمبے سے ٹکرائی، دونو جوان جاں بحق، رات بھر کھائی میں پڑی رہیں لاشیں

مئو: 6 ستمبر (پی این ایس) کوپا گنج تھانہ علاقہ کے کرتھی جعفر پور پور نگر پنچایت کے تحت برلئی-دھوار یہسٹھ روڈ پر ہفتہ کی رات ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ جہانیاں پور موڑ کے قریب اندھے موڑ پر تیز رفتار موٹر سائیکل بجلی کے کھمبے سے ٹکرا کر سڑک کے کنارے کھائی میں جا گری۔ موٹر سائیکل پر سوار دونوں نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ حادثے کے بعد مشتعل افراد نے سڑک بلاک کردی۔ تاہم پولیس کی مداخلت کے بعد اب گاؤں والوں نے روڈ جام کو ختم کردیا ہے۔ بلاک پرمکھ سوجیت سنگھ نے بتایا کہ یہ حادثہ رات 9 بجے کے قریب پیش آیا۔ ہفتہ کی رات کو واقعہ کی اطلاع ملتے ہی لواحقین جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور کئی گھنٹے تک دونوں افراد کی تلاش کرتے رہے۔ تاہم اندھیرے کی وجہ سے انہیں تلاش نہیں کیا جاسکا۔ بعد میں، اتوار کی صبح تقریباً 5 بجے، اہل خانہ اور گاؤں والوں نے دوبارہ تلاش شروع کی، جہاں انہیں موٹر سائیکل اور دونوں افراد سڑک کے کنارے کھائی میں پڑے ہوئے ملے۔ اہل خانہ نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ مرنے والوں کی شناخت آکاش (24) ساکن کرکھجفر پور اور اس کے ماموں کے بیٹے نکیش (26) کے طور پر ہوئی ہے جو دوہری گھاٹ تھانہ علاقہ کے گوٹھہ کے رہنے والے ہیں۔ اس واقعہ سے مشتعل ہوکر اہل خانہ اور گاؤں والوں نے برلائی-دھوار یہسٹھ سڑک کو بلاک کردیا۔ گاؤں والوں نے جہانیاں پور موڑ پر سڑک کی ابتر حالت اور حفاظتی انتظامات پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سڑک کی تنگی اور جہانیاں پور موڑ پر اندھا موڑ حادثات کا سبب بن رہا ہے۔ انہوں نے سڑک کو چوڑا کرنے، درختوں کی کٹائی اور سڑک کے کنارے بجلی کے کھمبوں کو فوری طور پر منتقل کرنے کا مطالبہ کیا۔ گاؤں والوں کا احتجاج تقریباً چار گھنٹے تک جاری رہا۔ صورت حال کے جواب میں، جنوبی ٹولہ اور کوپا گنج تھانوں کی پولیس، پی اے سی فورسز کے ساتھ، جائے وقوعہ پر تعینات کی گئی۔ پولیس اور انتظامی اہلکاروں نے گاؤں والوں کو سمجھایا۔ پولیس فی الحال مزید کارروائی کی تیاری کررہی ہے۔

طویل علالت کے بعد شہر کی معروف شخصیت حاجی ظہیر الحسن ایڈووکیٹ کا انتقال

بلندشہر کچھری میں سول وکیل کے طور پر تقریباً چھ دہائیوں تک خدمات انجام دیں

بلندشہر 6 ستمبر، زبیر شاد سکندرآباد کی معروف سماجی وقانونی شخصیت اور سینئر سول وکیل صوفی ظہیر الحسن ایڈووکیٹ کا 83 برس کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ انہوں نے اتوار کو اپنے گھر پر آخری سانس لی۔ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی اہل خانہ، عزیز و اقارب، دوست احباب اور متعلقین میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحوم صوفی ظہیر الحسن ایڈووکیٹ ایک نہایت نیک، شریف، ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ وہ اپنے نرم مزاج اور شائستہ برتاؤ کے باعث شہر میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ قانونی شعبے میں بھی انہوں نے طویل عرصے تک اپنی خدمات انجام دیں اور اپنے پیشہ ورانہ کردار کے باعث نمایاں مقام حاصل کیا۔ مرحوم کے بڑے فرزند صابر غازی نے بتایا کہ والدمحترم نے 1962 سے 2020 تک بلندشہر کچھری میں سول وکیل کے طور پر تقریباً چھ دہائیوں تک خدمات انجام دیں۔ اس دوران انہوں نے متعدد قانونی معاملات میں اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ طویل قانونی سفر کے باوجود ان کی سادگی، شرافت اور ملنساری ہمیشہ برقرار رہی۔ مرحوم کی نماز جنازہ نماز مغرب کے بعد خورجہ روڈ واقع قبرستان میں ادا کی گئی، جہاں انہیں سپرد خاک کردیا گیا۔ نماز جنازہ اور تدفین میں سیاسی، سماجی اور قانونی شعبوں سے وابستہ شخصیات سمیت شہر کے معززین، وکلاء، رشتہ داروں اور بڑی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔ مرحوم ظہیر الحسن ایڈووکیٹ کے انتقال پر اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے لوگوں نے کہا کہ ان کی وفات سے شہر نے ایک نیک، شریف اور ملنسار شخصیت کو کھو دیا ہے، جس کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ پسماندگان میں ان کے دو بیٹے صابر حسن غازی اور ذکر الحسن غازی ایڈووکیٹ سمیت دیگر اہل خانہ شامل ہیں۔ مرحوم کے چھوٹے فرزند ذکر الحسن نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی اپیل کی ہے۔

مرادآباد–آگرہ ہائی وے پر ڈمپر اور آٹو رکشہ کے درمیان تصادم میں 2 بچوں سمیت 5 کی موت، 6 زخمی

سنبھل: 6 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں مرادآباد-آگرہ قومی شاہراہ پر اتوار کی صبح ایک دل دہلا دینے والا سڑک حادثہ پیش آیا۔ بجوئی تھانہ علاقہ کے بامنیٹا گاؤں کے قریب مسافروں سے بھرا آٹو رکشہ تیز رفتار ڈمپر سے ٹکرا گیا۔ خوفناک حادثے میں دو بچوں سمیت پانچ افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ 6 افراد شدید زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ تمام زخمیوں کو علاج کے لیے چندوسی، سنبھل اور مرادآباد کے مختلف اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ عینی شاہدین اور پولیس کے مطابق آٹو رکشا بجوئی سے چندوسی جارہا تھا۔ جیسے ہی وہ بامنیٹا گاؤں کے قریب پہنچا، آٹو ڈرائیور نے ایک معذور شخص کی ٹرائی سائیکل سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے گاڑی پر کنٹرول کھو دیا جو اچانک سڑک پر آگیا۔ بے قابو آٹو سیدھا آنے والے ڈمپر سے ٹکرا گیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ آٹو مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور ڈمپر بھی بے قابو ہوکر سڑک کے کنارے کھائی میں الٹ گیا۔

بائک سائیکل کی ٹکر میں زخمی سریندر کی بھی موت

دیوبند، 6/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند مظفر نگر اسٹیٹ ہائی وے پر واقع کھٹولی موڑ کے قریب بائک اور سائیکل کے درمیان ٹکر میں زخمی ہونے والے ایک سائیکل سوار 55 سالہ سریندر کی بھی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ میر پور موہن پور کے رہائشی 32 سالہ وکاس دھیمان کی بھی موقع پر ہی موت ہوگئی تھی۔ ایک ہی حادثے میں دو جانوں کے ضیاع سے علاقے میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ اطلاعات کے مطابق وکاس دھیمان جمعہ کی دیر شام اپنی بائک پر دیوبند سے ناگل لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران کھٹولی گاؤں کا رہنے والا سریندر کھٹولی موڑ کے قریب سڑک عبور کررہا تھا کہ بائک اس کی سائیکل سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں وکاس کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ سریندر شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور سریندر کو علاج کے لیے ناگل سی ایچ سی پہنچایا۔

فرنیچر ہاؤس میں لگی آگ: فائر بریگیڈ نے قابو پایا

دیوبند، 6/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے مجنوں والا روڈ پر واقع آزاد بھارت فرنیچر ہاؤس میں صبح قریب ساڑھے سات بجے کے درمیان آگ لگ گئی، آگ گراؤنڈ فلور پر رکھے فرنیچر سے شروع ہوکر پہلے فلور تک پہنچ گئی۔ شوروم سے آگ اور دھواں اٹھتے ہوئے دیکھ آس پروس کے لوگوں نے فائر بریگیڈ کو واقعہ کی اطلاع دی، خبر ملتے ہی موقع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی ٹیم نے آگ بجھانے کا کام شروع کردیا، اس دوران ڈیوٹی کے لئے سہارنپور پہنچی ہاپوڑ کی فائر بریگیڈ ٹیم کو بھی موقع پر بلالیا گیا، آگ بڑھتی ہوئی دیکھ فائر بریگیڈ یونٹ بیہٹ کو بھی موقع پر بلالیا گیا۔ بعد ازیں فائر فائٹر نے بریزنگ اپریٹس سیٹ پہن کر شوروم میں داخل ہوگئے اور بمشکل تمام آگ پر قابو پایا، راحت کی بات یہ رہی کہ اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا جبکہ شوروم میں رکھا فرنیچر پوری طرح جل گیا۔

85 سالہ پدم شری پروفیسر لہرت کو آئی سی یو میں تھپڑ

ایسوسی ایٹ پروفیسر نے دی گالی، بی ایچ یو میں جانچ شروع

بنارس: 6 ستمبر (پی این ایس) بی ایچ یو اسپتال آئی سی یو-85 سالہ پدم شری پروفیسر ٹی کے پر تھپڑ مارنے اور بدسلوکی کا الزام لگا ہے۔ لہری جو آٹھ ماہ سے بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) اسپتال کے آئی سی یو میں داخل ہیں، اس واقعہ نے غم وغصے کو جنم دیا ہے۔ یہ الزام کارڈیوتھوراسک ڈیپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر اروند پانڈے کے خلاف لگا ہے۔ اہل خانہ کے مطابق پروفیسر لہری پر 29 اگست کی رات کو سپر اسپیشلٹی بلاک کی پانچویں منزل پر آئی سی یو میں حملہ کیا گیا اور انہیں تھپڑ مارا گیا۔ اس کے بعد ان کے چہرے پر زخموں اور ایک آنکھ میں سرخی کی تصاویر اور ویڈیوز بھی اہل خانہ کو فراہم کی گئیں۔ واقعہ کے منظر عام پر آنے کے بعد اہل خانہ نے بی ایچ یو کے وائس چانسلر، آئی ایم ایس ڈائریکٹر اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو ای میل کے ذریعے شکایت کی۔ اہل خانہ نے پروفیسر لہری کے طبی معائنے اور ضرورت پڑنے پر پولیس کارروائی کی بھی درخواست کی ہے۔ شکایت ملنے کے بعد بی ایچ یو انتظامیہ نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا۔ آئی ایم ایس کے ڈائریکٹر اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے پروفیسر ٹی کے لہری کی حالت کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئی سی یو کا دورہ کیا۔ بورڈ ممبران نے بھی آئی سی یو کا دورہ کیا اور معائنہ کیا اور توقع ہے کہ وہ جلد اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ تاہم، بی ایچ یو اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پروفیسر یونیت کمار نے کہا کہ حملہ کے الزامات درست نہیں لگتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر اروند پانڈے پروفیسر لہری کی مسلسل دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اروند پانڈے سے فون اور ٹیکسٹ میسج کے ذریعے ان کے واقعات کا ورژن حاصل کرنے کے لیے رابطہ کرنے کی کوششیں بے نتیجہ رہی۔ پروفیسر ٹی کے لہری کی بی ایچ یو سے طویل اور گہری وابستگی ہے۔ 3 جنوری 1941 کو کولکتہ میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر لہری 2003 میں IMS-BHU سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد بھی وہ طویل عرصے تک مریضوں کو دیکھتے رہے، سپر اسپیشلٹی بلاک میں گھر سے OPD تک پیدل چلتے رہے۔ انہیں 2006 میں ان کی لگن اور مریضوں کی خدمت کے لیے پدم شری سے نوازا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی پنشن کا بڑا حصہ اداروں کو دے دیتے ہیں اور کسی سے مالی مدد لینا پسند نہیں کرتے۔ فی الحال، پروفیسر T.K. لاہری گزشتہ آٹھ ماہ سے آئی سی یو میں داخل ہیں اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ان کا علاج کر رہی ہے۔ بی ایچ یو انتظامیہ کی تحقیقاتی رپورٹ کے بعد ہی یہ واضح ہوسکے گا کہ آئی سی یو میں ان کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

ڈاکٹروں کی مبینہ لاپروائی کی انتہا، متوفیہ کو صحت مند بتا کر اسپتال سے کیا ڈسچارج

اہل خانہ کی اسپتال میں ہنگامہ آرائی، اسپتال کا عملہ موقع سے فرار، پولیس سے کارروائی کا مطالبہ

بلندشہر 6 ستمبر، زبیر شاد بلندشہر کے بھوڑ چوراہے پر واقع پرگتی ملٹی اسپیشلٹی اسپتال کے عملے نے مبینہ طور پر ہفتہ کی دوپہر ایک متوفیہ خاتون کو صحت مند بتا کر اسپتال سے ڈسچارج کردیا۔ اہل خانہ کو جب خاتون کے انتقال کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اسپتال میں احتجاج کرتے ہوئے ہنگامہ کھڑا کردیا۔ ہنگامے کے دوران اسپتال کا عملہ موقع سے فرار ہوگیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور لوگوں کو سمجھا بجھا کر معاملہ پرسکون کرایا۔ اہل خانہ نے بغیر پوسٹ مارٹم کرائے اسپتال کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس کی جانب سے کارروائی کی یقین دہانی کے بعد اہل خانہ لاش کو گھر لے گئے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق چولہ علاقے کے گاؤں کورالی کے رہنے والے ہاشمی عالم کی 23 سالہ اہلیہ مسکان کو زچگی کی تکلیف کے بعد اہل خانہ نے جمعرات کی رات بھوڑ چوراہے پر واقع پرگتی ملٹی اسپیشلٹی اسپتال میں داخل کرایا تھا۔ ہفتہ کے روز متوفیہ خاتون کو صحت مند بتا کر گھر بھیجے جانے کے بعد اہل خانہ نے ڈلیوری کے دوران اسپتال کے عملے پر لاپروائی برتنے کا الزام عائد کرتے ہوئے ہنگامہ کیا۔ اہل خانہ کے ہنگامے کو دیکھ کر اسپتال کا عملہ اور زیر علاج دیگر مریض بھی وہاں سے چلے گئے۔ موقع پر پہنچی پولیس نے لوگوں کو سمجھایا اور تحریر دینے کو کہا، تاہم اہل خانہ فوری کارروائی کے مطالبے پر بضد رہے۔ بعد ازاں وہ بغیر پوسٹ مارٹم کرائے لاش کو گھر لے گئے۔ متوفیہ کے دیور جان عالم نے بتایا کہ جب ان کی بھابھی کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا تو وہ بالکل صحت مند تھیں۔ جمعہ کے روز انہوں نے ایک بیٹی کو جنم دیا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ ڈلیوری کے دوران اسپتال کے عملے کی مبینہ لاپروائی سے مسلسل خون بہتا رہا۔ عملے نے خون کی کمی بتاتے ہوئے تقریباً تین یونٹ خون کا انتظام کرنے کو کہا، جسے فوری طور پر فراہم کردیا گیا۔ جان عالم کے مطابق ہفتہ کی صبح اسپتال کے عملے نے ڈسچارج سے قبل رقم جمع کرانے کی بات کہی۔ اس پر وہ اپنے والد شمی خاں کے ساتھ رقم نکالنے کے لیے بینک چلے گئے۔ اسی دوران اسپتال کے عملے نے ان کی بھابھی کو مبینہ طور پر مردہ حالت میں ہی صحت مند بتا کر اسپتال سے باہر کردیا اور گھر لے جانے کی بات کہی۔ انہوں نے بتایا کہ جب والدہ نے ڈسچارج کی اطلاع دی تو وہ فوراً اسپتال پہنچے، لیکن ان کے پہنچنے سے قبل ہی اسپتال کا عملہ وہاں سے جاچکا تھا۔ جب انہوں نے اپنی بھابھی کو دیکھا تو وہ مردہ حالت میں تھیں۔ اہل خانہ نے اسپتال انتظامیہ اور متعلقہ عملے کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی جانچ اور کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔

چترکوٹ میں سیلاب وبارش سے متاثرین کو ہر ممکن مدد دی جائے: یوگی

فصلوں اور مکانات کے نقصان کا فوری سروے، مستحقین کو ضابطے کے مطابق معاوضہ دینے کی ہدایت

لکھنؤ: 06 ستمبر۔اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج شدید بارش سے متاثرہ ضلع چترکوٹ کے دورے کے بعد اپنی سرکاری رہائش گاہ پر اعلیٰ افسران کے ساتھ اجلاس کرکے امدادی اور بازآبادکاری کے کاموں کا جائزہ لیا۔انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی جائے۔فصلوں اور مکانات کو پہنچنے والے نقصان کا فوری سروے کراکر مستحق افراد کو ضابطے کے مطابق امداد دی جائے۔وزیراعلیٰ نے مند اکنی دریا کے کیچمنٹ ایریا میں ہونے والے تجاوزات کی نشاندہی کرکے انہیں ہٹانے کی کارروائی کرنے، دریا پر بنے فٹ اوور برج کا حفاظتی آڈٹ کرانے اور منداکنی میں سیوریج اور نالوں کا پانی کسی بھی صورت میں نہ جانے دینے کے لیے ٹھوس منصوبہ تیار کرنے کی ہدایات دیں۔انہوں نے چترکوٹ دھام کے تاجروں اور مٹھوں، مندروں کو ہونے والے نقصان کا جائزہ لے کر امداد فراہم کرنے کے ساتھ ہی مستقبل میں ایسی صورت حال سے ہونے والے نقصان کو کم کرنے کے لیے طویل مدتی منصوبہ تیار کرنے کو کہا۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ کسانوں کی فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا سروے جلد مکمل کرایا جائے اور مستحق کسانوں کو ضابطے کے مطابق معاوضہ فراہم کیا جائے۔مکمل طور پر تباہ شدہ مکانات کے خاندانوں کو وزیراعلیٰ رہائش اسکیم کا فائدہ دیا جائے۔جزوی طور پر متاثرہ مکانات کی مرمت کے لیے بھی متاثرہ خاندانوں کو مالی امداد فراہم کی جائے۔وزیراعلیٰ نے چترکوٹ دھام کے تاجروں کو ہونے والے نقصان کا جائزہ لینے کی ہدایات دیں۔انہوں نے کہا کہ متاثرہ تاجروں کو امداد اور معاوضہ فراہم کرنے کے لیے خصوصی انتظام کیا جائے۔مٹھوں اور مندروں کو پہنچنے والے نقصان کا بھی سروے کرایا جائے اور ان کی مرمت کا کام جلد شروع کرایا جائے۔ان مذہبی اور ثقافتی مقامات کے تحفظ کے لیے حکومت ضروری تعاون فراہم کرے گی۔امدادی کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ باقی ماندہ امدادی کٹس کی تقسیم 48 گھنٹے کے اندر متاثرہ افراد کے درمیان یقینی بنائی جائے۔انہوں نے کہا کہ امدادی سامان پہنچانے میں کسی بھی طرح کی لاپروائی نہیں ہونی چاہیے۔انتظامیہ متاثرہ خاندانوں کے درمیان مسلسل موجود رہ کر ان کی ضرورت کے مطابق امداد فراہم کرے۔وزیراعلیٰ نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں صحت کی خدمات کے حوالے سے بھی خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایات دیں۔انہوں نے کہا کہ محکمہ صحت کی ٹیمیں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل دستیاب رہیں اور متاثرہ افراد کو ضروری طبی امداد بروقت فراہم کی جائے۔انہوں نے کہا کہ سیلاب کا پانی اترنے کے بعد متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔اس کے پیش نظر متاثرہ علاقوں میں صفائی، صاف پینے کے پانی اور صحت سے متعلق ضروری انتظامات پر خصوصی توجہ دی جائے۔چیف میڈیکل آفیسر کی قیادت میں محکمہ صحت کی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں مسلسل نگرانی رکھیں اور کسی بھی بیماری کی علامات سامنے آنے پر فوری علاج اور ضروری کارروائی یقینی بنائیں۔وزیراعلیٰ نے منداکنی دریا کے کیچمنٹ ایریا میں تجاوزات کے سلسلے میں حکومت کے افسران کو ضلعی افسران، عوامی نمائندوں اور مقامی شہریوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ کیچمنٹ ایریا میں ہونے والے تجاوزات کی نشاندہی کرکے ضابطے کے مطابق انہیں ہٹانے کی کارروائی کی جائے۔گھاٹ کی توسیع کے لیے ضروری منصوبہ تیار کیا جائے۔وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ مقدس منداکنی دریا میں کسی بھی صورت میں سیوریج یا نالوں کا پانی نہیں جانا چاہیے۔اس کے لیے محکمہ سیاحت، محکمہ آبپاشی اور محکمہ شہری ترقی باہمی تال میل سے ٹھوس منصوبہ تیار کرکے اسے نافذ کریں۔انہوں نے کہا کہ منداکنی چترکوٹ کے عقیدے سے وابستہ ہے۔اس کی صفائی اور پاکیزگی برقرار رکھنا تمام متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔منداکنی دریا پر بنے فٹ اوور برج کی حفاظت کے پیش نظر وزیراعلیٰ نے محکمہ تعمیرات عامہ کو اس کا حفاظتی آڈٹ کرانے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ عوامی تحفظ سے متعلق تعمیراتی کاموں کی سلامتی یقینی بنائی جائے اور ضرورت کے مطابق فوری اصلاحی کارروائی کی جائے۔وزیراعلیٰ نے چترکوٹ دھام سے ہوائی اڈے جانے والی سڑک کے تعمیراتی کام کا بھی جائزہ لیا۔انہوں نے ہدایت دی کہ اس سڑک کا کام وجے دشمی سے پہلے ہر حال میں مکمل کرایا جائے۔کام میں ہوئی تاخیر کی وجوہات کا جائزہ لے کر متعلقہ افراد کی جواب دہی طے کی جائے۔وزیراعلیٰ نے مویشیوں کے تحفظ کے لیے گؤشالاؤں کا معائنہ کرانے اور وہاں مناسب مقدار میں چارے کا انتظام یقینی بنانے کی ہدایات دیں۔انہوں نے لمپی ڈیزیز سے بچاؤ کے لیے بھی تمام ضروری انتظامات کرنے کو کہا۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ امداد اور بازآبادکاری کے ساتھ چترکوٹ کے لیے ایسی منصوبہ بندی تیار کی جائے، جس سے مستقبل میں شدید بارش اور سیلاب کی صورت حال میں ہونے والے نقصان کو کم کیا جاسکے۔اس میں منداکنی کے قدرتی بہاؤ، کیچمنٹ ایریا، تجاوزات، نکاسی آب اور دیگر ضروری انتظامات پر خصوصی توجہ دی جائے۔

سہارن پور میں مسجد کا انہدام آئین اور قانون کی بالادستی کا تمسخر ہے: مولانا کلب جواد نقوی

سہارنپور کی مسجد کے انہدام پر مولانا کلب جواد نقوی کا سخت ردِ عمل

لکھنؤ:۶ ستمبر:سہارنپور کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع مسجد کے انہدام کے واقعہ پر مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے سخت ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسجد پر جس طرح بلڈوزر چلایا گیا اس سے قانون کی حکمرانی، آئینی اقدار اور انتظامیہ کی جواب دہی پر سنگین سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔

مولانا کلب جواد نقوی نے کہا کہ اگر کسی تعمیر کو قانون کے تحت ہٹانا ضروری تھا تو حکومت کو قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا اختیار ہے، لیکن قانون نافذ کرنے والا کوئی بھی افسر خود قانون سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔عدالت نے جو وقت دیا تھا افسروں نے اسکا بھی خیال نہیں کیا، اس سے یہ کارروائی مشتبہ ہے جس کی جانچ ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اس پورے واقعہ میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مسجد کو منہدم کرنے کا تحریری حکم کس افسر نے جاری کیا، کس نے اس کی منظوری دی، کس قانونی اختیار کے تحت جے سی بی اور دیگر مشینری استعمال کی گئی اور پوری کارروائی کی کمان کس کے ہاتھ میں تھی؟ مولانا نے کہا کہ یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ کارروائی عدلیہ کے حکم کی تعمیل میں کی گئی بلکہ اصل حکم کو عوام کے سامنے رکھا جائے اور کارروائی کے طریقہ کار کی جانچ ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ سہارنپور کے متعلقہ انتظامی اور پولیس افسران کے کردار کی آزاد، غیر جانب دار اور اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات ہونی چاہیے۔تحقیقات سے پہلے کسی افسر کو مجرم قرار دینا مناسب نہیں، لیکن کسی افسر کو صرف اس کے عہدے کی بنیاد پر تحقیقات سے باہر رکھنا بھی قانون کی حکمرانی کے خلاف ہوگا۔مولانا نے کہا کہ ہندوستان کسی استعماری ذہنیت سے نہیں بلکہ آئین اور قانون سے چلتا ہے۔کسی سرکاری عہدے پر بیٹھا ہوا افسر قانون سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔انہوں نے کہا:» ”ہم کسی غیر قانونی تعمیر کی حمایت نہیں کر رہے ہیں۔ہمارا سوال بالکل واضح ہے ہی اگر کوئی تعمیر غیر قانونی تھی تو قانون کے مطابق کارروائی کیجیے، لیکن اگر قانون نافذ کرنے کے عمل میں ہی قانون کو نظرانداز کیا گیا ہے تو پھر ذمہ دار افسران سے بھی جواب طلب ہونا چاہیے۔“انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں آئین کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے، خواہ کسی بھی تعمیر کو گرانا یا ہٹانا ہو۔ہندوستان میں ہر سرکاری دفتر، شاہراہوں، اور دیگر سرکاری جگہوں پر مندر موجود ہیں، کیا وہ سب قانونی ہیں۔ آخر ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہوتی؟ مولانا ڈاکٹر کلب جواد نقوی نے کہا کہ وہ اس معاملے میں سپریم کورٹ، الہ آباد ہائی کورٹ، وزیرِاعظم دفتر، صدرِ جمہوریہ، وزیرِاعلیٰ اتر پردیش اور گورنر اتر پردیش کے سامنے آزادانہ تحقیقات اور ذمہ دار افسران کی جواب دہی کا مطالبہ رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ اگر کسی افسر کی جانب سے آئینی اور قانونی حدود سے تجاوز، اختیارات کا ناجائز استعمال یا کسی جرم کا ثبوت ملتا ہے تو اس کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہیے اور عدالت میں جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق سخت سزا ملنی چاہیے۔آخر میں مولانا کلب جواد نقوی نے کہا:» ”یہ لڑائی صرف ایک عمارت کی چار دیواری کی نہیں ہے؛ یہ سوال ہے کہ ہندوستان میں قانون بڑا ہے یا قانون نافذ کرنے والے کی من مانی۔ہم آئین کے دائرے میں انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ اگر کوئی افسر مجرم ثابت ہوتا ہے تو اس کی کرسی نہیں، اس کا عمل قانون کے کٹہرے میں کھڑا ہونا چاہیے۔“«

مولانا نے مطالبہ کیا کہ:

- مسجد کے انہدام کا اصل تحریری حکم عوام کے سامنے لایا جائے۔
- حکم نامے کا نمبر، تاریخ اور دستخط کرنے والے افسر کا نام واضح کیا جائے۔
- مکمل انتظامی فائل اور نوٹ شیٹ محفوظ کی جائے۔
- سی سی ٹی وی فوٹیج اور کارروائی کی ویڈیوگرافی محفوظ کی جائے۔
- جے سی بی، ڈمپر اور دیگر سرکاری مشینری کے استعمال کے حکم کی تحقیقات کی جائیں۔
- پولیس اور پی اے سی کی تعیناتی کس حکم پر ہوئی، اس کا ریکارڈ سامنے لایا جائے۔
- کارروائی میں شامل ہر افسر اور ملازم کے کردار کی آزادانہ تحقیقات کی جائیں۔
- اگر کسی افسر کی جانب سے اختیارات کے غلط استعمال یا قانون کی خلاف ورزی ثابت ہو تو اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرکے قانونی کارروائی کی جائے۔
- اگر تحقیقات میں جرم ثابت ہو تو عدالت کے ذریعے قانون کے مطابق سزا دلائی جائے۔
- اگر کسی افسر کی انتظامی بدعنوانی یا سنگین بدعنوانی ثابت ہو تو اس کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی اور قانون کے مطابق برخاستگی کی کارروائی کی جائے۔

جب تک امتیاز ہے، تب تک ریزرویشن رہے گا: انوپریا پٹیل

دیوریا، 06 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر مملکت برائے صحت وخاندانی بہبود اور اپنا دل (ایس) کی قومی صدر انوپریا پٹیل نے اتوار کو کہا کہ جب تک معاشرے میں امتیاز ہے، تب تک ریزرویشن رہے گا اور آئین کی جانب سے دیے گئے اس حق کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔انہوں نے آج یہاں شہر کے ٹاؤن ہال آڈیٹوریم میں ضلعی سطح کے کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریزرویشن کسی کی خیرات یا بھیک نہیں، بلکہ آئین کی دین ہے۔ آئین نے سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ، دلت، محروم اور دبے کچلے معاشرے کو سرکاری ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں ریزرویشن کی سہولت دی ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکز کی نریندر مودی حکومت نے معاشی طور پر کمزور طبقے کو بھی 10 فیصد ریزرویشن دیا ہے۔اس سے ریزرویشن کا فائدہ اب کسی ایک طبقے تک محدود نہیں رہا ہے۔محترمہ پٹیل نے کہا کہ انتخابات آتے ہی ریزرویشن پر بحث تیز ہوجاتی ہے۔لوگوں کو گمراہ ہونے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کہ انتخابات سے پہلے ہی یہ مسئلہ کیوں اٹھایا جاتا ہے۔ جو لوگ ریزرویشن کو لے کر گمراہی پھیلا رہے ہیں، ان سے سوال کیا جانا چاہیے کہ کیا معاشرے میں امتیاز پوری طرح ختم ہوگیا ہے۔کیا سرکاری ملازمتوں کی خالی آسامیوں کا بیک لاگ مکمل ہوگیا ہے۔کیا تعلیمی اداروں میں پسماندہ، دلت اور محروم معاشرے کے بچے اتنی تعداد میں پہنچ پائے ہیں، جتنی ان کی حصہ داری ہونی چاہیے۔اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ امتیاز اب بھی جاری ہے۔انہوں نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ جو پارٹیاں آج لوگوں کے حقوق کو لے کر فکرمند نظر آرہی ہیں، انہیں یہ بھی بتانا چاہیے کہ اقتدار میں رہنے کے دوران انہوں نے پسماندہ، دلت اور محروم معاشرے کے حقوق کے لیے کیا کیا۔

دادامیاں کی درگاہ پر سماجی کارکنوں اور صحافیوں نے عقیدت کی چادر پیش کی

ملک میں امن، بھائی چارے اور ریاست کی خوشحالی کے لیے اجتماعی دعا □ نیپال سیلاب سانحہ میں جاں بحق افراد کی مغفرت اور امن وسکون کے لیے بھی دعا مانگی گئی □ عرس میں رات بھر گونجی صوفیانہ قوالی، لنگر میں امڈا عقیدت مندوں کا ہجوم

لکھنؤ۔دارالحکومت کے مال ایونیو میں واقع حضرت محمد علی شاہ داتا میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک عرس کا انعقاد پورے مذہبی جوش وخروش اور عقیدت کے ساتھ جاری ہے۔اس روحانی موقع پر اتر پردیش ضلع منظور شدہ صحافی ایسوسی ایشن اور سماجی کارکنوں کی جانب سے عقیدت کی چادر پیش کی گئی۔اس موقع پر ریاستی ہیڈکوارٹر سے منظور شدہ آزاد صحافی ڈی۔ پی۔ شکلا خصوصی طور پر موجود رہے۔اس دوران سجادہ نشین ومتولی حضرت خواجہ شباہت حسن شاہ کی موجودگی میں ملک میں باہمی بھائی چارے، امن وامان، سکھ وشانتی اور اتر پردیش کی ترقی وخوشحالی کے لیے اجتماعی طور پر خصوصی دعا کی گئی۔ساتھ ہی نیپال میں آنے والے بھیانک سیلاب میں جان گنوانے والوں کی مغفرت اور ان کے اہل خانہ کو صبر عطا کرنے کے لیے بھی دعا کی گئی۔مزار شریف پر معاشرے کے تمام طبقات، صحافیوں اور ان کے اہل خانہ کی خوشحالی، صحت اور کامیابی کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔اس روحانی محفل میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے درگاہ پر حاضری دے کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔اس موقع پر اتر پردیش ضلع منظور شدہ صحافی ایسوسی ایشن کے چیئرمین عزیز صدیقی، صدر زبیر احمد اور جنرل سکریٹری عبدالوحید نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ حضرت داتا میاں کی درگاہ صدیوں سے محبت، انسانیت اور گنگا جمنی تہذیب کی شناخت رہی ہے۔ ایسے روحانی اجتماعات معاشرے میں باہمی بھائی چارے، خیرسگالی اور اتحاد کو مضبوط کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج ملک اور دنیا کو نفرت نہیں بلکہ صوفی بزرگوں کی تعلیمات یعنی محبت، امن اور انسانیت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ترقی، امن وسلامتی سے نوازے اور ہر انسان کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائے۔اس موقع پر اتر پردیش ضلع منظور شدہ صحافی ایسوسی ایشن کے چیئرمین عزیز صدیقی، صدر زبیر احمد، جنرل سکریٹری عبدالوحید، سکریٹری توصیف حسین، وامق خان، پرویز اختر، مرتضیٰ علی، محمد علی ساحل، عمران خان، عامر مختار، قدرت اللہ خان، جسویر گاندھی، عارف مقیم، شاداب قریشی، آفاق احمد، محمد سلمان، دانش حسن خان، سوربھ شریواستو، امرجیت، واصی احمد صدیقی، تنویر احمد، بالی ووڈ کے فوٹوگرافر شیوم سنگھ، ڈاکٹر محمد عادل، ڈاکٹر خطیب الرحمن وارثی، ارشاد عارفی، حسن وارث وارثی، حسین وارث وارثی، محمد کیف سمیت متعدد معزز افراد موجود رہے۔

خدمت خلق بڑے ثواب کا کام: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ، ۶ رستمبر۔خاتم الانبیاء رسول اکرمؐ کی تعلیمات وہدایات اور شرعی احکام کے مطابق خدمت خلق بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ یہ نیک عمل توفیق الٰہی سے انجام پاتا ہے۔ہم کو چاہیے کہ یہ کام انفرادی واجتماعی طور پر رضائے الٰہی کے لیے خوش دلی سے کریں۔اس لیے کہ یہ مبارک عمل نہ صرف انسانیت کی تعمیر وترقی اور فلاح وبہبود کا سبب ہے بلکہ یہ اپنے کرنے والے کی شخصیت کو نکھارتا ہے اور اس کو خالق کائنات سے قریب بھی کرتا ہے۔ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا، میکس ہاسپٹل اور کائنڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے دارالعلوم فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد ماہانہ مفت طبی کیمپ سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مندوں اور غریبوں کی امداد وتعاون کرنا اسلام کی درخشاں تعلیمات وہدایات پر عمل کرنا ہے۔ خدمت خلق جیسے نیک کام کے نمونے ہم کو خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت مبارک اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں بہ کثرت ملتے ہیں۔مولانا نے کہا کہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام اس مفت طبی کیمپ کا آغاز مولانا ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ۲۰۰۰ء میں ہوا تھا۔ یہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو لگتا ہے۔ اس کیمپ سے بلاتفریق مذہب وملت ہزاروں افراد مستفید ہوچکے ہیں۔ یہاں مفت میں چشمے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر، شوگر، تھائی رائیڈ، امراض نسواں وغیرہ کی جانچ اور مفت دوائیں دی جاتی ہیں۔اس کیمپ میں کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب، ڈاکٹر صائمہ عامر ماہر امراض نسواں، میکس ہاسپٹل کی پوری ٹیم، ٹیکنیشین اویس احمد، عنبر ٹرسٹ کے زبیر احمد قدوائی نے اپنی خدمات انجام دیں۔مہمانوں کا استقبال غفران احمد اور عدنان خاں نے کیا۔شکریہ فیض احمد اور نظامت کے فرائض قاری ہارون نظامی نے انجام دیا۔اس موقع پر مولانا محمد مشتاق، نائب امام عیدگاہ قاری عبدالحئی فرنگی محلی، شیخ راشد علی مینائی، مولانا محمد شمیم، علی احمد، قاری محمد قمر الدین کے علاوہ کئی معزز افراد موجود تھے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن کے نزدیک تعلیم کا مقصد باشعور اور ذمہ دار شہریوں کی تعمیر تھا: ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

مولانا آزاد میموریل اکادمی کی جانب سے شانتی بدھ وہار میں تعلیمی مذاکرہ کا انعقاد

لکھنؤ، 6 ستمبر۔مولانا آزاد میموریل اکادمی، لکھنؤ کے زیر اہتمام یوم اساتذہ کے موقع پر بدھ شانتی وہار، اورنگ آباد کے امبیڈکر ہال میں ”وکست بھارت 2047: قوم کی تعمیر میں اساتذہ، نوجوانوں اور نئی نسل کا کردار“ کے موضوع پر ایک سیمینار اور تعلیمی پروگرام منعقد کیا گیا۔ بچوں نے مختلف تعلیمی پروگرام پیش کیے اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بچوں کو مہمانوں کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا۔اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے نزدیک تعلیم کا مقصد صرف روزگار کا حصول نہیں بلکہ باشعور، ذمہ دار اور بیدار شہری تیار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر رادھا کرشنن اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد، دونوں نے تعلیم کو قوم کی تعمیر کی مضبوط بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وکست بھارت 2047 کی تعمیر کے لیے اساتذہ کی رہنمائی اور نوجوانوں کی صلاحیتوں کو صحیح سمت دینا ضروری ہے۔اساتذہ سمت متعین کریں گے اور نوجوان اپنی صلاحیت، علم اور عزم کے ساتھ ایک مضبوط اور ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ بھنتے اٹ دیپ نے تعلیم کے ذریعے اخلاقی اقدار، امن اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ پروفیسر آر۔ بی۔ مورے نے نوجوانوں کو حقائق، علم اور دلیل کی بنیاد پر اپنی سوچ کو فروغ دینے کی تلقین کی، جبکہ پروفیسر منی رام نے نئی نسل کی رہنمائی اور کردار سازی میں اساتذہ کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔

رام مندر میں عطیہ چوری معاملہ: ٹرسٹ کے باہر چمپت رائے کا اثر اب بھی باقی

لکھنو: 6 ستمبر (پی این ایس) شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر اٹرسٹ کی تنظیم نو کے ساتھ ہی سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے کی ٹرسٹ میں واپسی سے متعلق قیاس آرائیوں پر مکمل طور پر روک لگادی گئی ہے۔ان کا نام نئے ٹرسٹیز کے اعلان میں شامل نہیں ہے، لیکن نئے ٹرسٹ سسٹم میں ان کی موجودگی عہدے کی بجائے اثر ورسوخ، تجربے اور رہنمائی کے کام میں دکھائی دیتی ہے۔ چمپت رائے، جنہوں نے برسوں سے رام مندر کی تعمیر اور انتظامات کی نگرانی کی ہے، ہوسکتا ہے کہ اب باضابطہ طور پر ٹرسٹ کا حصہ نہ ہوں، لیکن مندر سے متعلق اہم معاملات میں ان کا تجربہ نئی ٹیم کے لیے اہم رہ سکتا ہے۔نئے ٹرسٹیوں کے انتخاب میں چمپت رائے کی رائے کو بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ نئے مقرر کردہ خزانچی مہیش بھاگچند کا ان کے قریبی مانے جاتے ہیں۔دریں اثنا، جنرل سکریٹری کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد گووند دیوگری کی چمپت رائے سے ملاقات نے بھی نئے نظام میں تجربے اور تسلسل کے بارے میں بات چیت کو ہوا دی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ دونوں نے مندر کے آئندہ انتظامات اور چیلنجوں پر بات چیت کی۔نئی ٹیم کو مندر کی تعمیر مکمل کرنے کے چیلنج سے زیادہ کا سامنا ہے۔رام مندر میں عقیدت مندوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے درمیان درشن انتظامات، یاتریوں کی سہولیات، سیکورٹی، مالیاتی انتظام، مذہبی تقریبات اور مستقبل کے منصوبوں کا منظم طریقے سے انتظام کرنے کی ذمہ داری بھی اہم ہے۔اس لیے چمپت رائے کے تجربے کو مکمل طور پر نظرانداز کرنا آسان نہیں ہوگا، جو ایک طویل عرصے سے ان تمام پہلوؤں میں براہ راست ملوث ہیں۔ٹرسٹ سے دستبردار ہونے کے بعد بھی چمپت رائے ایودھیا میں سرگرم ہیں۔ وہ باقاعدگی سے خانقاہوں اور مندروں میں مذہبی تقریبات اور بڑے تہواروں میں شرکت کرتے نظر آتے ہیں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا رام نگری سے تعلق کسی ایک تنظیمی عہدے تک محدود نہیں ہے۔

سنی انٹر کالج میں تزک واحتشام سے منایا گیا یوم اساتذہ

لکھنؤ۔ہر سال کی طرح اس سال بھی سنی انٹر کالج میں یوم اساتذہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔تقریب کی صدارت مجلس منتظمہ کے صدر مجاہد اردو محمد احمد خاں ادیب نے کی جبکہ بطور مہمان خصوصی پدم شری محترمہ پروین طلحہ اور بحیثیت مہمان اعزازی رضیہ خاتون (پی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل جی۔ جی۔ آئی۔ سی۔ ملیح آباد، لکھنؤ کی موجودہ پرنسپل) جو سنی کالج کی سابق طالبہ بھی ہیں، شریک ہوئیں۔دیگر مہمانان گرامی میں عبدالستار صدیقی سابق صدر مجلس منتظمہ، ضیاء الدین صدیقی نائب منیجر اور یوسف خان ایڈوکیٹ تھے۔تقریب کا آغاز محمد خالد صدیقی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔مہمانوں کا استقبال کالج کے پرنسپل شکیل احمد نے کیا۔تقریب کی نظامت کا فریضہ وائس پرنسپل انور قادر نے انجام دیا۔اس موقع پر کالج کے مینیجر محمد سعد صدیقی ایڈوکیٹ اور پروین طلحہ کے دستہائے مبارک سے تقریباً 70 تدریسی وغیر تدریسی اسٹاف کو شاندار تحائف سے نوازا گیا۔معروف شاعر شکیل گیاوی نے مہمان خصوصی پروین طلحہ کی خدمات کے تناظر ایک شاندار نظم بھی پیش کی۔صدر تقریب محمد احمد خان ادیب نے اساتذہ کرام کی اہمیت اور فضیلت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔مہمان خصوصی پروین طلحہ نے طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنے اساتذہ کرام سے حتی الامکان مستفید ہونے کی کوشش کریں۔اپنے اساتذہ کی تکریم کریں۔ وقت کا بجا استعمال کریں اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے حوصلوں کو بلند رکھیں۔ مہمان اعزازی رضیہ خاتون نے کہا کہ یوم اساتذہ ہمیں ڈاکٹر رادھا کرشنن کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔طلبہ وطالبات کے خواب ہمیشہ بڑے ہونے چاہئیں تاکہ خوبصورت محل کی تعمیر ہوسکے۔منیجر محمد سعد صدیقی نے جہاں ایک طرف کالج کے اساتذہ وپرنسپل کو یوم اساتذہ کی مبارکباد دی وہیں کالج کے شاندار امتحانی نتائج کی توصیف بھی کی۔ اساتذہ اور طلبہ کے تعلیمی وتدریسی رشتہ کو مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے انھوں کہا کہ مینجمنٹ کی حتی الامکان یہ کوشش رہی ہے کہ لائق اساتذہ کا انتخاب کیا جائے۔اللہ کے فضل وکرم سے اس برس کافی کچھ اصلاحی وتعمیری قدم اٹھائے گئے ہیں۔آخر میں پرنسپل شکیل احمد نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔